نام کتاب	نصابِ توقیت
صفحات	
پہلی بار	رمضان المبارک ۱٤٤۳ھ، اپریل 2022ء تعداد: 1000 (ایک ہزار)
دوسری بار	رجب المرجب ۱٤٤٤ھ، جنوری 2023ء تعداد: 2000 (دو ہزار)
پیش کش	المدینۃ العلمیۃ Islamic Research Center

مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH

دینی کتابوں کی اشاعت کا بین الاقوامی ادارہ

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

Faizan-E-Madina,Mohalla Sodagaran,Old Sabzi Mandi,Karachi

UAN: +92211111252692 :92-313-1139278

www.dawateislami.net www.maktabatulmadina.com

ilmia@dawateislami.net feedback@maktabatulmadina.com

پاکستان کے چند مکتبۃ المدینہ

اسلام آباد: شبیر شریف روڈ G-11 مرکز اسلام آباد	051-5553765	لاہور: داتادربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ	04237311679
ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ	0614511192	فیصل آباد: امین پور بازار	0412632625
پشاور: مکتبۃ المدینہ پشاور ائیر پورٹ	0092 311 9677780	حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن	0222620122
سکھر: مکتبۃ المدینہ، فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ سکھر	0092 312 2611826	میرپور آزاد کشمیر: چوک شہیداں	05827437212

دنیا بھر کے چند مکتبۃ المدینہ

سعودی عرب:	00971-52564194 7	متحدہ عرب امارات:	00971-45146911	انگلینڈ:	0044 7872 119618	جرمنی:	0049 1521 6972748
ملائیشیا:	0060 16-934 1591	آسٹریلیا:	0061 430 539 226	اٹلی:	0039-3392358897	امریکہ:	001 (847) 800-3865
جاپان:	0081-8097526831	ترکی:	0090-5318980786	بھارت:	0091 93703 84948	ساؤتھ افریقہ:	0027 79 271 9161
ساؤتھ افریقہ:	0027 79 271 9161	بنگلہ دیش:	00880 1934-457874	کویت:	00965-99972721	ساؤتھ کوریا:	0082 105517-2612

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" کے ۱۹ حروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ۱۹ "نیتیں"

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث: ۵۹۴۲، ۶/ ۱۸۵)

دو مَدَنی پھول:

{۱} بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

{۲} جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

{۱} ہر بار حمد و {۲} صلوٰۃ اور {۳} تعوُّذ و {۴} تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔(اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ {۵} رِضائے الٰہی کے لیے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا۔ {۶} حتَّی الْوَسْعْ اِس کا باوُضو اور {۷} قبلہ رُو مُطالَعَہ کروں گا۔ {۸} کتاب کو پڑھ کر کلامُ اللہ و کلامِ رسول اللہ کو صحیح معنوں میں سمجھ کر اوامر کا امتثال اور نواہی سے اجتناب کروں گا۔ {۹} درجہ میں اس کتاب پر استاد کی بیان کردہ توضیح توجہ سے سنوں گا۔ {۱۰} استاد کی توضیح کو لکھ کر "اِسْتَعِنْ بِیَمِیْنِكَ عَلَى حِفْظِكَ" پر عمل کروں گا۔ {۱۱} طلبہ کے ساتھ مل کر اس کتاب کے اسباق کی تکرار کروں گا۔ {۱۲} اگر کسی طالب علم نے کوئی نامناسب سوال کیا تو اس پر ہنس کر اس کی دل آزاری کا سبب نہیں بنوں گا۔ { ۱۳} درجہ میں کتاب، استاد اور درس کی تعظیم کی خاطر غسل

کر کے، صاف مدنی لباس میں، خوشبو لگا کر حاضری دوں گا۔ {۱۴} اگر کسی طالب علم کو عبارت یا مسئلہ سمجھنے میں دشواری ہوئی تو حتی الامکان سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ {۱۵} سبق سمجھ میں آجانے کی صورت میں حمد الٰہی بجالاؤں گا۔ {۱۶} اور سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں دعا کروں گا اور بار بار سمجھنے کی کوشش کروں گا۔ {۱۷} سبق سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں استاد پر بدگمانی کے بجائے اسے اپنا قصور تصور کروں گا۔ {۱۸} کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔ {۱۹} کتاب کی تعظیم کرتے ہوئے اس پر کوئی چیز قلم وغیرہ نہیں رکھوں گا۔ اس پر ٹیک نہیں لگاؤں گا۔

☆...☆...☆...☆

المدینۃُ العلمیۃ

(Islamic Research Centre)

عالمِ اسلام کی عظیم دینی تحریک دعوتِ اسلامی نے مسلمانوں کو درست اسلامی لٹریچر پہنچانے اور اس کے ذریعے اصلاحِ فرد و معاشرہ کے عظیم مقصد کے لئے 1421ھ مطابق 2001ء کو جامعۃ المدینہ گلستانِ جوہر کراچی میں المدینۃ العلمیۃ کے نام سے ایک تحقیقی ادارہ قائم کیا جس کا بنیادی مقصد اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کی کتب کو دورِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق شائع کروانا تھا۔ جمادی الاولیٰ 1424ھ / جولائی 2003ء اسے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ کراچی میں منتقل کر دیا گیا۔ امیر اہلِ سنّت، بانی دعوتِ اسلامی علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کا عزم پیشِ نظر رکھتے ہوئے یہ ادارہ چھ ۶ شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ پھر ان میں بتدریج اضافہ ہوتا رہا۔ اس کی کراچی کے علاوہ ایک شاخ مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد، پنجاب میں بھی قائم ہو چکی ہے، دونوں شاخوں میں 120 سے زائد علما تصنیف و تالیف یا ترجمہ و تحقیق وغیرہ کے کام میں مصروف ہیں اور 2021ء تک اس کے 23 شعبے قائم کئے جا چکے ہیں:

(1) شعبہ فیضانِ قرآن (2) شعبہ فیضانِ حدیث (3) شعبہ فقہ (فقہ حنفی وشافعی) (4) شعبہ سیرتِ مصطفےٰ (5) شعبہ فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (6) شعبہ فیضانِ صحابیات وصالحات (7) شعبہ فیضانِ اولیا وعلما (8) شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت (9) شعبہ تخریج (10) شعبہ درسی کتب (11) شعبہ اصلاحی کتب (12) شعبہ ہفتہ وار رسالہ (13) شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی (14) شعبہ تراجم کتب (15) شعبہ فیضانِ امیر اہلِ سنّت (16) ماہنامہ فیضانِ مدینہ (17) شعبہ دینی کاموں کی تحریرات ورسائل (18) دعوتِ اسلامی کے شب وروز (19) شعبہ بچّوں کی دنیا (20) شعبہ رسائلِ دعوتِ اسلامی (21) شعبہ گرافکس ڈیزائننگ (22) شعبہ رابطہ برائے مصنفین ومحققین (23) شعبہ انتظامی امور

المدینۃ العلمیۃ کے اغراض ومقاصد یہ ہیں:☆ باصلاحیت علمائے کرام کو تحقیق، تصنیف وتالیف کیلئے پلیٹ فارم مہیا کرنا اور ان کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنا۔ ☆ قرآنی تعلیمات کو عصری تقاضوں کے مطابق منظر عام پر لانا۔ ☆ افادۂ خواص وعوام کیلئے علومِ حدیث اور بالخصوص شرحِ حدیث پر مشتمل کتب تحریر کرنا۔ ☆ سیرتِ نبوی، عہدِ نبوی، قوانینِ نبوی، طبِ نبوی وغیرہ پر مشتمل تحریریں شائع کرنا۔ ☆ اہلِ بیت وصحابہ کرام اور علماوبزرگانِ دین کی حیات وخدمات سے آگاہ کرنا۔ ☆ بزرگوں کی کتب ورسائل جدید منہج واسلوب کے مطابق منظر عام پر لانا بالخصوص عربی مخطوطات (غیر مطبوع) کتب ورسائل کو دورِ جدید سے ہم آہنگ تحقیقی منہج پر شائع کروانا۔ ☆ نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والوں کو مستند مواد فراہم کرنا۔ ☆ دینی ودنیاوی تعلیمی اداروں کے طلبہ کو مستند صحت مند مواد کی فراہمی نیز درسِ نظامی کے طلبہ واساتذہ کے لئے نصابی کتب عمدہ شروحات وحواشی کے ساتھ شائع کرکے انکی ضرورت کو پورا کرنا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اَمیرِ اَہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُھمُ العالیہ کی شفقت وعنایت، تربیت اور عطاکردہ اصولوں پر عمل پیرا ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ دنیاوآخرت میں کامیابی پانے، نئی نسل کو اسلام کی حقانیت سے آگاہ کرنے، انہیں باعمل مسلمان اور ایک صحت مند معاشرے کا بہترین فرد بنانے، والدین واساتذہ اور سرپرست حضرات کو اندازِ تربیت کے درست طریقوں سے آگاہ کرنے اور اسلام کی نظریاتی سرحدوں اور دین وایمان کی حفاظت کیلئے المدینۃ العلمیۃ نے اپنے آغاز سے لے کر اب تک جو کام کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔

اللہ پاک اپنے فضل وکرم سے بشمول المدینۃ العلمیۃ دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں، اداروں اور شعبوں کو مزید ترقی عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

تاریخ: 15 شوال المکرم 1442ھ / 27 مئی 2021ء

یاداشت

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

پہلے اسے پڑھیے!

علمِ توقیت کو مشکل علوم میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ اسی سبب سے دورِ حاضر میں علمِ توقیت سے اس قدر دوری اختیار کی گئی کہ اب اس علم کے ماہر دنیا بھر میں گنتی کے چند افراد ہی ملتے ہیں۔ نیز بقدرِ ضرورت یہ علم جاننے والے افراد کی تعداد بھی بہت کم ہے۔ دوسری طرف اس علم سے ناواقف بعض افراد نے ایسے نظام الاوقات بنائے جن میں کافی کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ بعض پروفیسر حضرات نے اوقاتُ الصلوٰۃ کے سافٹ ویئر (Software) بناکر اس علم کی کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی لیکن ان میں بھی اکثر ناقابلِ اطمینان ہیں اور چند جو بہتر ہیں وہ بھی امام اہلِ سنت امام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تحقیقات کے عین مطابق نہیں۔ بالفرض اگر بالکل درست سافٹ ویئر بھی تیار کر لیے جائیں، پھر بھی اس علم کے سیکھنے سکھانے کی ضرورت ہر گز ہر گز ختم نہیں ہو سکتی۔

"نصابِ توقیت" کتاب کا تعارف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! استاذ التوقیت حضرت مولانا وسیم احمد عطاری صاحب دامت برکاتھم العالیہ نے اسی ضرورت کے پیشِ نظر ایک کتاب بنام "نصابِ توقیت" مرتب کرنے کا ارادہ کیا۔ علم ہیئت (Astronomy) و توقیت (Time Keeping) سے متعلق ضروری قواعد پر مشتمل یہ کتاب 2 حصوں پر مشتمل ہو گی۔ پہلا حصہ جو آپ کے ہاتھوں میں موجود

ہے اس میں تقریبی اوقات کے حصول کا طریقہ مع امثلہ **(Examples)** سکھانے کی سعی کی گئی ہے جبکہ دوسرے حصے میں تحقیقی اوقات کے حصول کے طریقے بیان کیے جائیں گے۔ کتاب کا انداز اور اسلوب اس قدر آسان رکھا گیا ہے کہ فقط میٹرک سطح کی ریاضی جاننے والے بھی باآسانی سمجھ سکیں۔ ان دونوں حصوں کے مطالعہ سے کوئی فنِّ توقیت کا ماہر تو نہیں بن سکتا البتہ اس قدر علمِ توقیت اِنْ شَآءَاللّٰہ سیکھ لے گا کہ ساری دنیا کے لئے اوقاتِ نماز وسَمتِ قبلہ **(Direction of Qibla)** بالکل درست نکال لے۔

پہلے حصے میں گرین وچ **(Greenwich)** وقت سے روزانہ دن **12** بجے کے "**میلِ شمس**" اور "**تعدیلِ ایام**" لیکر ساری دنیا کے لئے اوقاتِ نماز نکالنے کا طریقہ اپنایا گیا ہے تاکہ استخراجِ اوقات کا طریقہ سمجھنے میں آسانی ہو۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایجاد کردہ خاص تحقیقی فارمولہ برائے عصر جس میں **اِنکِسار (Refraction)** و**نِصف قطر (Semi Diameter)** کا بھی حساب رکھا جاتا ہے، اور اسی بنا پر اسے حل کرنے میں کافی پیچیدگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اِنْ شَآءَاللّٰہ دوسرے حصے میں اس فارمولے کو **Scientific Calculator** کی مدد سے حل کرنے کا آسان طریقہ پیش کیا جائے گا۔

نیز تفاوُت بَسبب اِرْتِفاع (Height Correction) کا قاعدہ عام فہم انداز میں سمجھایا جائے گا۔ اوقاتِ طُلوع و غُروب کی انتہائی درستگی کے لئے درجۂ حرارت **(Temperature)** اور ہوا کے دباؤ **(Air Pressure)** کے فارمولے

بھی مع امثلہ (Examples) بیان کیے جائیں گے۔ اس کتاب میں اوقاتِ نماز و سمتِ قبلہ کے لئے دنیا بھر کے مختلف مقامات کی مثالیں بھی ڈال دی گئی ہیں تاکہ "علمِ توقیت" کے متعلق ذہنوں کو شکوک و شبہات سے بچایا جاسکے۔

"Prayer Times" سوفٹ ویئر اور اپلی کیشن

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! دنیا بھر کے مسلمانوں تک درست نظامُ الْاَوقات پہنچانے کا جذبہ لیکر قبلہ استاذ محترم نے ایک سوفٹ ویئر تیار کرنا شروع کیا۔ مجلس I.T (دعوتِ اسلامی) کے تعاون سے تقریباً 5 ماہ میں جب یہ تیار ہو گیا تو اب اسے لاوَنچ کرنے کا مرحلہ تھا چنانچہ 14 رمضانُ الْمُبارک 1426ھ مطابق 18 اکتوبر 2005ء کو مرحوم رکنِ شوریٰ مفتیِ دعوتِ اسلامی مفتی فاروق عطاری المدنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی اجازت سے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپلوڈ کر دیا گیا۔ اس سوفٹ ویئر میں دنیا بھر کے تقریباً 27 لاکھ مقامات کے اوقاتِ نماز و سمتِ قبلہ سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تحقیقات کے عین مطابق دیے گئے ہیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! ان خصوصیات کے ساتھ ساتھ دیگر کئی اور خصوصیات کی حامل ایک موبائل اپلی کیشن (Mobile Application) بھی شُعْبہ اَوقاتُ الصَّلاۃ (دعوتِ اسلامی) نے لاوَنچ کی ہے۔

اس موبائل اپلی کیشن (Mobile Application) کے ذریعے لاکھوں کروڑوں مقامات کے درست اوقاتِ نماز و سمتِ قبلہ بآسانی معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ اس بارے میں مزید معلومات کے لیے شُعْبہ اَوقاتُ الصَّلاۃ (دعوتِ اسلامی) کی ویب سائٹ

https://departments.dawateislami.net/toqeet کو وزٹ کیجئے۔

علمِ توقیت کی تدریس

جامعۃُ المدینہ کے تخَصُّص کے درجات میں ۱۴۲۷ھ ہجری مطابق 2006 عیسوی سے باقاعدہ علمِ توقیت کی تدریس کا سلسلہ شروع کردیا گیا تھا۔ "شعبہ اوقاتُ الصلاۃ" کے تحت آن لائن کورسز بھی جاری رہتے ہیں۔ تحقیقی درجہ (Final Level) کی تدریس استاد صاحب خود فرماتے ہیں۔ حال ہی میں ایک سالہ آن لائن کورس 2020 تا 2021 مکمل ہوا ہے۔ جس میں مختلف ممالک سے علما، فضلا، انجینئر، ٹیچرز اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے کورس کی تکمیل کی سعادت پائی ہے۔

استاذ صاحب کی تدریس میں اس بات کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے کہ اوقات اور سمتِ قبلہ نکالنے کے لیے سائنٹفک کیلکولیٹر (Scientific Calculator) اور دیگر جدید آلات کا استعمال بھی طلبا کو سکھایا جائے نیز ممکنہ صورت میں مشاہدات بھی کروائے جائیں۔

شُعبہ اَوقاتُ الصَّلاۃ (دعوتِ اسلامی) کا قیام

اس علم کی اہمیت و افادیت اور ضرورت کے پیشِ نظر عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے تحت بروز بدھ یکم شعبانُ المُعَظَّم 1431ھ ہجری مطابق 14 جولائی 2010ء عیسوی کو باقاعدہ ایک مجلس بنام "مجلسِ توقیت" قائم کی گئی۔ اس مجلس کے اہداف میں چھوٹے بڑے شہروں اور دیہاتوں کے درست اوقاتِ نماز اور سحر و افطار

بنانے کے ساتھ ساتھ **علمِ توقیت** کو نئی جلا بخشنا بھی رکھا گیا۔ (دعوتِ اسلامی کی مجلس شوریٰ کی طرف سے **2021** کے اوائل میں "مجلس توقیت" کا نیا نام "شُعْبہ اَوقاتُ الصَّلاۃ" **(Prayer Timings Department)** رکھا گیا ہے۔)

شُعْبہ اَوقاتُ الصَّلاۃ کی خدمات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! **شُعْبہ اَوقاتُ الصَّلاۃ** (دعوتِ اسلامی) نے **اعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے ایجاد کردہ **علمِ توقیت** کے اصول و قوانین کے مطابق دنیا بھر کے بے شمار شہروں (بشمول حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن) کے اوقاتِ نماز اور سحر و افطار کے نقشہ جات تیار کئے ہیں۔ ان نقشہ جات کو مکتبۃُ المدینہ نے چھاپ کر مقامی مساجد اور گھروں کی زینت بھی بنا دیا ہے، بلکہ **شُعْبہ اَوقاتُ الصَّلاۃ** کے اراکین کی کوشش سے پاکستان بھر کے تقریباً پونے دو ہزار مقامات کے اوقاتِ نماز، سحر و افطار اور سمتِ قبلہ پر مشتمل عظیم الشان کتاب بنام "اوقاتِ نماز برائے پاکستان" (**544** صفحات) بھی چھپ کر منظرِ عام پر آچکی ہے۔

اللہ پاک اپنے محبوبِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صدقے دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بالخصوص **شُعْبہ اَوقاتُ الصَّلاۃ** (دعوتِ اسلامی) کو نافعِ عام بنائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

شُعْبہ اَوقاتُ الصَّلاۃ

(دعوتِ اسلامی)

4.10.2021

علمِ ھیئت وتوقیت

علمِ توقیت کی اہمیت

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مَلِكُ الْعُلَما مفتی ظفر الدین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:
عِلْمِ ھَیْئت (Astronomy) و توقیت (Time Keeping) انتہائی درجہ کارآمد اور مسلمانوں بالخصوص علما کے لیے نہایت ضروری ہیں مگر افسوس کہ ان علوم سے بہت زیادہ استغنا (بے پروائی) سے کام لیا گیا۔ یہ وہی مبارک علم ہے جسے جاننے سے خداوندِ عالم (اللہ پاک) کی معرفت بروجہِ کمال حاصل ہوتی ہے۔ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: "مَنْ لَمْ یَعْرِفِ الْهَیْئَۃَ وَ التَّشْرِیْحَ فَھُوَ عِنِّیْنٌ فِیْ مَعْرِفَۃِ اللہِ تَعَالٰی" یعنی جو شخص ہیئت (Astronomy) و تشریح نہیں جانتا وہ اللہ کی معرفت میں نامرد ہے۔

(مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں:) یہ وہی علم ہے جس کے جاننے والے کی خود رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ نے قرآن مجید میں تعریف کی اور انہیں اُولُوا الْاَلْبَاب (یعنی عقلمند) فرمایا، (جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے:)

﴿ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ ﴾

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم بدلیوں میں نشانیاں ہیں عقلمندوں کے لیے۔ جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور

آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں۔ اے رب ہمارے! تو نے یہ بیکار نہ بنایا، پاکی ہے تجھے، تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ (پ ۴، اٰلِ عمران: ۱۹۱، ۱۹۰)

یہ وہ علم ہے کہ نَماز کی صحت روزہ کی درستی اسی پر موقوف ہے۔ یہ وہ علم ہے کہ مسائل نکاح وطلاق میں اس کی ضرورت ہے۔ احکامِ فرائض میں اس کی حاجت ہے۔ حج کے راستہ میں اس کی طرف محتاجی۔ کیا بغیر اس علم کے اس دورِ تَمَدُّن وترقی میں کہ نظمِ اوقات (وقت کا حساب) ساعت **(Clock)** سے ہوتا ہے کسی شخص کو اوقاتِ نماز کی تمیز ابتداء وانتہاء (نماز کا وقت شروع یا ختم ہونے کی پہچان) اوقاتِ صوم وصلوٰۃ کی معرفت بغیر اس علم کے ممکن ہے؟

کیا بغیر اس علم کے صحیح سَمتِ قبلہ کا علم ہو سکتا ہے؟ ہر گز نہیں۔ اگرچہ مسجدوں کی عمارتیں ایک حد تک اس ضرورت سے لوگوں کو سبکدوش کر سکتی ہیں مگر مسجد بنانے کے لئے تو اس فن کا جاننا ضروری ہے ورنہ صحیح سَمْتِ قبلہ کو نہ ہونگی جیسا کہ "بانکی پور پٹنہ" کی بعض مسجدیں بالکل خلاف سَمتِ قبلہ بنی ہوئی ہیں۔ مسجدوں کو جانچنے کے لئے بھی اس علم کی ضرورت ہوئی۔

کیا سفرِ حج میں کوئی شخص بغیر اس فن کی مدد کے سب نمازیں صحیح سمت پر پڑھ سکتا ہے؟ عام لوگوں کا خیال ہے کہ **مَکَّۂ مُعَظَّمہ** زَادَهَااللهُ شَرَفًاوَّتَعْظِيْمًا ہندوستان سے **پَچّھم** (مغرب کی جانب) ہے۔ اُسی طرف جہاز جا رہا ہے (لہٰذا) وہی سَمْتِ قبلہ ہے حالانکہ ایسا نہیں۔ جو (بحری) جہاز بمبئی سے جدہ جاتا ہے دَکّھن (جنوب کی طرف) مڑتا ہوا پَچّھم

(مَغرِب) کی طرف جاتا ہے یہاں تک کہ محاذاتِ مکّۂ مُعَظَّمہ زَادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْمًا (یعنی مکّۂ مُکَرَّمَہ کی سیدھ) سے اور آگے نکل جاتا ہے، تب جدہ میں آکر ٹھہر تا ہے یہاں سَمتِ قبلہ بالکل مشرق کی طرف ہو جاتا ہے اور جو (بحری) جہاز بمبئی سے کراچی کے راستے جدہ جاتا ہے بمبئی سے اُتر (شمال) کی طرف آتا ہے پھر دَکّھن (جنوب) کی طرف سے ہوتا ہوا جدہ پہنچتا ہے تو بمبئی سے چھوٹتے وقت سَمتِ قبلہ پَچّھم (مغرب) ہے اور جدہ پہنچ کر پُورب (مشرق) کی طرف ہے۔ راستہ میں نِصْف دَور (Half Circle یعنی 180 درجے) قطع کرنا پڑتا ہے۔ غیر ہیئت داں کیا بتا سکتا ہے کہ کس دن کتنا اِنْحِراف کرنا ہو گا اور کہاں پر کونسی جانب مڑنا ہو گا؟ کیا صرف قُطُب نما (Compass) رکھ لینا کافی ہو گا؟ وہ تو صرف سَمْت کو بتائے گا مگر آج کس قدر اِنْحِراف کی ضرورت ہے کل کس قدر، بغیر ہَیئت و توقیت جانے معلوم نہیں ہو سکتا۔

کیا کوئی شخص بغیر اس علم کے صحیح منتہائے سحری (سحری کا آخری وقت)، ضَحوَۂ کُبریٰ، غُروبِ آفتاب جن تین وقتوں کی روزہ میں حاجت ہوتی ہے، بتا سکتا ہے؟ کیا کوئی شخص بغیر ہَیئت جانے ہوئے صبحِ صادق، طُلوعِ شمس، نِصْفُ النَّہار، ایک مِثْل، دو مِثْل، غُروبِ شَمْس، غُروبِ شَفَق (سورج کے ڈوبنے کے بعد اُفق پر پھیلی ہوئی سرخ و سفید روشنی) جن کی ضرورت نمازوں میں ہوتی ہے بتا سکتا ہے؟

کیا کسی شخص سے یہ سوال ہو کہ ہندہ کا انتقال فلاں شہر میں طُلوعِ آفتاب کے وقت ہوا اور اس کے شوہر نے دوسرے شہر میں اس کی حقیقی بہن سے طُلوعِ آفتاب کے

اسی دن نکاح کیا تو یہ نکاح ہوا یا نہیں؟ یا ہندہ حاملہ کو اس کے شوہر نے کسی شہر میں طُلوعِ آفتاب کے وقت طلاق دی اور ہندہ دوسرے شہر میں طُلوعِ آفتاب کے وقت لڑکا جنی تو عدت مُنْقَضِی (ختم) ہوئی یا نہیں؟ یا زید کا انتقال ایک شہر میں طلوع آفتاب کے وقت ہوا اور اس کے بیٹے کا دوسرے شہر میں طُلوع آفتاب کے وقت انتقال ہوا تو کس کا ترکہ کس کو ملے گا؟ یا دونوں غَرْقی و ھَدْمی (ایک ساتھ ڈوب کر یا دب کر مر جانے والوں) کی طرح سمجھے جائیں گے؟ پھر ان دونوں شہروں میں تَفاوُت اگر فقط طُول **(Longitude)** میں ہے یا فقط عَرْض **(Latitude)** میں یا طُول و عَرْض دونوں میں تفاوُت ہے تو اس "نکاح وطلاق وعدت وترکہ" کے حکم میں کیا فرق ہو گا؟ نیز اگر یہی سب صورتیں غُروبِ شمس کے وقت ہوں تو کس صورت میں کیا حکم ہو گا؟ اور اگر نِصْفُ النَّہار کے وقت واقع ہوں تو اس کا کیا حکم ہو گا؟ پھر اگر "زائِدُ الْعَرْض بَلَد" میں نکاح وطلاق اور باپ کی موت واقع ہو تو کیا حکم ہو گا؟ اور ناقِصُ الْعَرْض شہر میں ہونے سے کیا فرق پڑے گا؟

نیز اگر یہی سب صورتیں دو شہروں میں مثلاً چھ بجے واقع ہوئیں تو اگر دو شہروں کا وقت کمپاس ٹائم **(Sun Clock)** سے ہے تو کیا حکم ہو گا؟ لوکل ٹائم ہے تو کیا فرق ہو گا؟ اور ریلوے ٹائم (معیاری وقت/ **Standard Time**) ہونے کی صورت میں مسئلہ کا کیا جواب ہو گا؟ اور اگر ان دونوں شہروں میں اوقات مختلف رائج ہیں ایک میں لوکل ٹائم دوسرے میں ریلوے **(Standard Time)** یا کمپاس ٹائم **(Sun Clock)** تو مسئلے پر اس کا کیا اثر پڑے گا؟ پھر اگر تَعْدِیلُ الْاَیام "زائِدمُتزائِد" یا "زائِد

مُتَناقِص" ہے تو کیا حکم ہے؟ اور اگر "ناقِص مُتزائِد" یا "ناقِص مُتَناقِص" ہے تو کیا جواب ہوگا؟ کیا کوئی شخص ان مسائل اور اسی قسم کے دیگر مسائلِ فقھیہ جن کا تعلق وقت سے ہے بغیر ھَیْئت و توقیت جانے صحیح و تشفی بخش جواب دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

(تھوڑا آگے چل کر فرماتے ہیں:) "الغرض جب یہ فن اس درجہ مُھْتَمْ بِالشَّان اور کار آمد ہے کہ عبادات و معاملات سب میں اس کی ضرورت ہے، حیات اور بَعدَ الْمَمات ہر وقت اس کی حاجت پھر اس سے غفلت کس قدر افسوس و حیرت کی بات ہے"۔ (1)

اعلیٰ حضرت اور علمِ توقیت

اس علم پر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی کوئی مکمل کتاب تو نہیں البتہ مختلف رسائل اور فتاویٰ کی صورت میں ہر عنوان پر بے مثال تحقیق فرمائی ہے۔ فتاویٰ رضویہ (رضافاؤنڈیشن لاہور) کی جلد 5 کے "بابُ الْاَوقات" میں، نیز جلد 10 کے صفحہ "567" تا "594" اور "616" تا "628" پر علمِ توقیت کے موتیوں کو تحقیق کے دھاگے میں پرویا ہے۔ ❁ نِصْفُ النَّہار شرعی و حقیقی، ❁ بوقتِ طُلوع و غُروب "وقتِ کراھت" کی مقدار، ❁ سَمتِ قبلہ، ❁ نقشوں کے ذریعے صبحِ صادق و کاذِب کی پہچان، ❁ صبحِ صادق معلوم کرنے کا قاعدہ، ❁ طُلوع و غُروب کے وقت اِنْکِسار کی تحقیق، ❁ پہاڑی اور میدانی علاقوں کے اوقاتِ طُلوع و غُروب میں فرق ❁ نیز مثلِ اَوّل و ثانی کے وقت اِنْکِسار کی تحقیقات الغرض اعلیٰ

---

(1) ... اَلْجَواھِرِ وَالْیَواقِیت فِی عِلْمِ التَّوقِیت معروف بہ تَوضیحُ التَّوْقِیْت، ص ۵-۲ بتغیر قلیل اھل سنت برقی پریس مراد آباد ھند

حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے **علمِ توقیت** کی الجھی گتھیوں کو سلجھا دیا۔ بلکہ اس علم کے قواعد وضوابط میں سے بعض تو خود اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایجاد فرمائے ہیں۔

قواعدِ توقیت کی ایجاد

مَلِكُ الْعُلَما مفتی ظفر الدین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے متعلق فرماتے ہیں: ہَیئت ونُجوم میں کمال کے ساتھ "علمِ توقیت" میں کمال تو حدِ ایجاد کے درجہ پر تھا۔ یعنی اگر اس فن کا مُوجِد (ایجاد کرنے والا) کہا جائے تو بے جانہ ہو گا۔ علما نے جستہ جستہ اس کو مختلف مقامات پر لکھا ہے لیکن میرے علم میں کوئی مستقل کتاب اس فن میں نہ تھی۔ اس لیے جب میں نے اور میرے ساتھ ❁ مولوی سید شاہ غلام محمد صاحب بہاری، ❁ مولانا مولوی حکیم سید شاہ عزیز غوث صاحب بریلوی، ❁ مولوی سید محمود جان صاحب بریلوی، ❁ حضرت حُجَّۃُ الْاِسْلَام صاحب زادہ، والا جاہ مولانا شاہ حامد رضا خان صاحب بریلوی، ❁ مولوی نواب مرزا صاحب بریلوی نے اس فن کو حاصل کرنا شروع کیا، تو کوئی کتاب اس فن کی نہ تھی۔ جس کو ہم لوگ پڑھتے۔

اسی وجہ سے اعلیٰ حضرت خود ہی اس کے قواعد زبانی ارشاد فرماتے۔ اسی کو ہم لوگ لکھ لیتے۔ اور اسی کے مطابق عمل کر کے اوقاتِ نِصْفُ النَّہار، طُلوع، صبحِ صادق، عشاء، ضَحْوۂ کُبریٰ، عصر نکالتے۔ ایک زمانہ تک تو وہ قواعد ہم لوگوں کی کاپیوں میں لکھے رہے۔ پھر میں نے ان سب کو ایک کتاب میں جمع کر کے پوری توضیح و تشریح کے ساتھ مع مثال بلکہ امثلہ لکھ کر اس کا نام "اَلْجَواھِرَ الْیَواقِیت فِی عِلْمِ التَّوْقِیت

معروف بہ "تَوْضِیحُ التَّوْقِیت" رکھا۔[1]

اعلیٰ حضرت کی توقیت دانی، انہیں کی زبانی

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اوقاتِ صحیح نکالنے کا فن جسے علمِ توقیت کہتے ہیں، ہندوستان کے طلبہ تو طلبہ اکثر علماء اس سے غافل ہیں، نہ وہ درس میں رکھا گیا ہے نہ ھیأت کی درسی کتابوں سے آسکتا ہے۔ فقیر نے اس فن میں نہ نری کتابی باتوں پر اعتماد کیا، نہ خالی دلائل ہندسہ پر، نہ تنہا تجربہ ومشاہدہ پر، بلکہ سب کو جمع کیا اور بَتوفیقِ الٰھی اپنی ذہنی جدّتوں سے بہت کچھ کام لیا یہاں تک بِفَضْلِہ تَعَالٰی برہان و عیان کو مطابق کر دیا۔ میرا نقشہ بِفَضْلِہ تَعَالٰی جزاف (اندازوں پر مبنی) نہیں ہوتا جو ھیأت و ھندسہ جانتا ہو وُہ اُسے براہین کے مطابق پائے گا، اور جو نگاہ رکھتا ہو "صبحِ صادق و کاذب" کو دیکھ کر پہچان سکتا ہو وُہ اسے مشاہدہ سے موافق پائے گا۔[2]

اعلیٰ حضرت اور ردِ حرکتِ زمین

سائنس دانوں کا نظریہ ہے کہ زمین سورج کے گرد حرکت کر رہی ہے، چونکہ یہ نظریہ قرآن وحدیث کے خلاف ہے لہٰذا امامِ اہلِ سنت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اس کے رد پر دو مستقل رسالے لکھے اور عقلی و نقلی دلائل سے زمین کا ساکن ہونا بالکل واضح کر دیا۔ فتاویٰ رضویہ کی ستائیسویں "27" جلد سے ان رسائل کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

---

1 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۳۳ مکتبۃ المدینہ کراچی

2 ... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۵۶۸ ملتقطاً رضا فاؤنڈیشن لاہور

علم توقیت اور ملک العلما

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے خلیفہ تاجُ الدین احمد، ناظم انجمن نعمانیہ لاہور کو اپنی رحلت سے بارہ (12) سال پہلے ۵ شَعْبانُ الْمُعَظَّم ۱۳۲۸ھ ایک مکتوب تحریر کیا تھا، جس میں مفتی ظفر الدین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے بارے میں فرمایا: "مولانا مولوی محمد ظفر الدین صاحب قادری سَلَّمَہٗ فقیر کے یہاں کے اَعَز طلبہ سے ہیں اور میرے بجان عزیز۔ ابتدائی کتب کے بعد یہیں تحصیلِ علوم کی۔ اور اب کئی سال سے میرے مدرسے میں مدرس اور اس کے علاوہ کارِ افتا میں میرے مُعِین (مددگار) ہیں میں نہیں کہتا کہ جتنی درخواستیں آئی ہوں سب سے یہ زائد ہیں مگر اتنا ضرور کہوں گا: "(1)... سنی خالص مخلص نہایت صَحِیحُ الْعقیدہ ہادی مہدی ہیں (2)... عام درسیات میں بِفَضْلِہٖ تَعَالٰی عاجز نہیں (3)... مفتی ہیں (4)... مصنف ہیں (5)... واعظ ہیں (6)... مناظرہ بِعَونِہٖ تَعَالٰی کر سکتے ہیں (7)... **علماء زمانہ میں "علم توقیت" سے تنہاء آگاہ ہیں۔"**

امام ابنِ حجر مکی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ) نے زواجر میں اس علم کو فرض کفایہ لکھا ہے اور اب ہند بلکہ عام بلاد میں یہ علم علماء بلکہ عام مسلمین سے اٹھ گیا۔ فقیر نے بِتوفیقِ قدیر اس کا اِحیا کیا، اور سات صاحب بنانا چاہے جن میں بعض نے انتقال کیا۔ اکثر اس کی صعوبت (مشکل ہونے کی وجہ) سے چھوڑ کر بیٹھے۔ انہوں (مفتی ظفر الدین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ) نے بقدرِ کفایت اخذ کیا اور اب میرے یہاں کے اوقاتِ طُلوع و غُروب ونِصْفُ النَّہار ہر روز و تاریخ کے لئے

اور جملہ اوقاتِ ماہِ مبارک رمضان شریف کے بھی بناتے ہیں۔[1]

یہ خط ۵ شَعبانُ الْمُکَرَّم ۱۳۲۸ھ کو لکھا گیا تھا۔ اس خط کا مطالعہ بتاتا ہے کہ امام احمد رضا رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه علمِ توقیت سے کَماحَقُّه واقفیت رکھتے تھے جبھی تو اپنے ایک شاگرد کے علمِ توقیت پر عبور کو کس درجہ اعتماد کے ساتھ تحریر فرمایا ہے اور یہ اظہار بھی مُتَرَشِّح (ظاہر) ہے کہ آپ اپنے زمانے میں علمِ توقیت سے لوگوں کی عدمِ توجہی پر ماتم کناں ہیں اور اس علم کی اہمیت پر زور دینے کے لئے فرماتے ہیں کہ امام ابنِ حجر مکی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْهِ نے زواجر میں اس علم کو فرض کفایہ لکھا ہے۔

آج کی ہماری علمی درسگاہیں جنہیں ہم دارُ الْعُلوم کہتے ہیں اس علم سے کس قدر بے خبر ہیں۔ علمِ توقیت وہ علم ہے جس کے ذریعہ اوقاتِ طُلوع و غُروب و نِصفُ النَّھار برائے زمانہ مستقبل آج بتایا جاسکے اس کے لئے علمِ ہیئت وریاضی اور طُولُ الْبَلَد وعَرْضُ الْبَلَد کا جاننا بھی ضروری ہے۔[2]

علمِ توقیت پر کتب

اَلْحَمْدُ لِلّٰه! علمِ ہَیئت و توقیت پر علمائے اہلِ سنت کَثَّرَهُمُ اللهُ السَّلَام نے گراں قدر کتب اردو زبان میں تحریر فرمائی ہیں۔ بالخصوص خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مَلِكُ الْعُلما مفتی ظفرالدین بہاری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے ان علوم پر کتابی شکل میں عمدہ موتی پروئے ہیں۔ (۱)... "اَلْجَواهِر وَ الْیَواقِیت فِی عِلْمِ التَّوْقِیت معروف به تَوْضیحُ التَّوْقیت" (۲)...

1... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۹

2... انوارِ رضا، ص۷۰۸ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

"بَدْرُ الْاِسْلَام لِمِیْقَاتِ کُلِّ الصَّلٰوۃِ وَالصِّیَام" (۳)... "تَوْضِیْحُ الْاَفْلَاك" معروف بہ "سُلَّمُ السَّمَاء" (۴)... "مُؤَذِّنُ الْاَوقات" جیسی قیمتی اور نادِر تصانیف آپ کی توقیت دانی اور علم فلکیات میں مہارتِ تامہ کا مُنہ بولتا ثبوت ہیں۔

❀... جامع معقول ومنقول مفتی سید افضل حسین مونگیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی یہ تین کتب بھی علمِ ھَیْئَت وتوقیت کے جواہر اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں: (۱)... "زُبْدَۃُ التَّوْقِیْت، (۲)... مَنارُ التَّوقیت (۳)... "تَوْضِیْحُ الْاَفْلَاك"۔

❀... "شَمْسُ الْاَنْوار" از مفتی شَمْس الْھُدٰی مصباحی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اور "قبلہ نما" از قاضی شہید عالم رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ بھی بہترین کتب ہیں۔

بہر حال "علمِ توقیت" پر "تَوْضیحُ التَّوْقیت" جیسی تحقیقی کتاب، کوئی اور نظر سے نہیں گزری لہٰذا جو اِس علم پر کامل دسترس چاہے وہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ کرے۔

باب:1... قابلِ حفظ اُمور

علمِ توقیت اور علمِ ہیئت کی تعریف

توقیت(Time Keeping) وہ علم ہے جس کی مدد سے دنیا کے کسی بھی مقام کے لئے طُلوع وغُروب، صبح وعشاء، نِصفُ النّہار، مِثْلِ اَوّل و مِثْلِ ثانی وغیرہ کے اوقات بذریعہ کلیہ جات معلوم کیے جاتے ہیں جبکہ عِلْمِ ہَیْئَت (Astronomy) میں چاند، سورج، ستاروں، سیاروں وغیرہ کے طُلُوع وغُروب، کیفیت، ان کی وَضْع (پیدائش)، سَمْت اور مقام سے متعلق بحث کی جاتی ہے۔

علمِ توقیت کا موضوع

علمِ توقیت کا موضوع کسی مقام کا عرض وطول اور سورج کی حرکات کا علم رکھنا اس طور پر کہ اس سے اوقاتِ نماز وسحر وافطار کا استخراج کیاجاسکے۔

علمِ توقیت کی غرض وغایت

علم توقیت کی غرض وغایت یہ ہے کہ نمازوں اور سحر وافطار کے آغاز واختتام کے اوقات معلوم کرنے میں غلطی سے بچاجاسکے۔

نمازوں کے اوقات

قرآنِ پاک میں ربّ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴾ (پ۵، النساء: ۱۰۳)

ترجمۂ کنزالعرفان: بیشک نماز مسلمانوں پر مقررہ وقت میں فرض ہے۔

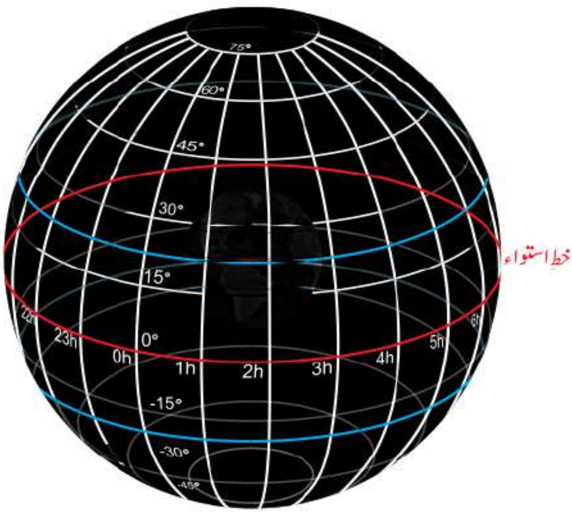
اس علم کے سیکھنے کا شرعی حکم

اعلیٰ حضرت، امامِ اہل سنت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه اپنے ایک مکتوب میں علمِ توقیت سیکھنے کے متعلق حکمِ شرعی بیان کرتے ہیں: ”علامہ ابنِ حجر مکی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے ”زواجر“ میں اس علم کو فرضِ کفایہ لکھا ہے۔ (1)

علمِ توقیت کی چند اصطلاحات

خطِّ اِستواء (Equator)

وہ فرضی دائرہ جو زمین کے بیچ و بیچ قُطبوں سے برابر فاصلے پر مشرق سے مغرب کی طرف کھینچا ہوا مانا گیا ہے، جب سورج اس خط پر آتا ہے تو دن رات برابر ہوتے ہیں۔ (2)



---

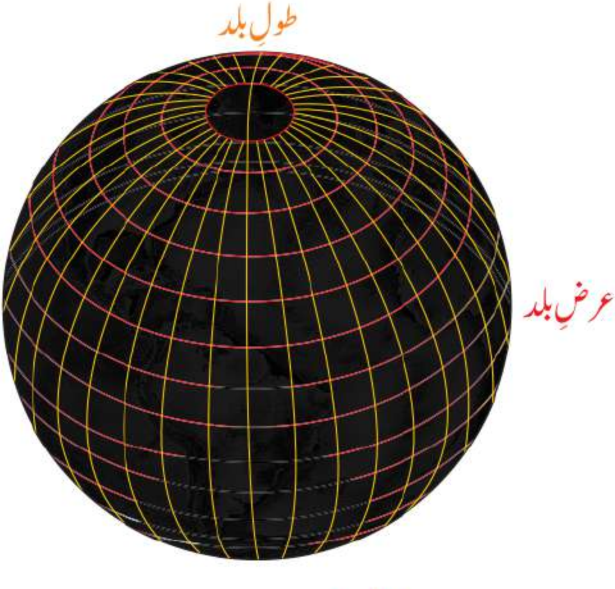
1 ... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۹

2 ... اردو لغت، ۸/۵۹۷ اردو لغت بورڈ (ترقی اردو بورڈ) کراچی

عَرْضِ بَلَد(Latitude)

کسی مقام اور خَطِّ استوا کے مابین چوڑائی کا فاصلہ جو خطوط کے ذریعے درجوں اور دقیقوں میں بیان کیا گیا ہو (اسے "عَرْضِ بَلَد" کہتے ہیں۔)(1)

اگر وہ مقام "خَطِّ اِستواء" سے شمال کی جانب ہو تو عَرْضِ بَلَد "شمالی" اور جانبِ جنوب ہو تو عَرضِ بَلَد "جنوبی" کہلاتا ہے۔ یہ "0" تا "90" درجے ہوتا ہے۔



طولِ بلدLongitude

گرین وچ (Greenwich) برطانیہ کے شہر لندن کا ایک مقام ہے۔ اس

(1)... اردو لغت، ۱۳/ ۳۶۹

مقام کے طُول سے دنیا کی کسی بھی جگہ کی مشرق یا مغرب کی جانب دوری ”طُولِ بلد“ کہلاتی ہے۔ اگر وہ مقام گرین وچ کے طُول سے مشرق کی جانب دور ہو تو ”طُولِ بلد شرقی“ اور اگر مغرب کی جانب دور ہو تو ”طُولِ بلد غربی“ کہلاتا ہے۔

یہ دوری ”0“ تا ”180“ درجے تک ہو سکتی ہے، لیکن سیاسی تقسیم کے باعث بعض مقامات پر ”180“ درجے سے کم و بیش بھی ہے۔(1)

عالمی خَطِّ زوال

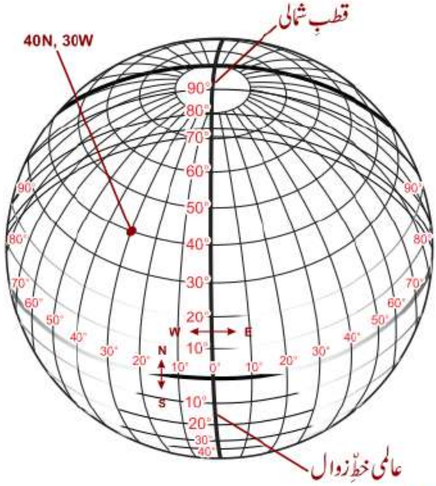
قُطْبَین (قطبِ شمالی اور قطبِ جنوبی) کے درمیان ایک لائن فرض کی گئی ہے جو گرین وچ (Greenwich) کو چھوتی ہوئی گزرتی ہے۔ اس لائن کو ”Prime Meridian“ کہتے ہیں۔ لاطینی زبان کے لفظ ”Meridian“ کا مطلب ”زوال“ ہے، لہٰذا ”طولِ گرین وچ“ (یعنی گرین وچ کو چھو کر گزرنے والی اس لائن) کو ”عالمی خطِّ زوال“ کہتے ہیں۔

AM اور PM

”خطِّ زوال“ پر عموماً سورج دن ”12“ بجے پہنچتا ہے اسی لئے دن ”12“ بجے سے پہلے کے وقت کو ”قبلِ زوال“ یا ”(Anti Meridian) AM“ کہتے ہیں۔ جبکہ دن ”12“ بجے کے بعد کے وقت کو ”بعدِ زوال“ یا ”(Post Meridian) PM“ کہتے ہیں۔

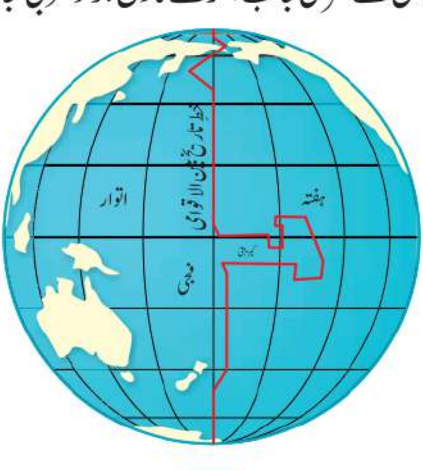
---

(1)... پاکستان اور دنیا کے مشہور شہروں کے ”عرض و طول“ کے جداول آخری صفحات پر دیے گئے ہیں۔



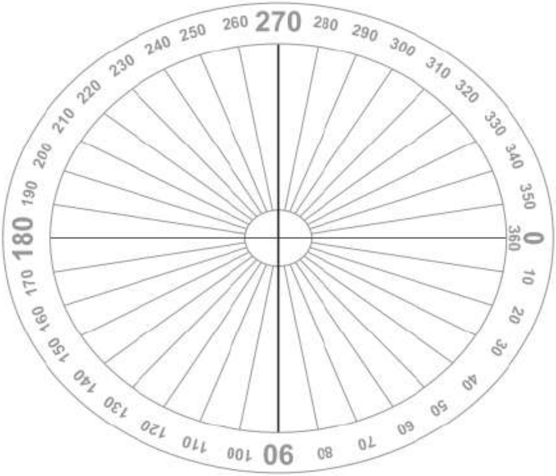
خط تاریخ بین الاقوامی (ANTI MERIDIAN)

گرین وچ کی دوسری جانب **(Opposite Side)** بھی ایک لائن قُطبَین کے درمیان فرض کی گئی ہے۔ یہ لائن شرقی و غربی دنیا کو جدا کرتی ہے۔ اس کو "**Anti Meridian**" یا "انٹر نیشنل ڈیٹ لائن **(International Date Line)**" کہتے ہیں، کیونکہ اس لائن کے شرقی جانب اگر ہفتے کا دن ہو تو غربی جانب اتوار کا دن ہو گا۔



درجہ(Degree)

دائرے کے 360 برابر، برابر حصے کیے جائیں تو ہر حصہ درجہ (Degree) کہلاتا ہے۔



دقیقہ(Minute)

درجے کا 60واں حصہ ''دقیقه'' کہلاتا ہے۔

ثانیہ(Second)

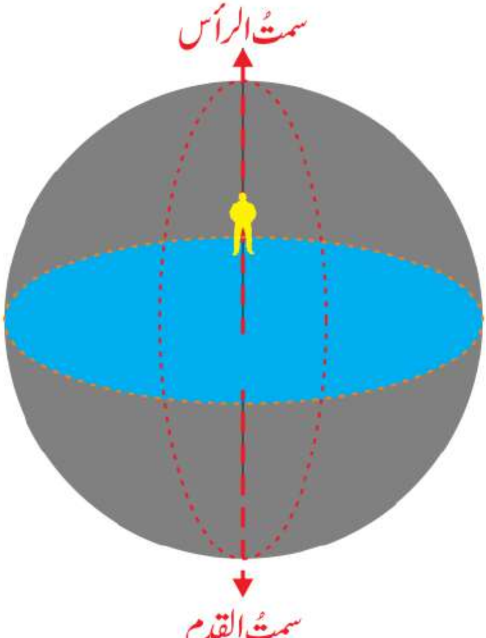
دقیقے کا 60واں (یا درجے کا ''3600واں'') حصہ ''ثانیه'' کہلاتا ہے۔

اسی طرح ''ثانیه'' کا 60واں حصہ ''ثالثه''، ''ثالثه'' کا 60واں حصہ ''رابعه'' کہلاتا ہے، عَلٰی ھٰذَالْقِیاس۔ لیکن دورِ حاضر میں عموماً ''ثانیه'' کے بعد ''ثالثه'' اور ''رابعه'' بیان نہیں کیا جاتا بلکہ ''ثانیه'' کا 100واں حصہ (اَعشاری نظام کے تحت) ذکر کر دیتے ہیں نیز سائنٹفک کیلکولیٹر (Scientific Calculator) میں بھی یہی نظام

رکھا گیا ہے اور گھڑی **(Clock)** کا گھنٹہ **(Hour)**، منٹ **(Minute)**، سیکنڈ **(Second)** بھی اسی طریقے سے حل ہو جاتا ہے۔

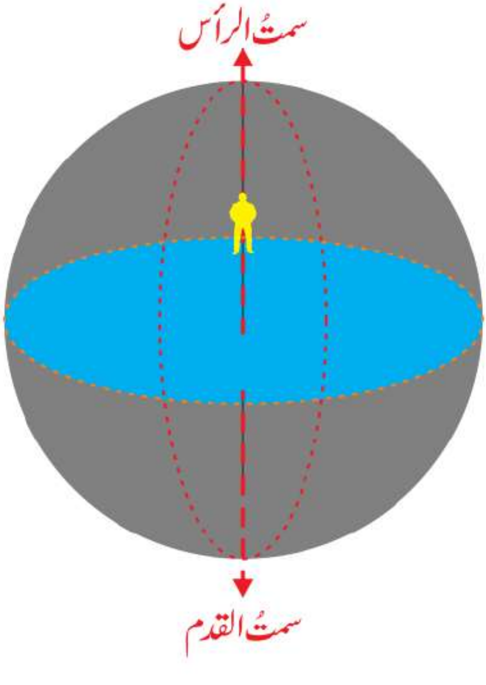
سَمْتُ الرَّأْس (Zenith)

اگر ہمارے سر کے بیچوں بیچ ایک "خَطِّ مستقیم **(Straight Line)**" آسمانوں کی طرف بلند کیا جائے تو یہ "سَمْتُ الرَّأْس" کہلاتا ہے۔



سَمْتُ الْقَدَم(Nadir)

ہمارے قدموں کے بیچوں بیچ ایک ''خَطِّ مستقیم **(Straight Line)**''
جو زمین کے مرکز کو چھوتا ہوا گزرے اور نیچے کے آسمانوں کی طرف نکل جائے اسے
''سَمْتُ الْقَدَم'' کہتے ہیں۔



اُفُق(Horizon)

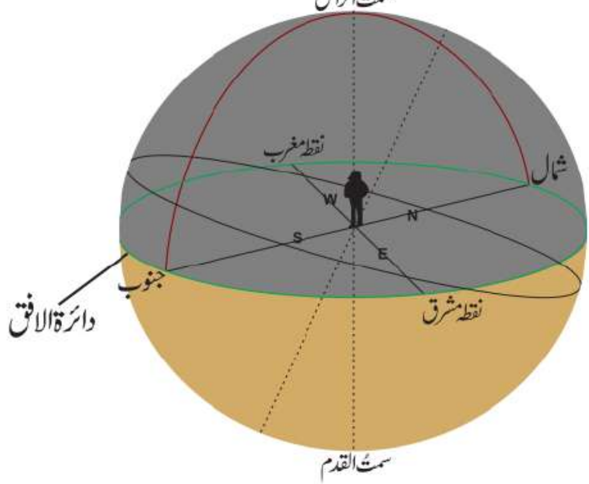
وہ جگہ جہاں آسمان اور زمین ملتے ہوئے نظر آئیں ''اُفُق'' کہلاتا ہے۔اِصْطلاح
میں جہاں سے سورج طلوع ہوتا ہے وہ ''اُفُق شرقی'' اور جہاں غُروب ہوتا ہے وہ ''اُفُق

غربی'' کہلاتا ہے۔



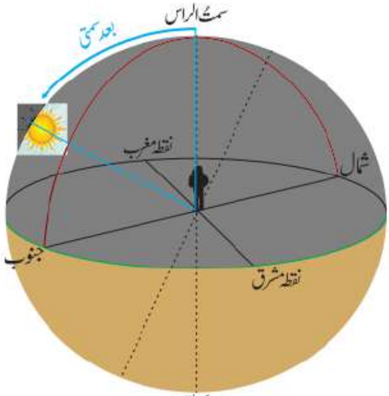
دائرۂ اُفُق(Horizon Circle)

''سَمْتُ الرَّأس''سے ہر جانب 90/90 درجہ کی دوری پر اُفُقاً **(Horizontal)** جو دائرہ بنتا ہے۔وہ''دائرۂ اُفُق''کہلاتا ہے۔ اسے ہی ''اُفُقِ حقیقی'' کہتے ہیں۔



بُعْدِ سَمْتی(Zenith Distance)

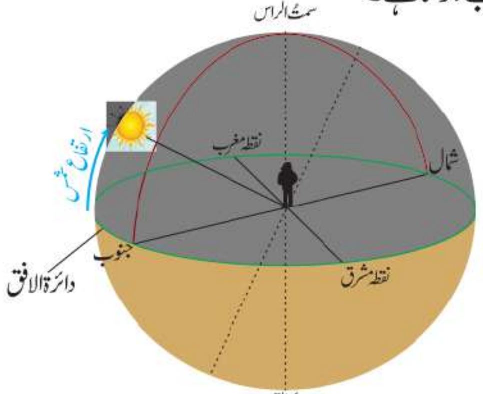
"سَمْتُ الرَّأس" سے مرکزِ شمس (Center of Sun Disc) کی قریب ترین دوری "بُعْدِ سَمْتی" کہلاتی ہے۔یہ "0" تا "180" درجہ ہوتی ہے۔



اِرْتِفاعِ شمس(Altitude of Sun)

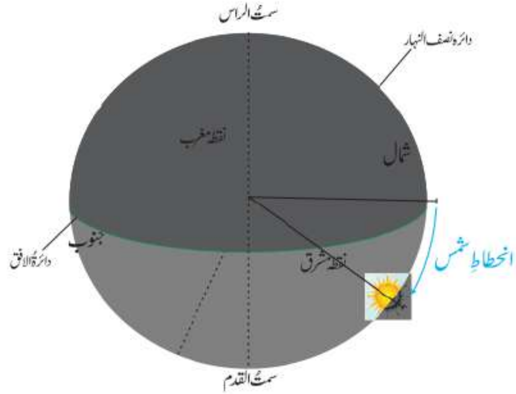
"اُفُق" سے مرکزِ شمس کی قریب ترین اونچائی "ارتفاعِ شمس" کہلاتی ہے۔

یہ "0" تا "90" درجے ہوتا ہے۔



اِنْحِطاطِ شمس (Depression of Sun)

جب سورج زیرِ "اُفُق" ہو، تو "اُفُق" سے "مرکزِ شمس" کی قریب ترین دوری "انحطاطِ شمس" کہلاتی ہے۔ یہ "0" تا "90" درجے ہوتا ہے۔



نوٹ: اکثر "اِنْحِطاط" کو منفی "اِرْتِفاع" کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں ۔ نیز "90" درجے میں سے "اِرْتِفاع" کو تفریق کرنے پر "بُعْدِسمتی" اور "90" درجے میں سے "بُعْدِسمتی" کو تفریق کرنے پر "اِرْتِفاع" حاصل ہوتا ہے۔

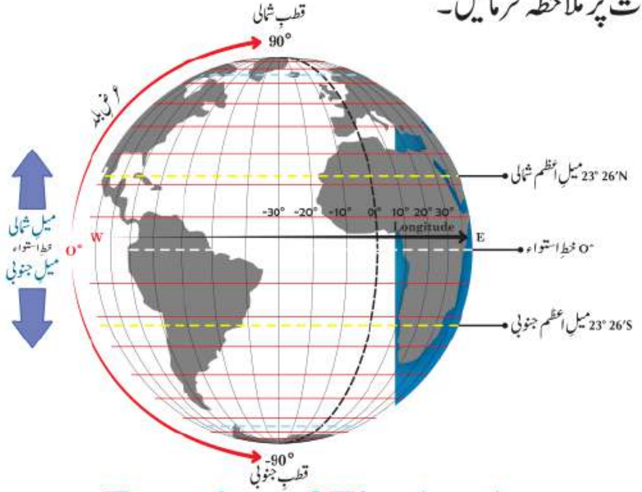
90 - 65 =25 .... 90 - 25 =65 .... 90 - - 25 =115

وضاحت: اگر بعدِ سمتی 65 درجہ ہو تو ارتفاع 25 درجہ اور اگر ارتفاع 25 درجہ ہو تو بعدِ سمتی 65 درجہ ہوگا۔ اسی طرح ارتفاع "-25" درجہ ہو تو بعدِ سمتی 115 ہوگا۔

میلِ شمس (Sun Declination)

"خطِّ استواء" سے "مرکزِ شمس" کی قریب ترین دوری "میلِ شمس" کہلاتی ہے۔ اگر سورج شمال کی جانب ہو تو "میل شمالی" ہوگا۔ اور سورج جنوب کی طرف ہو

تو "میل جنوبی" ہوگا۔ "**میلِ اعظم**" موجودہ دور میں "**23**" درجے "**26**" دقیقے ہے جو شمال اور جنوب دونوں جانب یکساں رہتا ہے۔ عموماً "**میلِ شمس شمالی**" کو **(+)** اور "**میلِ شمس جنوبی**" کو **(-)** سے ظاہر کرتے ہیں۔ سال بھر کے "**میلِ شمس**" کا جَدْوَل آخری صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔



تعدیلِ ایام (Equation of Time)

سورج روزانہ ظاہری طور پر زمین کے گرد ایک چکر مکمل کرتا ہے لیکن اس کی چال یکساں نہیں رہتی کبھی سست تو کبھی چست۔ لہٰذا حقیقی سورج کی چال کو سمجھنے کے لیے ایک اور سورج فرض کیا گیا ہے جس کی چال ہمیشہ یکساں رہتی ہے یعنی فرضی سورج ٹھیک دن **12** بجے اپنی انتہائی بلندی **(Peak Point)** پر پہنچتا ہے۔ حقیقی سورج اور فرضی سورج کے درمیان فرق کو "**تعدیلِ ایام**" سے برابر کرتے ہیں۔ "**تعدیلِ ایام**" کبھی منفی **(-)** اور کبھی مثبت **(+)** ہوتی ہے۔ دن **12** بجے میں "**تعدیلِ ایام**" ملانے سے "**بلدی**

زوال" حاصل ہوتا ہے۔ "بلدی زوال" کی جَدْوَل آخری صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

بلدی گھڑی(Local Time)

"طُولِ بلد" کو "15" سے تقسیم کرنے پر جو گھڑی حاصل ہو اسے "بلدی گھڑی(Local Time)" کہتے ہیں، مثلاً کراچی کا "طولِ بلد" "67°4'" (یعنی "67 درجے 4 دقیقے") ہے۔ اسے "15" سے تقسیم کرنے پر کراچی کی "بلدی گھڑی(Local Time) " 4 گھنٹے 28 منٹ اور 16 سیکنڈ حاصل ہوئی۔

$$67° \ 4' \div 15 = 04:28:16$$

معیاری گھڑی(Standard Time)

ملکی انتظامات کو سنبھالنے کے لیے حکومت پورے ملک یا صوبے کے لئے جس گھڑی کو معیار(Standard) بنالے اسے معیاری گھڑی(Standard Time) کہتے ہیں۔ معیاری گھڑی بنانے کے لیے حکومتیں G.M.T کو معیار بناتی ہیں۔

G.M.T سے مراد

"G.M.T" گرین وچ مین ٹائم(Greenwich Mean Time) کا مخفف ہے۔ گرین وچ(Greenwich) برطانیہ کے شہر لندن کا ایک مقام ہے۔ جہاں دنیا کی صحیح ترین گھڑی نصب ہے۔ اسی گھڑی کو عالمی گھڑی بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ دنیا کے تمام ممالک کی حکومتیں اسی گھڑی سے پہلے یا بعد کچھ گھنٹوں کا فرق کالیکر اپنے ممالک کیلئے معیاری اوقات مقرر کرتی ہیں۔ جیسا کہ پاکستان کا معیاری وقت گرین وچ سے 5 گھنٹے آگے

(G.M.T+5:00) ہے۔(معیاری گھڑی کے متعلق مزید تفصیل آگے آئے گی۔)

D.S.T کی وضاحت

بعض ممالک دن کی روشنی سے بچت (Daylight-saving time) حاصل کرتے ہیں۔اس کے لیے وہ موسم گرما (Summer Season) میں بطورِ "D.S.T" معیاری وقت میں ایک گھنٹے کا اضافہ کر لیتے ہیں۔ مثلاً اگر معیاری گھڑی "5+" تھی تو "6+" کرلیں گے اور اگر "6 -" تھی تو "5 -" کریں گے۔

"شمالی" دنیاوالے ممالک اکثر **"مارچ"** کے آخری اتوار سے **"اکتوبر"** کے آخری اتوار تک "D.S.T" لیتے ہیں۔ جبکہ **"جنوبی"** دنیا والے ممالک اکثر **"اکتوبر"** کے پہلے اتوار سے **"اپریل"** کے پہلے اتوار تک "D.S.T" لیتے ہیں۔

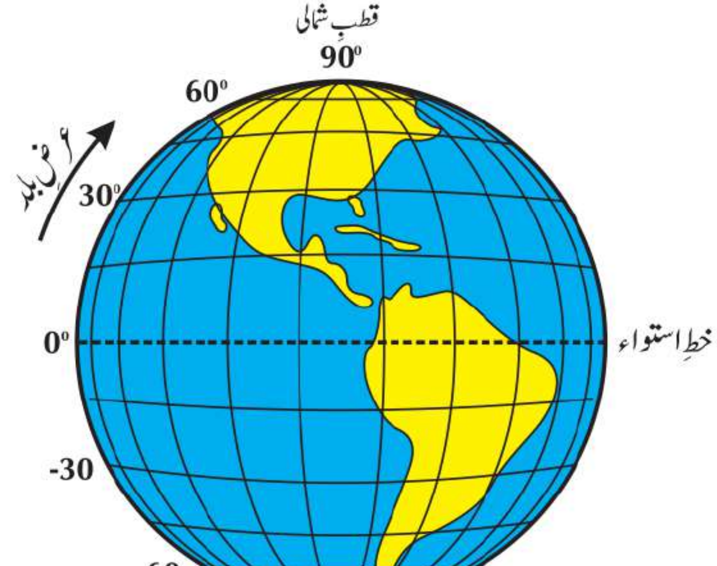
تعدیلِ مُرَوَّج

معیاری گھڑی اور بلدی گھڑی کے درمیان فرق کو "تعدیلِ مُرَوَّج" (Difference Between Local & Standard Times) کہتے ہیں۔ "تعدیلِ مُرَوَّج" معیاری گھڑی سے بلدی گھڑی کو تفریق کرنے پر حاصل ہوتی ہے۔ مثلاً پاکستان کی معیاری گھڑی "5+" ہے اور کراچی کی بلدی گھڑی "4:28:16"۔اب معیاری گھڑی سے بلدی گھڑی کو تفریق کیا تو جواب "0:31:44" آیا۔ لہٰذا کراچی کا "تعدیلِ مُرَوَّج" 31 منٹ 44 سیکنڈ زائد (+) ہے۔

5 - 4:28:16 = 0:31:44

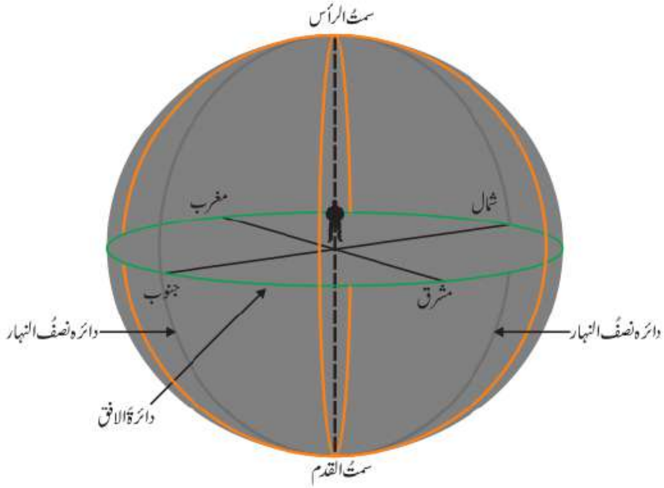
قُطبَین(Poles)

''خَطِّ استواء'' سے ہر جانب ''90/90 درجہ'' کی دوری پر ایک نقطہ جو شمال کی جانب ہے اسے ''قطبِ شمالی(North Pole)'' کہتے ہیں۔ اور جو نقطہ جنوب کی طرف ہے اسے ''قطبِ جنوبی(South Pole)'' کہتے ہیں۔



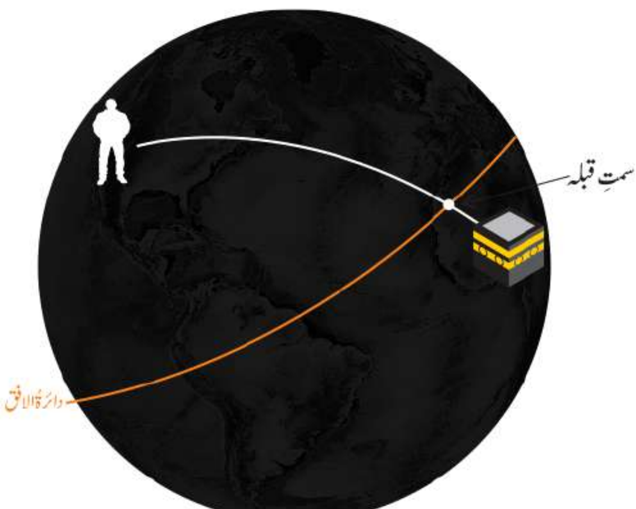
دائرۂ نِصفُ النَّہار

شمالاً جنوباً بننے والا وہ دائرہ جو ''سَمْتُ الرَّأس''، ''سَمْتُ الْقَدَم'' اور ''قُطبَین'' کو چھوتا ہوا گزرے، اسے ''دائرۂ نِصفُ النَّہار'' کہتے ہیں۔

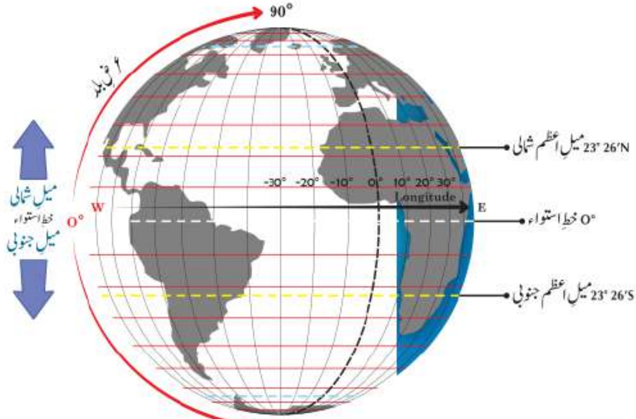


سَمتِ قبلہ(Direction of Qibla)

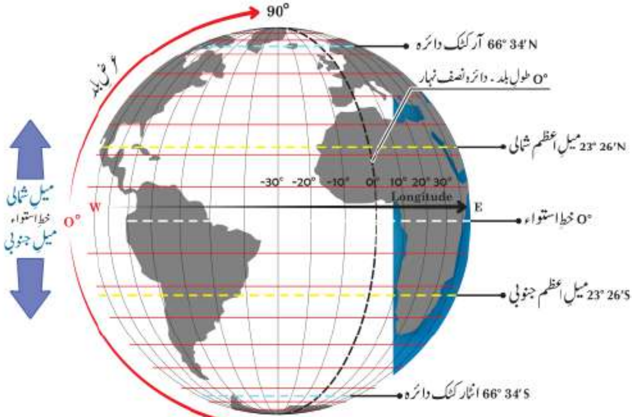
''دائرۂ اُفُق'' کا وہ نقطہ جس کی طرف منہ کرنے سے قبلے کو منہ ہو جائے۔



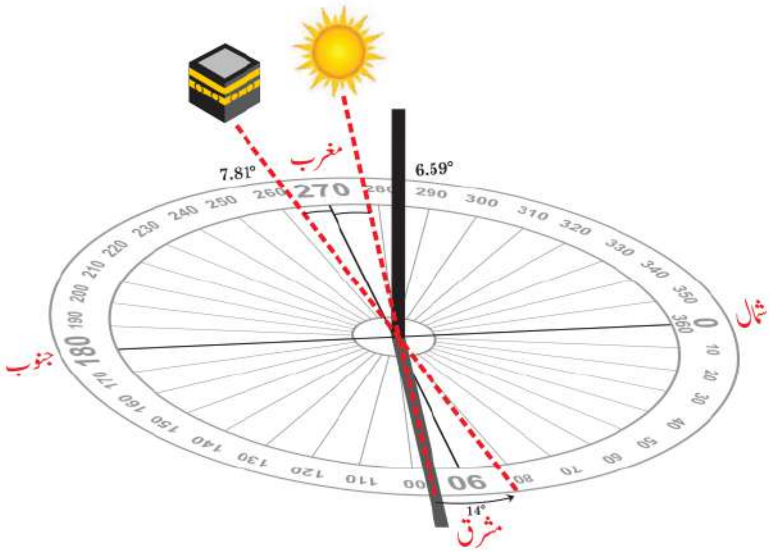
صفحہ نمبر 75 کی تصویر



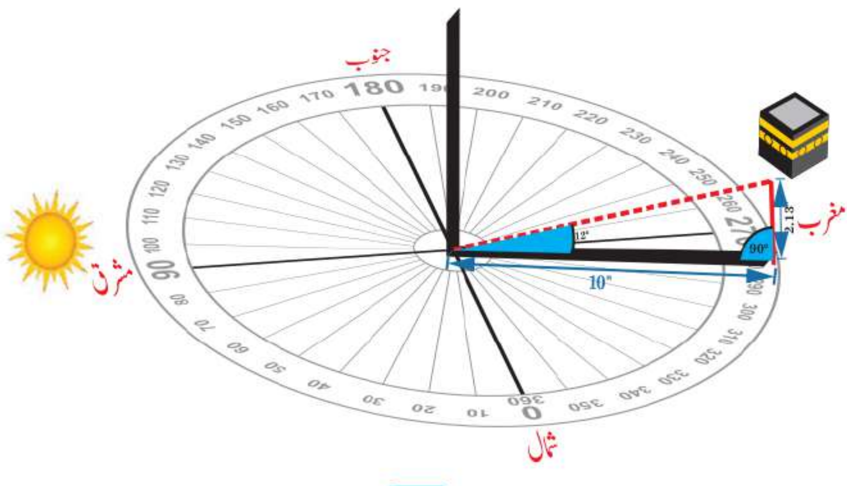
صفحہ نمبر 78 کی تصویر



صفحہ نمبر 145 کی تصویر



صفحہ نمبر 147 کی تصویر



باب2: نِصفُ النَّہار حقیقی (Mid Day)

ظہر کا وقت حدیث مبارکہ سے

عَنْ عَبْدِاللہ بن عَمْرو رضی اللہُ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم قَالَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَازَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَالَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ [1]

حضرتِ عبداللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے: **اللہ** پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظہر کا وقت اس وقت سے ہے جب سورج ڈھل جائے اور انسان کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جائے۔ (اور اس کا اختتام اس وقت تک نہیں ہوتا) جب تک کہ عصر کا وقت نہ آجائے۔

اس حدیثِ پاک کے تحت حکیم الامت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: زوال کے وقت سایہ برابر ہونا بعض ملکوں اور بعض زمانوں میں ہو گا۔ سردی میں چونکہ سورج جنوب کی طرف ہوتا ہوا جاتا ہے لہٰذا اس وقت بعض جگہ یہ سایہ چیز کے برابر ہو جاتا ہے، لیکن کبھی بعض ملکوں میں اس وقت سایہ بالکل نہیں ہوتا یا ہوتا ہے مگر بہت تھوڑا۔ جس زمانہ میں حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) نے یہ فرمایا ہو گا وہ موسم سردی کا ہو گا، لہٰذا یہ حدیث بالکل ظاہر ہے اور آئندہ حدیثوں کے خلاف نہیں جن میں اس سایہ کی مقدار تسمہ کی برابر بیان فرمائی گئی کیونکہ وہاں موسمِ گرمی کا ذکر ہے اور یہاں سردی کا۔

1 ... مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب اوقات الصلوات الخمس، ص ۲۴۲، حدیث: ۱۳۸۸ دار الکتاب العربی

اور ہو سکتا ہے کہ اس جملہ میں ظہر کا آخری وقت مراد ہو اور حدیث کے معنی یہ ہوں کہ آفتاب ڈھلنے سے ظہر شروع ہوتی ہے اور ایک مثل سایہ پر ختم۔اس صورت میں یہ حدیث امام شافعی کی دلیل ہے کیونکہ ہمارے ہاں دو مثل پر ظہر کا وقت نکلتا ہے ان کے ہاں ایک مثل پر لیکن ان کی یہ دلیل کمزور ہے کیونکہ اس میں اصلی سایہ کا ذکر نہیں، امام شافعی کے ہاں اصلی سایہ کے علاوہ ایک مثل سایہ چاہیے۔(1)

نِصفُ النَّہار حقیقی کی وضاحت

سورج جب طلوع ہوتا ہے تو ''اُفُق'' سے بلند ہوتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ جس لمحے خطِّ زوال (دائرۂ نِصفُ النَّہار) پر آتا ہے تو اپنی انتہائی بلندی (Peak Point) پر پہنچتا ہے یہ وقت نِصفُ النَّہار حقیقی ہے، کیونکہ یہ نَہار عُرفی یا حقیقی (طلوع تا غروب) کے وقت کو دو برابر حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ اس سے متصل لمحہ میں سورج ڈھل جاتا (نیچے آتا) ہے لہٰذا ضمناً اسے ''زوال'' یا ''ابتدائے ظہر'' بھی کہتے ہیں۔

وقتِ ظہر و جمعہ

آفتاب (یعنی سورج) ڈھلنے سے اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ سایہ اصلی کے دوچند (دُگنا) ہو جائے۔(2)

فائدہ:

ہر دن کا سایہ اصلی وہ سایہ ہے کہ اُس دن آفتاب (سورج) کے ''خَطِّ نِصفُ

1 ... مرآۃ المناجیح، ۱/۳۶۹ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور

2 ... بہار شریعت، ۱/۴۴۹، حصہ: ۳ مکتبۃ المدینہ کراچی

النَّھار" (Peak Point) پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے اور وہ موسم اور بلاد (شہروں) کے مختلف ہونے سے مختلف ہوتا ہے۔ دن جتنا گھٹتا ہے سایہ بڑھتا جاتا ہے اور دن جتنا بڑھتا ہے سایہ کم ہوتا جاتا ہے، یعنی جاڑوں (سردیوں) میں (سایہ) زیادہ ہوتا ہے اور گرمیوں میں کم۔ (1)

کتبِ فقہ میں نقل نِصفُ النَّھار معلوم کرنے کا آسان طریقہ

نِصفُ النَّھار (عُرفی)

طلوعِ آفتاب (سورج نکلنے) سے اس کے غروب (سورج کے ڈوبنے) تک کے نِصف کو "نِصفُ النَّھار حقیقی" کہتے ہیں۔ (2)

فارمولا 1:

طلوع تا غروب کی درمیانی مدت معلوم کرکے، اس کے نِصف حصے کو "وقتِ طلوع" میں "**جمع**" کرلیں، یا "وقتِ غروب" سے "**کم**" کرلیں۔

نوٹ:

اگر اوقات **24** گھنٹے والی گھڑی سے ہوں تو غروب سے طلوع "**تفریق**" کریں اس طرح درمیانی مدت حاصل ہوجائے گی اور اگر **12** گھنٹے والی گھڑی سے ہوں تو پہلے، وقتِ غروب میں **12** "**جمع**" کریں پھر غروب سے طلوع "**تفریق**" کریں۔

مثلاً اگر وقتِ طلوع **6:20** اور غروب **6:50** پر ہو تو وقتِ غروب میں **12**

---

1 ... بہارِ شریعت، ۱/ ۴۴۹، حصہ: ۳

2 ... فتاویٰ فقیہ ملت، ۱/ ۸۵ شبیر برادرز لاہور

"جمع" کرنے پر 18:50 آیا اور غروب سے طلوع "تفریق" کرنے پر درمیانی مدت 12 گھنٹے 30 منٹ بنی اور اس کے نِصْف 6 گھنٹے 15 منٹ کو وقتِ طلوع کے 6:20 میں "جمع" کرنے یا وقتِ غروب کے 18:50 سے کم کرنے پر 12:35 "وقت نِصْفُ النَّہار" حاصل ہوا۔

فارمولا: 2

طلوع و غروب کے اوقات کا مجموعہ لیکر اس میں 12 گھنٹے کا اضافہ کر کے اس کو 2 پر تقسیم کریں۔

نوٹ:

اگر اوقات 24 گھنٹے والی گھڑی کے مطابق ہوں تو 12 گھنٹے کا اضافہ نہیں کیا جائے گا۔

مثلاً اگر وقتِ طلوع 6:20 اور غروب 6:50 ہو تو ان کا مجموعہ 13 گھنٹہ 10 منٹ ہوا اس میں 12 گھنٹے کا اضافہ کرنے پر 25 گھنٹے 10 منٹ بنا اس کو 2 پر تقسیم کرنے پر 12:35 وقت "نِصْفُ النَّہار" حاصل ہوا۔

فارمولا: 3

اگر اوقات 12 گھنٹے والی گھڑی کے مطابق ہوں تو طلوع و غروب کے اوقات کا مجموعہ لیکر اس کو 2 پر تقسیم کریں پھر اس میں 6 گھنٹے کا اضافہ کر لیں۔

مثلاً اگر وقتِ طلوع 6:20 اور غروب 6:50 ہو تو ان کا مجموعہ 13 گھنٹے 10

منٹ ہوا۔ اب اس کو 2 پر تقسیم کریں تو 6 گھنٹے 35 منٹ حاصل ہوئے، اس میں 6 گھنٹے کا اضافہ کرنے پر 12:35 وقت "نِصفُ النَّہار" حاصل ہوا۔

نوٹ:

گھنٹہ (Hour)، منٹ (Minute)، سیکنڈ (Second) کی جمع (Add)، تفریق (Subtract)، ضرب (Multiply) وتقسیم (Divide) وغیرہ میں سِتّینی نظام (60 والے نظام، Degree System) کالحاظ رکھنا اشد ضروری ہے۔ کیونکہ سیکنڈ منٹ کا اور منٹ گھنٹے کا "60واں" حصہ ہوتا ہے۔

حل اس طرح فرمائیں کہ **"اکائی"** والے ہندسے کو تو ایسے ہی لکھ دیں جیسے عام طور پر لکھتے ہیں اور **"دہائی"** کا ہندسہ جب "6" یا اس سے زائد ہو جائے تو دہائی کو "6" پر تقسیم کریں اور جو باقی بچ جائے اسے دہائی کی جگہ لکھیں اور حاصلِ تقسیم کو اگلے مرتبے (گھنٹہ یا منٹ) کی اکائی میں بڑھالیں۔

توجّہ فرمائیں:

ذکر کردہ تینوں قواعد کیلکولیٹر (Calculator) کے بغیر ڈائری پر حل فرمائیں، اِنْ شَآءَاللہ اس عمل سے سِتّینی نظام (Degree System) کو سمجھنے میں کافی مدد ملے گی۔

نِصفُ النَّہار معلوم کرنے کا آسان طریقہ

"بذریعہ آلۂ حسابات(Calculator)"

اگر اوقات 12 گھنٹے والی گھڑی کے مطابق ہوں تو اس طرح حل کیجئے:

2 ÷ (12 + غروب + طلوع) =	آسان کلیہ برائے نِصفُ النَّہار

اگر اوقات 24 گھنٹے والی گھڑی کے مطابق ہوں تو اس طرح حل کیجئے:

2 ÷ (غروب + طلوع) =	آسان کلیہ برائے نِصفُ النَّہار

مثال:1

اگر وقتِ طلوع صبح 6:20 اور غروب شام 6:50 ہوتو "وقتِ نِصفُ النَّہار" 12:35 ہوگا۔

نِصفُ النَّہار	= (6:20 + 6:50 + 12) ÷ 2
	= 12:35:00

مثال: 2

اگر وقتِ طلوع 4:50:55 اور غروب 19:26:26 ہو تو "وقتِ نِصفُ النَّہار" 12:8:40.5 ہوگا۔

نِصفُ النَّہار	= (4:50:55 + 19:26:26) ÷ 2
	= 12:8:40.5

مشق: 2.1

"نِصفُ النَّہار" کا وقت پہلے بغیر کیلکولیٹر اور پھر کیلکولیٹر کی مدد سے نکالیں جبکہ بالترتیب وقتِ طلوع وغروب درج ذیل ہو؟

(1) 5:45am & 6:41pm	(2) 7:01 & 17:40
(3) 4:59:59am & 7:12:12pm	(4) 6:10:20 & 18:18:18
(5) 6:50am & 7:20pm	(6) 5:19am & 6:31pm
(7) 6:26:41.25 & 18:17:18.73	(8) 7:45 & 17:09
(9) 5:55:55am & 6:19:19pm	(10) 4:57 & 19:12

حضرت کعبُ الْاَحبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم توریت میں یہ لکھا پاتے ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی سورج کا خیال رکھیں گے۔ اور جب نماز کا وقت آئے گا تو نماز پڑھا کریں گے۔ (مشکوۃ المصابیح، ۳۵۸/۲، حدیث: ۵۷۷۱ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اس روایت کے تحت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یعنی نماز اور روزوں کی وجہ سے ہمیشہ سورج کے طلوع (Sunrise)، غروب (Sunset)، استوا (Meridians) کا حساب رکھیں گے اور اس کی جنتریاں چھاپا کریں گے۔ اسلامی نمازیں، افطار سحری تو سورج سے ہیں مگر خود روزے، عیدیں، حج وغیرہ چاند سے۔ اس لیے مسلمان (چاند اور سورج) دونوں کا حساب رکھتے ہیں۔ اور کوئی قوم یہ دونوں کام نہیں کرتی۔

(مرآۃ المناجیح، ۳۵/۸)

(با قاعدہ کلیہ برائے نصف النہار بغیر کیلکولیٹر (Calculator))

"بلدی زوال" میں "تعدیلِ مُرَوَّج" کو ملانے سے "معیاری نِصفُ النَّہار" حاصل ہوتا ہے:

تعدیلِ مُرَوَّج + بلدی زوال = معیاری نِصفُ النَّہار

نوٹ:

نِصفُ النَّہار معلوم کرنے کے کلیہ میں **"بلدی زوال"** اور **"تعدیلِ مُرَوَّج"** کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان دونوں کا کچھ تعارف پہلے گزر چکا۔ اب یہاں ان کی تفصیل پیشِ خدمت ہے۔ (اس تفصیل کو بیان کرنے کے بعد کلیہ حل کرنے کا طریقہ بیان کیا جائے گا۔)

بلدی زوال

اگر سورج کی چال میں تیزی سستی نہ ہوتی تو "بلدی وقتِ زوال" ہمیشہ بلدی گھڑی سے دن **12:00** بجے ہوتا لیکن تیزی سستی کے سبب کبھی دن **12:00** بجے سے پہلے اور کبھی بعد میں ہوتا ہے۔ (آخری صفحات پر گرین وچ **(Greenwich)** کے دن **12** بجے کے مطابق **2020** کے سال بھر کے بلدی زوال کے اوقات کا جدول موجود ہے جو معمولی فرق کے ساتھ دنیا بھر اور آئندہ سالوں کے لیے بھی کار آمد ہے۔)

معیاری گھڑی (Standard Time)

1844ء سے برطانیہ کے شہر لندن کے علاقے گرین وچ **(U.K Greenwich)** کو دنیا کا طولی وسط **(Meridian)** تسلیم کر لیا گیا ہے۔ ساری دنیا کے

شہروں کے "طولِ بلد" گرین وچ کے طول سے ہی شمار ہوتے ہیں۔ یہاں دنیا کی درست ترین گھڑی نصب ہے۔ جس کے وقت کو "Greenwich Mean Time" کہا جاتا ہے۔ جس کا مخفف "G.M.T" ہے۔ اور دنیا کے تمام ممالک کی حکومتیں اسی گھڑی سے قبل یا بعد کچھ گھنٹوں کا فرق کا لیکر اپنے ممالک کے لیے "معیاری اوقات" مقرر کرتی ہیں۔

معیاری گھڑی کی مزید وضاحت

بَحرُ العُلوم مفتی افضل حسین مونگیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اسٹینڈرڈ ٹائم (Standard Time) کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک ملک کے بلادِ شرقیہ اور بلادِ غربیہ (مشرقی اور مغربی شہروں) کی گھڑیوں کے ٹائم آگے پیچھے رہنے کی وجہ سے ریل وغیرہ کی چال ضبط کرنے میں الجھن پیش آئی۔ لہٰذا اس اُلجھن کو رفع کرنے کے لیے ہر ملک کی حکومت نے یہ طے کیا کہ ایک ملک کے تمام شہروں کی گھڑیوں میں ایک ہی ٹائم رہے گا، ایسا نہیں ہو گا کہ ایک ملک کے مختلف شہروں کی گھڑیوں میں مختلف ٹائم ہو۔ لہٰذا ایسا نہیں ہو گا کہ لاہور کی گھڑیوں میں کچھ ٹائم ہو اور پشاور کی گھڑیوں میں کچھ ٹائم ہو۔ لائل پور (فیصل آباد) اور کراچی کی گھڑیوں میں کچھ ٹائم ہو چنانچہ "پاکستان" کی حکومت نے یہ طے کیا کہ سیالکوٹ کے ضلع (موجودہ نارووال کے ضلع) میں ظفروال کے قریب جس جگہ کا طولِ بلد ۷۵ (75) درجے ہے اس کا بلدی ٹائم پورے پاکستان کی گھڑیوں میں رہے گا۔ اور "ہندوستان" کی حکومت نے یہ طے کیا کہ کچھوچھہ مقدسہ کہ جس کا طُولُ البلد ساڑھے 82 درجے ہے اس کا بلدی ٹائم پورے ہندوستان کی گھڑیوں میں رہے گا۔ اور "بنگلہ دیش" کی

حکومت نے یہ طے کیا کہ **جماپور** کہ جس کا **طُولُ البلد 90** درجہ ہے اس کا بلدی ٹائم پورے بنگلہ دیش کی گھڑیوں میں رہے گا۔ اسی طرح ہر ملک میں اس ملک کی کسی ایک جگہ کا بلدی ٹائم پورے ملک میں مانا جاتا ہے۔ چنانچہ **"برما"** میں **"سلوین"** کہ جس کا **طُولُ البلد** ساڑھے **97** درجہ ہے اس کا بلدی ٹائم پورے برما میں رائج ہے۔ اسی کا نام **"اسٹینڈرڈ ٹائم (Standard Time)"** ہے۔[1]

پاکستان کا معیاری وقت

پاکستان کا معیاری وقت "گرین وچ" کی گھڑی سے **5 گھنٹے** آگے ہے۔(یعنی جب پاکستان میں دن کے **12:00** بجیں گے تو گرین وچ میں صبح کے **7:00** بج رہے ہوں گے۔) معیاری وقت کے لیے "**5**" گھنٹے دراصل **75** درجہ شرقی پر لیے گئے ہیں۔ جو کہ ضلع نارووال کے **"گاؤں کنجرور"** پر بنتے ہیں۔ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ سورج **24** گھنٹوں میں ایک دور **(Circle)** پورا کرتا یعنی **360** درجات طے کرتا ہے۔ اب فی گھنٹہ کا حساب لگائیں تو سورج ایک گھنٹے میں **15** درجے طے کرتا ہے۔ منٹوں اور سیکنڈوں کا حساب کریں تو **4** منٹ میں **1** درجہ طے کرے گا اور **4** سیکنڈز میں **1** دقیقہ۔ چونکہ ضلع نارووال کے **"گاؤں کنجرور"** سے **"گرین وچ لندن"** تک کا سفر **75** درجے ہیں اور یہ سفر طے کرنے میں سورج کو **5** گھنٹے لگتے ہیں لہٰذا پاکستان کا معیاری وقت گرین وچ کی گھڑی سے **5** گھنٹے آگے

---

1 ... منار التوقیت، ص۱۰ جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

مقرر کر دیا گیا۔[1]

جدول برائے گردشِ شمس

سورج دائرے میں گھومتا ہے۔	ایک دائرے میں 360 درجے ہوتے ہیں						
تفصیلی رپورٹ	گھنٹہ	منٹ	سیکنڈ		درجہ	دقیقہ	ثانیہ
سورج 24 گھنٹے میں 360 درجے طے کرتا ہے۔	24	0	0		360	0	0
دونوں طرف کو 24 پر تقسیم کیا۔	1	0	0		15	0	0
گھنٹے کو منٹ میں تبدیل کیا۔	0	60	0		15	0	0
دونوں طرف کو 15 پر تقسیم کیا۔	0	4	0		1	0	0
درجے کو دقیقہ میں تبدیل کیا۔	0	4	0		0	60	0
دونوں طرف کو 4 پر تقسیم کیا۔	0	1	0		0	15	0
منٹ کو سیکنڈ میں تبدیل کیا۔	0	0	60		0	15	0
دونوں طرف کو 15 پر تقسیم کیا۔	0	0	4		0	1	0
دقیقہ کو ثانیہ میں تبدیل کیا۔	0	0	4		0	0	60
دونوں طرف کو 4 پر تقسیم کیا۔	0	0	1		0	0	15

توقیت

1... دنیا کے مشہور ممالک کے شہروں کے "عرض و طول" اور ان کی معیاری گھڑیوں کا جدول آخری صفحات پر ملاحظہ فرمائیے۔

بلدی گھڑی(Local Time)

کسی بھی شہر یا مقام کے "طولِ بلد" کے اعتبار سے بننے والی گھڑی کو **"بلدی گھڑی"** کہتے ہیں۔

مثلاً کراچی کی بلدی گھڑی 4 گھنٹے، 28 منٹ اور 16 سیکنڈ (4:28:16) گرین وچ سے آگے ہے۔ اس لیے کہ کراچی کا طولِ بلد "67 درجہ 4 دقیقہ" شرقی ہے یعنی کراچی، گرین وچ لندن سے اتنی دوری پر ہے اور سورج یہ مسافت (4:28:16) میں طے کرتا ہے۔ (60 درجے 4 گھنٹے اور باقی 7 درجے 28 منٹ میں اور 4 دقیقے 16 سیکنڈز میں طے کریگا۔)

تعدیلِ مُرَوَّج نکالنے کے قاعدے

بلدی گھڑی اور معیاری گھڑی کے مابین فرق کو "تعدیلِ مُرَوَّج" کہتے ہیں۔ اس کو حاصل کرنے کے دو قاعدے ہیں۔

قاعدہ: 1

بلدی گھڑی - معیاری گھڑی = تعدیل مروج

معیاری گھڑی سے بلدی گھڑی کو تفریق کر دیا جائے تو "تعدیلِ مُرَوَّج" حاصل ہو گی مثلاً کراچی کی بلدی گھڑی "4:28:16" کو معیاری گھڑی "5" گھنٹے سے تفریق کیا تو کراچی کے لیے "تعدیلِ مُرَوَّج" مثبت 31 منٹ 44 سیکنڈ حاصل ہوئی۔

قاعدہ: 2

4 x (طولِ بلد - (15 x معیاری گھڑی)) = تعدیلِ مروج

معیاری گھنٹے "5+" کو "15" سے ضرب دینے پر معیاری طول "75+ یعنی 75 درجہ" شرقی حاصل ہوا۔ اس میں سے کراچی کا طولِ شرقی (67°4') کو تفریق کرنے پر (7°56') حاصل ہوا۔ اسے 4 سے ضرب دینے پر 31 منٹ 44 سیکنڈ ہوئے۔

نوٹ:

یہ فارمولا بغیر کیلکولیٹر استعمال کئے زبانی حل کرنا ہے۔ (اس فارمولے میں صرف منٹ اور سیکنڈ میں جواب آئے گا۔)

انتباہ:

اگر معیاری گھنٹہ منفی (-) ہو تو معیاری طول غربی ہو گا۔

...(i)

اگر معیاری طُول اور طُولِ بلد دونوں شرقی ہوں تو معیاری طُول سے طُولِ بلد کو تفریق کریں گے جیسا کہ کراچی والی مثال میں گزرا۔

...(ii)

اگر دونوں غربی ہوں تو علامتوں کو نظر انداز کر کے طُولِ بلد سے معیاری طُول کو تفریق کریں گے۔

مثلاً: امریکہ کے واشنگٹن DC کا طُولِ بلد (77°02') غربی ہے اور معیاری طول 75° غربی ہے۔ تو طُولِ بلد (77°02') سے معیاری طُول 75 کو تفریق کرنے پر

'2°2+ حاصل ہوئے۔اس کو 4 سے ضرب دینے پر 8 منٹ 8 سیکنڈ مثبت "تعدیلِ مُرَوَّج" حاصل ہوئی۔

... (iii)

اگر معیاری طُول شرقی اور طُولِ بلد غربی ہو تو علامتوں کو نظر انداز کر کے دونوں طُولوں کو جمع کرلیں گے اور "تعدیل "ہمیشہ مثبت ہو گی۔

مثلاً میڈرڈ (اسپین) **(Madrid, Spain)** کا طُولِ بلد **('03°45)** غربی ہے اور معیاری طُول **°15** شرقی ہے۔ تو طُولِ بلد **('03°45)** اور معیاری طُول **°15** کو جمع کرنے پر "'18°45+" حاصل ہوئے۔ اس کو 4 سے ضرب دینے پر "1" گھنٹہ 15 منٹ مثبت "تعدیلِ مروّج" حاصل ہوئی۔

...(iv)

اگر معیاری طُول "غربی" اور طُولِ بلد "شرقی" ہو تو علامتوں کو نظر انداز کر کے دونوں "طُولوں" کو جمع کرلیں گے اور "تعدیل" ہمیشہ منفی ہو گی۔

نوٹ:

اس فارمولے پر تادمِ تحریر کوئی ملک موجود نہیں البتہ اگر کبھی سیاسی تقسیم کے باعث اس طرح کی صورت حال پیدا ہو جائے تو اس فارمولے کے ذریعے حل کریں گے۔

مثلاً معیاری طُول "15" درجے غربی اور طُولِ بلد 2 درجے شرقی ہو تو دونوں کا

مجموعہ 17 درجے حاصل ہوئے۔اس کو 4 سے ضرب دینے پر منفی 1 گھنٹہ 8 منٹ ''تعدیلِ مُرَوّج'' حاصل ہوئی۔

نوٹ:

ان تمام صورتوں میں کیلکولیٹر (Calculator) کے ذریعے حل کیا جانے والا ''تعدیلِ مُرَوّج'' کا فارمولا کافی ہے (جو آگے آئے گا)۔

''نِصفُ النَّہار'' کا کلیہ حل کرنے کا طریقہ

''بلدی زوال'' میں ''تعدیلِ مُرَوَّج'' کو ملانے سے ''معیاری نِصفُ النَّہار'' حاصل ہوتا ہے:

تعدیلِ مُرَوَّج + بلدی زوال = معیاری نِصفُ النَّہار

مثال:1

کراچی (فیضانِ مدینہ) کے لیے یکم اپریل کے روز ''نِصفُ النَّہار'' کا معیاری وقت معلوم کرتے ہیں۔

کراچی کی ''تعدیلِ مُرَوَّج'' ذکر کردہ قاعدے سے ''0'' گھنٹہ '' 31 '' منٹ '' 44 '' سیکنڈ (0:31:44) حاصل ہوئی۔ جبکہ کتاب کے آخر میں دیے گئے بلدی زوال کے جدول میں یکم اپریل کا بلدی زوال ''12:03:45'' ہے۔اب کلیہ یوں حل کریں گے:

12:03:45 + 0:31:44 = 12:35:29

یکم اپریل کو معیاری نِصفُ النَّہار برائے کراچی "12:35:29" پر ہو گا۔

مثال:2

واشنگٹن DC (امریکہ) کے لئے 15 اکتوبر کا معیاری "نِصفُ النَّہار" کا وقت معلوم کرتے ہیں:

کتاب کے آخر میں مشہور شہروں کے عرض و طول کا جدول دیا گیا ہے۔ اس میں واشنگٹن DC کا طول "77° 02'" غربی اور معیاری گھنٹہ "-5" ہے۔

قاعدے کے مطابق معیاری طول "-5" کو "15" سے ضرب دینے پر "-75" یعنی 75 درجہ غربی حاصل ہوا۔ "معیاری طُول" اور "طُولِ بلد" دونوں کے غربی ہونے کے باعث (علامتوں کو نظر انداز کرکے) طُولِ بلد "77°02'" سے معیاری طُول "75" کو تفریق کرنے پر "+2°02'" حاصل ہوئے، اسے "4" سے ضرب دینے پر "+0:8:8" "تعدیلِ مُرَوَّج" حاصل ہوئی لہٰذا

11:45:40 + 0:8:8 = 11:53:48

15 اکتوبر کو "معیاری نِصفُ النَّہار" برائے واشنگٹن DC "11:53:48" پر ہو گا۔

نوٹ:

اب تک جتنے بھی قواعد اور فارمولے بیان ہوئے یہ بغیر کیلکولیٹر (Calculator) کی مدد کے حل کرنے والے ہیں اور اب کیلکولیٹر کے ذریعے اوقات نکالنے کے فارمولے بیان کئے جائیں گے۔

باقاعدہ کلیہ برائے نِصفُ النَّہار

(بذریعہ کیلکولیٹر(Calculator))[1]

تعدیلِ مُرَوَّج + بلدی زوال = معیاری نِصفُ النَّہار

15 ÷ طُولِ بلَد - معیاری گھنٹہ (اس ملک/ریاست کا) = تعدیلِ مُرَوَّج

نوٹ:

اگرطولِ بلد غربی ہوتودرجہ سے پہلے منفی (-) کی علامت لازماً استعمال کریں گے۔

مثال:1

کراچی (فیضانِ مدینہ) کے لیے یکم اپریل کے روز وقتِ نِصفُ النَّہار کا کلیہ بذریعہ کیلکولیٹر (Calculator) حل کرتے ہیں۔

(جدول عرض و طول میں فیضانِ مدینہ کا طُول (67°4' E) اور جدول بلدی زوال میں یکم اپریل کا بلدی زوال 12:03:45 ہے۔)

15 ÷ طُولِ بلَد - معیاری گھنٹہ (اس ملک/ریاست کا) =	تعدیلِ مُرَوَّج
= 5 - 67°4' ÷ 15	
= 0:31:44	

---

[1] ...سِتّینی نظام (60 والے نظام، Degree System) کا بٹن صرف سائنٹفک کیلکولیٹر (Scientific Calculator) میں ہوتا ہے۔لہذا سائنٹفک اور ڈبل ڈسپلے (Double Display) والا کیلکولیٹر استعمال کرنا چاہیے۔

معیاری نِصفُ النَّہار	=	بلدی زوال	+	تعدیلِ مُرَوَّج
	= 12:03:45 + 0:31:44			
	= 12:35:29			

توجہ:

ابھی ہم نے فارمولے میں طُولِ بلَد کو "67°4'" لکھا یہ درجہ دقیقہ ہے نا کہ اَعشاری نظام(**Decimal System**)۔ لہٰذا اس کو "**67.4**" یا "**67.04**" لکھنا بالکل غلط ہے کیونکہ "**67.4**" تو "67 درجہ 24 دقیقہ" جبکہ "**67.04**"، "67 درجہ 2 دقیقہ 24 ثانیہ" بن جائے گا لہٰذا عَرْض ہو یا طُول، میل ہو یا کچھ اور، "اعشاری (**Decimal System**) اور ستینی نظام(60 والے نظام، **Degree System**) کا ضرور خیال رکھیں۔ "اَعشاری" کو "اَعشاری" (**Decimal System**) کے تحت ہی فارمولے میں لکھ دیں اسی طرح ستینی کو ستینی(**Degree System**) کے تحت۔

اگر بدلنا چاہیں تو کیلکولیٹر (**Calculator**) میں مثلاً "67°4'" لکھ کر ستینی بٹن دبانے سے اَعشاری (**67.06667**) درجہ حاصل ہو گا۔ اسی طرح عرضِ بلَد (**24.39**) درجہ معلوم ہے "**24.39**" لکھ کر ستینی بٹن دبانے پر "**24:23:24**" یعنی **24** درجہ **23** دقیقہ **24** ثانیہ حاصل ہو گا۔

مثال:2

واشنگٹن DC (امریکہ) کے لئے 15 اکتوبر کا "معیاری نِصفُ النَّہار" معلوم کرنے کا کلیہ بذریعہ کیلکولیٹر اس طرح حل کریں گے:

(جدول عرض و طُول میں واشنگٹن DC کا طُول (77°02' W) اور جدول بلدی زوال میں 15 اکتوبر کا بلدی زوال " 11:45:40 " ہے۔)

تعدیلِ مُرَوَّج	= (اس ملک / ریاست کا) طُولِ بلَد - معیاری گھنٹہ ÷15
	= -5 - -77°02' ÷ 15
	= 0:08:08

نوٹ:

طولِ بلد غربی (W) ہو تو درجے سے پہلے (-) علامت لگانا لازمی ہے۔

معیاری نِصفُ النَّہار	= بلدی زوال + تعدیلِ مُرَوَّج
	= 11:45:40 + 0:8:8
	= 11:53:48

مثال:3

مدینہ شریف کے لئے 26 فروری کا وقتِ نِصفُ النَّہار معلوم کرنے کا کلیہ بذریعہ کیلکولیٹر اس طرح حل کریں گے:

تعدیلِ مُرَوَّج = (طُولِ بلَد - معیاری گھنٹہ (اس ملک / ریاست کا) ÷ 15

= 3 - 39°37' ÷ 15

= 0:21:32

معیاری نِصفُ النَّہار = بلدی زوال + تعدیلِ مُرَوَّج

= 12:12:58 + 0:21:32

= 12:34:30

مثال:4

جکارتا (انڈونیشیا) کے لئے یکم اپریل کا وقت نِصفُ النَّہار معلوم کرنے کا کلیہ بذریعہ کیلکولیٹر اس طرح حل کریں گے:

تعدیلِ مُرَوَّج = (طُولِ بلَد - معیاری گھنٹہ (اس ملک / ریاست کا) ÷ 15

= 7 - 106°49' ÷ 15

= - 0:07:16

معیاری نِصفُ النَّہار = بلدی زوال + تعدیلِ مُرَوَّج

= 12:03:45 + - 0:07:16

= 11:56:29

مشق:2.2

معیاری زوال کا وقت معلوم کریں؟

(1) لاہور....10اپریل		(2) اسلام آباد....26نومبر
(3) خاران....25جون		(4) حیدر آباد....30ستمبر
(5) اوسلو(ناروے)....14اگست		(6) جکارتہ(انڈونیشیا)....26جنوری
(7) مَکّۂ مُعَظّمہ....12جولائی		(8) لندن(برطانیہ)....19فروری
(9) بریلی شریف....15دسمبر		(10) آکلینڈ(نیوزی لینڈ)....5مئی
(11) اوٹاوا(کینیڈا)....2 نومبر		(12) براسیلیا(برازیل)....18دسمبر

ستینی کو(5درجہ تک)اَعشاری اور اَعشاری کو ستینی میں تبدیل کریں؟

(13) ....26°39'		(14) ....24°53'41"
(15) 23.265		(16) 51.3256

زوالی فرق معلوم کرنے کا کلیہ

دنیا کے کسی ایک مقام سے دوسرے مقام کے لئے زوالی فرق معلوم کرنے کا کلیہ یہ ہے:

جس مقام سے زوالی فرق معلوم کرنا ہے اس کے طُول سے تفریق (Subtract) کریں گے اس مقام کے طُول کو جس کے لیے زوالی فرق معلوم کرنا ہے مثلاً کراچی سے لاہور کا زوالی فرق معلوم کرنا ہے تو کراچی کے طُول سے لاہور کا طُول تفریق کردیں۔ فارمولہ اس طرح حل ہوگا:

جس مقام سے زوالی فرق مطلوب ہو = **A**

جس مقام کے لئے زوالی فرق مطلوب ہو = **B**

زوالی فرق معلوم کرنے کا کلیہ

(معیاری وقت**B** − معیاری وقت**A**) - **15** ÷ (طُول**B** - طُول **A**)

مثال:1

کراچی سے لاہور کے لئے زوالی فرق یوں معلوم کریں گے:

زوالی فرق کا قاعدہ = (طُولِ لاہور − طُولِ کراچی) ÷ **15**

= **(67°4' − 74°19') ÷ 15**

= - **0:29**

لہٰذا کراچی کے زوال کے وقت سے لاہور کا وقتِ زوال 29 منٹ قبل ہو گا۔

نوٹ:

چونکہ کراچی اور لاہور دونوں کے معیاری اوقات یکساں تھے اس لئے کلیہ کا آخری حصہ حل نہ کیا گیا، اگر مختلف ہوں تو لازمی حل کرنا ہو گا۔

مثال:2

بغداد شریف سے بریلی شریف کازوالی فرق یوں معلوم کریں گے۔

زوالی فرق کاقاعدہ = (طُولِ بغداد - طُولِ بریلی) ÷ 15 - (معیاری وقتِ بغداد - معیاری وقتِ بریلی)

$= (44°24' - 79°27') \div 15 - (3 - 5:30)$

$= 0:9:48$

لہٰذا بغداد شریف کے وقتِ زوال سے بریلی کا وقتِ زوال 9 منٹ 48 سیکنڈ بعد ہو گا۔

نوٹ:

(یہ فرق دونوں ملکوں کی معیاری گھڑیوں کے اعتبار سے ہے ورنہ حقیقتاً بریلی شریف میں زوال کا وقت بغداد شریف سے 2 گھنٹے 20 منٹ اور 12 سیکنڈ (2:20:12) پہلے ہو جاتا ہے۔ اس لیے کہ بریلی شریف بغداد شریف سے مشرق کی جانب ہے اور سورج مشرق سے مغرب کی طرف سفر کرتا ہوا پہلے بریلی اور پھر بغداد پہنچے گا۔)

مشق:2.3

مشق میں دیے گئے شہروں کے درمیان زوالی فرق معلوم کریں؟

(1) کراچی سے مدینہ شریف کے لیے	(2) کوئٹہ سے ملتان کے لیے
(3) نارووال سے گوادر کے لیے	(4) جیکب آباد سے لندن کے لیے
(5) پاک پتن سے بھکر کے لیے	(6) میڈرڈ(اسپین) سے اوٹاوا(کینیڈا) کے لیے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: نماز کے لئے اول اور آخر ہے۔ نماز ظہر کا اول زوالِ شمس کے وقت ہے۔ اور اس کا آخر جبکہ عصر کا وقت آجائے۔ اور وقتِ عصر کا اول جبکہ اس کا وقت ہوجائے اور اس کا آخری وقت جبکہ سورج زرد ہوجائے (یعنی مستحب وقت سورج کی زردی تک ہے) اور مغرب کا اول غروب شمس کے وقت ہے اور اس کا آخری وقت شفق کے غائب ہونے پر ہے۔ اور عشا کا اول وقت شفق کے غائب ہونے پر ہے اور اس کا آخری (مستحب) وقت جب کہ آدھی رات ہوجائے۔ اور فجر کا اول وقت طلوع فجر اور اس کا آخری وقت طلوع شمس تک ہے۔

(ترمذی، ابواب الصلوۃ، ۱/ ۲۰۲، حدیث: ۱۵۱ دار الفکر بیروت)

کیا زوالی فرق دیگر نمازوں کے لیے کارآمد ہو گا؟

ابھی جو ہم نے زوالی فرق معلوم کیا کہ کراچی سے لاہور کا زوال ”29 منٹ“ پہلے ہو گا تو یہ فرق زوال کے علاوہ دیگر اوقاتِ نماز کے لئے ہر گز درست نہیں ہو گا کیونکہ کراچی کا عَرْض (24°54' شمالی) اور لاہور کا (31°34' شمالی) ہے لہٰذا یہ دونوں یکساں عرْضِ بلَد پر واقع نہیں یا یوں کہئے کہ دونوں ایک دوسرے سے شرقاً غرباً واقع نہیں۔ جب دونوں کا عَرْض مختلف ہے تو زوال کے علاوہ دیگر اوقاتِ نماز میں مختلف موسموں میں کبھی کچھ فرق ہو گا اور کبھی کچھ۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے مفتی ظفرُ الدِّین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ”تَوضیحُ التَّوقیت“ پر یوں نقل فرماتے ہیں: ”اگر دو مقامات کے عَرْضُ الْبلَد یکساں (Same Latitudes) ہوں تو جو فرق نِصفُ النَّہار کا ہو گا وہی طلوع وغروب کے وقت ہو گا، وہی صبح وعشاء وغیرہ کا بھی ہو گا۔ لیکن اگر عَرْضُ الْبلَد مختلف ہوں تو نِصْفُ النَّہار والا فرق رہنا ضروری نہیں، ممکن ہے کہ نِصْفُ النَّہار میں مثلاً ”20 منٹ“ کا فرق ہو تو طلوع یا صبح میں ”30 منٹ“ اور غروب یا عشاء میں صرف ”10 منٹ“ کا فرق ہو یا اس کا اُلٹ کہ طلوع وصبح صادق کا فرق ”10 منٹ“ ہو اور نِصْفُ النَّہار کا ”20“ اور غروب وعشاء میں ”30 منٹ“۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عام جنتریوں کا یہ طریقہ کار کہ تفاضل طُولِ نوروز (یعنی 21 مارچ) دے دیتے ہیں اور ماہِ مبارک رمضان شریف کے سحر وافطار کا نقشہ اس

شہر کا لکھ دیتے ہیں کہ دوسرے عرضُ البلَد والے جو اوقات میں فرق نوروز (یعنی 21مارچ) کا دیا گیا ہے اسی قدر بڑھالیں یا گھٹالیں، یہ بالکل غلط ہے اور لوگوں کو غلط راہ دکھانا ہے۔ اولاً عموماً جنتریوں کے اوقات ہی غلط ہوتے ہیں اور بعض میں اگر صحیح بھی ہوں، ہرگز ہرگز بِلادِ مُختَلِفَةُ العَرْض (یعنی الگ الگ عَرْضِ بلَد رکھنے والے شہروں) کے لئے صرف "طُولی فرق" کم زیادہ کرنے سے سحری وافطاری کے اوقات حاصل نہیں ہو سکتے۔ مسلمانوں کو اس کا بہت خیال رکھنا چاہیئے۔ جو حضرات رمضان شریف کے لئے جنتریاں شائع کرتے ہیں ان کو میں صحیح مشورہ دیتا ہوں کہ ایک شہر کا وقت دے کر مُختَلِفَةُ العَرْض بِلاد (یعنی الگ الگ عَرْض رکھنے والے شہروں) کا تفاوت نہ لکھ دیا کریں۔ بہتر ہے کہ ہر عَرْض کے کسی مشہور شہر کا وقت لکھیں اور اس عَرْض کے تمام یا جہاں تک ہو سکے ضلع، قصبہ اور مشہور دیہات کا تفاضل لکھ دیں کہ لوگوں کو الجھن نہ ہو۔ اور عام مسلمان فائدہ اٹھائیں۔[1]

پاکستان میں رائج نظامُ الاوقات کا حال

پاکستان کے بعض شہروں مثلاً گجرات، ملتان، سکھر، حیدرآباد وغیرہ کے نِظامُ الْاَوقات درست ہیں کیونکہ وہ توقیت دان علما کے مرتب کردہ ہیں لیکن اکثر شہروں کے نِظامُ الْاَوقات قابلِ اصلاح ہیں جو توقیت دان علما کے مرتب کردہ نہیں۔

اول:

---

1 ... اَلْجَواهِرِ وَالْيَواقِيت فِي عِلْمِ التَّوقِيت معروف بہ تَوضيحُ التَّوْقِيْت، ص١٦-١٥ ماخوذاً

وہ نِظامُ الْاَوقات مختلف عَرْضِ بِلاد والے نِظامُ الْاَوقات سے زوالی فرق لے کر تیار کئے گئے۔

دوم:

وہ زوالی فرق بھی درست نہ لیا گیا۔

سوم:

جس نِظامُ الْاَوقات سے فرق لیا گیا وہ خود بھی قابلِ اصلاح تھا۔ یوں بعض نِظامُ الْاَوقات میں 2، 4 منٹ اور بعض میں اس سے کہیں زیادہ خطائیں سامنے آئیں۔

ملک العلما مفتی ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اوقاتِ نماز صحیح طور پر معلوم نہ ہونے کے سبب بعض لوگ تاخیر کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں اور اکثر لوگ جلدی کرتے ہیں کہ قبل از وقت نماز پڑھ لیتے ہیں، خصوصاً عصر و عشاء میں تو قبل از وقت حنفی نماز پڑھنا ہندوستان میں عام طور پر رائج ہو گیا ہے۔ ان ہی ضرورتوں کے پیشِ نظر میں نے ایک رسالہ مُسَمّٰی بنامِ تاریخی "بَدْرُ الْاِسْلَام لِمِیْقَاتِ کُلِّ الصَّلٰوۃِ وَ الصِّیَام" تصنیف کیا۔ (حیاتِ ملک العلماء، ص۱۸)

ملک العلما کی علمِ توقیت اور فلکیات پر تصانیف

(۱)... "اَلْجَوَاہِر وَ الْیَوَاقِیت فِی عِلْمِ التَّوْقِیت معروف بہ تَوْضِیحُ التَّوْقِیت" (۲)... "بَدْرُ الْاِسْلَام لِمِیْقَاتِ کُلِّ الصَّلٰوۃِ وَالصِّیَام" (۳)... "تَوْضِیْحُ الْاَفْلَاک" معروف بہ "سُلَّمُ السَّمَاء" (۴)... "مُؤَذِّنُ الْاَوقات" جیسی قیمتی اور نادِر تصانیف آپ کی توقیت دانی اور علمِ فلکیات میں مہارتِ تامہ کا مُنہ بولتا ثبوت ہیں۔

وفات

ملک العلما **شب** دو شنبہ (پیر کی رات) ۱۹ جمادی الاُخریٰ ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۸ نومبر ۱۹۶۲ء کو ذکرِ جہر **"اللہ، اللہ"** کرتے ہوئے واصل بحق ہوئے۔ (حیاتِ ملک العلماء، ص۱۶)

باب3: طلوع وغروب

(Sun Rise & Sun Set)

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: جس نے سورج کے طلوع اور غروب ہونے سے پہلے نَماز ادا کی یعنی جس نے فجر اور عصر کی نماز ادا کی وہ ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا۔[1]

طلوع وغروب کی تعریف

طُلوع وغُروب کی دو قسمیں ہیں:

(1)... نُجومی (2)... شرعی یا عُرفی

(1)... نُجومی

مرکزِ شمس (Center Of Sun) حقیقی اعتبار سے جب مشرقی جانب دائرۂ اُفُقِ حقیقی (Horizon Circle) سے ملے تو اِسے "نُجومی طُلوع" کہتے ہیں اور جب مرکزِ شمس غربی جانب دائرۂ اُفُقِ حقیقی سے ملے تو اسے "نُجومی غُروب" کہتے ہیں۔

(2)... شرعی یا عُرفی

سورج کا بالائی (اوپر والا) کنارہ (Upper limb) دکھائی دینے کے اعتبار سے جب مشرقی جانب دائرۂ اُفُقِ حقیقی (Horizon Circle) سے ملے تو اِسے "شرعی یا

---

1 ... مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل صلاتی الصبح والعصر والمحافظۃ علیھما، ص٢٥٠، حدیث:١٤٣٦

عرفی طُلوع" کہتے ہیں اور جب سورج کا بالائی (اوپر والا) کنارہ غربی جانب دائرۂ اُفقِ حقیقی سے ملے تو اسے "شرعی یا عُرفی غروب" کہتے ہیں۔یعنی شرعی لحاظ سے پورے قُرصِ شَمْس (سورج کی ٹکیا، Sun Disc) کے غروب کو غروب کہتے ہیں۔

مسئلہ:

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: تجربہ سے ثابت ہوا کہ قُرصِ آفتاب (سورج کی ٹکیا، Sun Disc) میں یہ زردی اس وقت آجاتی ہے جب غُروب میں "بیس (20) منٹ" باقی رہتے ہیں، تو اسی قدر "بیس (20) منٹ" وقتِ کراہت ہے۔یوہیں بعدِ طلوع (سورج نکلنے کے) "بیس (20) منٹ" کے بعد جوازِ نماز (نماز جائز ہونے) کا وقت ہو جاتا ہے۔[1]

مغرب کا وقت

عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عَمْرِو بنِ العَاص اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم قَالَ وَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ [2]

حضرتِ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسولِ کریم، جنابِ صادق وامین صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا: نمازِ مغرب کا وقت اس وقت تک ہے جب تک "شَفَق" غائب نہ ہو۔

تـــــــوقیت

1 ...بہار شریعت، ۱/ ۴۵۲، حصہ:۳ ... فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۱۳۸ بالفاظ مختلفۃ

2 ...مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب اوقات الصلوات الخمس، ص ۲۴۲، حدیث: ۱۳۸۸

مغرِب کا وقت کتنا ہوتا ہے؟

مغرِب کی نَماز کا وقت غُروبِ آفتاب (سورج ڈوبنے) تا ابتِدائے وقت عشاء (عشاء کا وقت شروع ہونے تک) ہوتا ہے۔ یہ وقت مقامات اور تاریخ کے اعتبار سے گھٹتا بڑھتا رہتا ہے مَثَلاً عرض بریلی پر مغرِب کا وَقت کم از کم ایک گھنٹہ 18 مِنَٹ ہوتا ہے۔

فُقَہائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم فرماتے ہیں: روزِ اَبر (یعنی جس دن بادَل چھائے ہوں اس دن) کے سوا مغرِب میں ہمیشہ تعجیل (یعنی جلدی) مُسْتَحَب ہے اور دو رَکعَت سے زائد کی تاخیر مکروہِ تنزیھی اور اگر بغیر عُذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ سِتارے گُتھ گئے تو مکروہِ تَحْرِیمی۔(1)

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِس (یعنی مغرِب) کا وَقتِ مُستَحب جب تک ہے کہ ستارے خوب ظاہِر نہ ہو جائیں، اتنی دیر کرنی کہ (بڑے بڑے ستاروں کے علاوہ) چھوٹے ستارے بھی چمک آئیں مکروہ ہے۔(2)

بُعْدِ سَمْتی (Zenith Distance) برائے طُلوع و غُروب

بوقتِ نجومی طُلوع و غُروب مرکزِ شمس (Center of Sun) سَمْتُ الرَّأس (Zenith) سے عین 90 درجے کی دوری پر ہوتا ہے لہٰذا نُجومی طُلوع و غُروب کے لیے بُعدِ سَمتی 90 درجے ہے جبکہ شرعی یا عُرفی طُلوع و غُروب کے وقت

---

1 ... بہارِ شریعت، ۱/ ۴۵۳، حصہ: ۳

2 ... فتاوٰی رضویہ، ۵/ ۱۵۳

مرکزِ شمس سَمتُ الرَّأس سے تقریباً ''90°50''' کی دوری پر ہوتا ہے، لہٰذا بُعدِ سَمتی **(Zenith Distance)** برائے طلوع و غروب ''90°50''' ہے۔اس کی تفصیل یہ ہے کہ سَمتُ الرَّأس سے ''اُفُقِ حقیقی'' کی دوری ''90°'' درجہ ہے جبکہ سورج کا ''نِصفِ قُطر **(Semi Diameter)**'' اوسطاً 16 دقیقے اور انکسار **(Refraction)** اوسطاً 34 دقیقے ہے لہٰذا جب مرکزِ شمس ''90°50''' کی دوری پر ہوتا ہے تو ''90°34''' دقیقے پر اس کا بالائی کنارہ حقیقتاً اور اِنکِسار کے سبب دکھائی دینے کے اعتبار سے عین ''90'' درجہ کی دوری پر ''دائرۂ اُفُقِ حقیقی'' سے ملتا ہے۔(اس کی مزید تفصیل دوسرے حصے میں بیان ہوگی۔اِنْ شَآءَاللہ)

میلِ شَمس **(Sun Declination)**

سورج سال میں دو مرتبہ (21 مارچ اور 23 ستمبر کو) خطِّ اِستواء **(Equator)** پر آتا ہے، لہٰذا ان دو ایام میں ساری دنیا میں نُجومی اعتبار سے دن رات برابر ہوتے ہیں، 21 مارچ کے بعد سورج جانبِ شمال ہٹتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ 21 جون کو ''خَطِّ سرطان'' **(Tropic of Cancer)** یا ''میلِ اعظم شمالی'' پر پہنچتا ہے۔اس روز نِصف شُمالی کُرَّہ **(North Hemisphere)** میں بشمول پاکستان سال کا سب سے بڑا دن اور نِصف جُنوبی کُرہ **(South Hemisphere)** میں سال کا سب سے چھوٹا دن ہوتا ہے۔پھر سورج واپس خطِّ اِستواء **(Equator)** کی طرف آتا ہے اور 23 ستمبر کو دوبارہ خطِّ اِستواء پر پہنچتا ہے۔اور ساری دنیا میں ''نُجومی'' اعتبار سے دن رات

برابر ہوتے ہیں، پھر سورج جانبِ جنوب ہٹتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ 22 دسمبر کو خطِّ جدی (Tropic of Capricorn) یا "میلِ اعظم جنوبی" پر پہنچتا ہے اس روز "نِصف جنوبی کُرَہ" میں سال کا سب سے بڑا دن اور "نِصف شمالی کُرَہ" میں بشمولِ پاکستان سال کا سب سے چھوٹا دن ہوتا ہے۔ پھر سورج واپس "خَطِّ اِستواء" کی طرف آتا ہے اور "21 مارچ" کو دوبارہ "خَطِّ اِستواء" پر پہنچتا ہے۔ "میلِ اعظم شمالی" اور "میلِ اعظم جنوبی" کی موجودہ مقدار "23 درجے 26 دقیقے" (23°26') ہے۔

اس کے متعلق تصویر صفحہ 42 پر ملاحظہ فرمائیں۔

نوٹ:

علامت (+) کا مطلب "میلِ شمالی" اور (-) کا مطلب "میلِ جنوبی" لیا جاتا ہے۔

(میلِ شَمس کس دن کتنے درجے، دقیقے "شمالی" یا "جنوبی" ہوتا ہے، اسے آخری صفحات پر "جدول میلِ شَمس" میں ملاحظہ فرمائیں۔)

عرض وطول (Latitude & Longitude)

حکومتِ پاکستان کے اِدارۂ اَرضیاتی مساحت (Geological Survey) کی

جانب سے شائع کردہ "Gazetteer" میں پاکستان کے تقریباً 3500 مقامات کے "عَرْض وطُول" موجود ہیں لیکن "Gazetteer" میں درج شدہ "عَرْض وطُول" میں ایک، دو دقیقہ کی خطا ممکن ہے جس سے اوقات نماز میں چند سیکنڈ کا فرق پڑ سکتا ہے۔

نوٹ:

اسی "Gazetteer" سے پاکستان کے مشہور مقامات کے "عرض وطول" آخری صفحات پر درج کر دیئے گیے ہیں نیز اسی طرح دنیا کے مشہور شہروں کے "عَرْض وطُول" اور معیاری اوقات (Standard Times) کا جدول بھی آخری صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! "شعبہ اوقاتُ الصلاۃ" نے "مجلس I.T" کے تعاون سے ایک سوفٹ ویئر بنایا ہے۔ جس میں دنیا بھر کے تقریباً 27 لاکھ مقامات کے "عَرْض وطُول" موجود ہیں۔

Google Map/Google Earth/Google Engine

اگر کسی مقام کا انتہائی درست "عَرْض وطُول" درکار ہو تو سیٹلائیٹ (Satellite) کی مدد سے بنائے گئے جدید ترین تحقیقی پرگرام "Google Earth" یا "Google Map" کو استعمال کیجیے۔ گُوگل سرچ انجن "Google Search Engine" میں اس طرح لکھیں (Lat + Long + Place Name) تو "عَرْض وطُول" حاصل ہو جائے گا۔ گُوگل میں ساری دنیا کی تازہ تصاویر

دور و نزدیک سے دیکھ سکتے ہیں حتی کہ آپ صرف شہر یا محلہ نہیں بلکہ خاص اپنی مسجد یا عمارت یا گھر تک کا درست "عَرْض وطُول" بذریعہ کرنٹ لوکیشن (Current Location) معلوم کرسکتے ہیں جو کہ گوگل ارتھ اور گوگل میپ میں درجے کے 10 لاکھویں حصے کے ساتھ دیا گیا ہے نیز گوگل ارتھ میں قدم قدم پر سطح سمندر سے بلندی بھی معلوم کر سکتے ہیں۔اسی طرح "عَرْض وطُول" جاننے کے لیے موبائل کے "GPS سسٹم" سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔

Globe/دنیا کا نقشہ

گیند کی شکل میں جو دنیا کا نقشہ ہوتا ہے اسے "Globe" کہتے ہیں۔گلوب ہو یا کوئی بھی نقشہ، عموماًاس طرح بنایا جاتا ہے کہ سمتِ شمال سامنے رہے۔غور کرنے پر معلوم ہو گا کہ دو مخالف کونوں پر "طُولِ بلَد" کی تمام لائنیں ختم ہو رہی ہیں ان میں سے ایک "قُطُبِ شمالی(North Pole)" اور دوسرا "قُطُبِ جُنوبی(South Pole) ہے۔ان دونوں کے عین درمیان میں خطِ اِستواء(Equator) ہے جو انتہائے مشرق سے انتہائے مغرب (انڈونیشیا، سومالیا، کینیا، یوگنڈا، زائرے، کانگو، گابون، برازیل ، کولمبیا اور ایکویڈور) کے ممالک سے گزرتا ہے۔خطِ اِستواء کے محاذی (سامنے) جو دائرے ہیں وہ عَرْضِ بلَد کو ظاہر کرتے ہیں۔خطِ اِستواء کے شمالاً جنوباً "'26 °23 " پر دائروں کی شکل میں خطوط بنائے گئے ہیں یہ دونوں خطوط میلِ اعظم "شمالی و جنوبی" کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان میں جو خط "شمالی کُرَہ" میں ہے اسے "خَطِّ سرطان (Tropic of

(Cancer" کہتے ہیں اور جو "جنوبی کُرَّہ" میں ہے اسے "خطِّ جدی(Tropic of
(Capricon-

ان دونوں خطوط کے مابین جو مقامات ہیں ان کے لئے سال میں دو دن ایسے آتے ہیں کہ جب "میلِ شمس" اور ان مقامات کے "عَرْض" یکساں ہو جاتے ہیں اور بوقت زوال سورج عین سر پر آجاتا ہے اور کسی بھی چیز کا سایہ نہیں رہتا ان میں پاکستان شامل نہیں البتہ مکہ شریف اور دنیا بھر کے کئی شہر شامل ہیں۔

قُطبَین (Poles) کے قریب "66°34'" درجے پر بھی دو دائرے دائرۂ قُطبِ شمالی وجنوبی (Arctic & Antarctic Circle) بنائے گئے ہیں۔ یہاں سے مسلسل دن اور راتوں کا آغاز ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ عین قُطبِ شمالی وجنوبی پر "6" ماہ دن اور "6" ماہ رات کا سلسلہ ہوتا ہے۔

اس کے متعلق تصویر صفحہ 42 پر ملاحظہ فرمائیں۔

کلیہ برائے استخراجِ اوقات شرقیہ وغربیہ

اوقاتِ شرقیہ = معیاری‌زوال - Cos^{-1} ((Cos بُعدِسَمتی - Sin عرض
÷ 15 ((میل Cos عرض Cos) ÷ (میل Sin

اوقاتِ غربیہ = معیاری‌زوال + Cos^{-1} ((Cos بُعدِسَمتی - Sin
÷ 15 ((میل Cos عرض Cos) ÷ (میل Sin عرض

نوٹ:

ایسا کیلکولیٹر (Calculator) جس میں "SIN" یا "COS" کا بٹن دبانے سے بریکٹ خود بخود کھل جاتا ہے تو اس میں فارمولا یوں حل کریں:

معیاری‌زوال -/+ Cos^{-1} ((Cos (بُعدِسَمتی) - Sin (عرض)
÷ 15 (((میل) Cos (عرض) Cos) ÷ ((میل) Sin

نوٹ:

اوقاتِ شرقیہ سے مراد "صبحِ صادق وطُلوع واشراق" ہیں اور اوقاتِ غربیہ سے مراد "مثل اول وثانی، غُروب وعشاء" وغیرہ ہیں۔

انتباہ:

اگر "عرض ومیل" جنوبی ہوں تو درجہ سے پہلے علامت (-) لازماً لگانا ہوگی۔

مثال:1

کراچی (فیضانِ مدینہ) کے لئے یکم اپریل کا وقتِ **طلوع وغروب** معلوم کرتے ہیں:

عرضِ بلد	طُولِ بلد	معیاری وقت	یکم اپریل کا بلدی زوال	یکم اپریل کا میلِ شمس
N24°54'	67°4'E	+5:00	12:03:45	4°50'

تَعدیلِ مُرَوّج برائے کراچی = 5 - 67°4' ÷ 15 = 0:31:44

معیاری زوال = 0:31:44 + 12:03:45 = 12:35:29

طلوع =12:35:29 - Cos⁻¹ ((Cos 90°50' - Sin 24°54' Sin 4°50') ÷ (Cos 24°54' Cos 4°50')) ÷ 15

= 06:22:47.6

غُروب =12:35:29 + Cos⁻¹ ((Cos 90°50' - Sin 24°54' Sin 4°50') ÷ (Cos 24°54' Cos 4°50')) ÷ 15

= 18:48:10.4

مثال:2

اسلام آباد یکم جنوری کا وقتِ طلوع وغروب معلوم کرتے ہیں۔

عرضِ بلد	طُولِ بلد	معیاری وقت	یکم جنوری کا بلدی زوال	یکم جنوری کا میلِ شمس
33°43' N	73°5'E	+5:00	12:03:19	-23°01'

تعدیلِ مُرَوَّج برائے اسلام آباد = 5 - 73°5' ÷ 15 = 0:7:40

معیاری زوال = 0:7:40 + 12:03:19 = 12:10:59

طلوع =12:10:59 - $\cos^{-1}$ ((Cos 90°50' - Sin 33°43' Sin -23°01') ÷ (Cos 33°43' Cos -23°01')) ÷ 15

=7:12:19.93

غروب =12:10:59 + $\cos^{-1}$ ((Cos 90°50' - Sin 33°43' Sin -23°01') ÷ (Cos 33°43' Cos -23°01')) ÷ 15

=17:09:38.07

مثال:3

آکلینڈ(نیوزی لینڈ) کے لئے یکم مارچ کاوقتِ طلوع وغروب معلوم کرتے ہیں۔

یکم مارچ کا میلِ شمس	یکم مارچ کا بلدی زوال	معیاری وقت	طُولِ بلد	عرضِ بلد
-7°18'	12:12:15	+12:00	174°46'E	36°51'S

تعدیلِ مُرَوَّج برائے نیوزی لینڈ = 12 -174°46' ÷ 15 = 0:20:56

معیاری زوال = 0:20:56 + 12:12:15 = 12:33:11

طلوع =12:33:11 - Cos⁻¹ ((Cos 90°50' - Sin -36°51' Sin -7°18') ÷ (Cos -36°51' Cos -7°18')) ÷ 15

=06:06:55.39

غروب =12:33:11 + Cos⁻¹ ((Cos 90°50' - Sin -36°51' Sin -7°18') ÷ (Cos -36°51' Cos -7°18')) ÷ 15

=18:59:26.61

مثال:4

براسیلیا (برازیل) کے لئے یکم اگست کا وقتِ طلوع وغروب معلوم کرتے ہیں:

عرضِ بلد	طُولِ بلد	معیاری وقت	یکم اگست کا بلدی زوال	یکم اگست کا میلِ شمس
15°47'S	47°55'W	-3:00	12:06:19	17°49'

تعدیلِ مُرَوَّج برائے براسیلیا (برازیل) = -3 - -47°55' ÷ 15 = 0:11:40

معیاری زوال = 0:11:40 + 12:06:19 = 12:17:59

طلوع =12:17:59 - Cos⁻¹ ((Cos 90°50' - Sin -15°47' Sin 17°49') ÷ (Cos -15°47' Cos 17°49')) ÷ 15

= 06:35:10.84

غروب =12:17:59 + Cos⁻¹ ((Cos 90°50' - Sin -15°47' Sin 17°49') ÷ (Cos -15°47' Cos 17°49')) ÷ 15

= 18:00:47.16

مختلف "درجاتِ عرض" پر مختصر ترین اور طویل ترین ایام کی مقداروں کا چارٹ

درجات عرض	0	10	20	30	40	50	60	65
مختصر ترین	12:07	11:38	10:55	10:13	9:20	8:04	5:52	3:35
طویل ترین	12:07	12:43	13:21	14:05	15:01	16:22	18:52	22:02

مشق:3.1

اوقاتِ "طُلوع و غُروب" معلوم کیجئے:

(1) لاڑکانہ....25 مئی	(2) میر پور....13 اکتوبر
(3) خضدار....21 مارچ	(4) میانوالی....23 ستمبر
(5) بغداد شریف....15 دسمبر	(6) میکسیکو....05 مئی
(7) کینبرا (آسٹریلیا)....20 جون	(8) میڈرڈ (اسپین)....19 جولائی
(9) بیونس آئرز (ارجنٹائینا)....14 اگست	(10) نیروبی (کینیا)....15 نومبر

بلندی کے سبب اوقاتِ طلوع وغروب میں فرق

اوپر بیان کردہ اوقات سطحِ سمندر(Mean Sea Level)یعنی زیرو فٹ کے مطابق درست ہیں لیکن کسی بلندی مثلاً پہاڑ کی چوٹی(Peak) یا ڈھلان(Slope) یا بلند عمارات یا ٹاور وغیرہ پر کھڑے شخص ،یوں ہی ہوائی جہاز کے مسافروں کے لئے اُفُق (Horizon) بڑھ جاتا ہے لہٰذا ایسے مقامات کے لئے "طلوع" جلد اور "غروب" تاخیر سے ہوتا ہے۔

یاد رہے کہ بلندی کے سبب سارے مقامات کے لئے "طلوع وغروب" میں فرق نہیں پڑتا بلکہ صرف ایسے بلند مقامات کے لئے فرق پڑے گا جو پہاڑوں کی چوٹیوں یا ڈھلانوں پر واقع ہوتے ہیں جیسے کوہِ مری وغیرہ۔باقی وہ مقامات جو اگرچہ ہزاروں فٹ کی بلندی پر واقع ہوں لیکن ہموار میدانی علاقوں کی صورت میں پھیلے ہوئے ہوں اور تاحدِ نگاہ زمین تقریباً ہموار نظر آتی ہو جیسے مدینہ شریف کہ تقریباً 2000فٹ سطحِ سمندر سے بلند ہے ،ان کے لئے اُفُق(Horizon) تبدیل نہیں ہوتا لہٰذا ان مقامات کے لئے تفاوت بسبب ارتفاع (Height Correction)کا فارمولا استعمال کرنے کی حاجت نہیں۔

البتہ "طلوع وغروب"میں ایک منٹ کی احتیاط کرلی جائے۔یعنی فجر کا آخری وقت "طُلُوعِ شَمس "کے وقت سے ایک منٹ پہلے سمجھاجائے اور اذانِ مغرب یاافطار، "غروبِ شَمس" کے وقت سے ایک منٹ بعد دی جائے کیونکہ بظاہر ہموار نظر آنے

والے علاقوں میں بھی حقیقتاً کچھ نہ کچھ نشیب ہوتا ہے۔

نوٹ:

یاد رہے کہ بلندی کے سبب فرق صرف اوقاتِ طلوع و غروب میں آتا ہے باقی اوقاتِ نماز میں نہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بھی ایسے بلند مقامات کے لئے جو ہموار میدانی صورت میں پھیلے ہوئے ہوں، تفاوت بسبب اِرتفاع (Height Correction) کا کلیہ استعمال نہیں فرمایا جیسا کہ بریلی شریف سطح سمندر سے "580" فٹ بلند ہے لیکن اعلیٰ حضرت نے کہیں اس کا ذکر نہ فرمایا حالانکہ اتنی بلندی کے سبب "بریلی شریف کے عرض" کے اعتبار سے تقریباً "2 منٹ" کا فرق "طُلوع وغُروب" میں پڑے گا۔ اس کے برعکس اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے شملہ کی پہاڑیوں پر رہنے والوں کے لئے "طُلوع وغُروب" میں فرق یوں ارشاد فرمایا:

"یہ حساب ہموار زمین کا ہے۔ پہاڑ پر فرق پڑے گا اور وہ فرق بتفاوت بلندی (بلندی کے کم زیادہ ہونے سے) متفاوت (تبدیل) ہو گا۔ اگر دو ہزار فٹ بلندی ہے تو "غُروب" تقریباً چار (4) منٹ بعد ہو گا اور "طُلوع" اسی قدر پہلے۔"[1]

جہاز میں افطار کب کریں؟

مُصَدَّقہ ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بعض مسلم ایئر لائن کے ہوائی جہازوں میں افطار کا یوں غلط اعلان ہوتا ہے: "ہمارا جہاز اس وقت فلاں شہر مثلاً دبئ کے اوپر سے گزر

[1]... فتاویٰ رضویہ، ١٠/٦٢٦

رہاہے، دبئی میں افطار کا وقت ہو چکا ہے لہٰذا جہاز کے مسافر افطار کر لیں۔"

یاد رکھیں کہ اس طرح روزہ ضائع ہو جائے گا۔ کیونکہ جہاز والوں کے لیے ہزاروں فٹ بلندی کی وجہ سے سورج ہر گز غروب نہیں ہو گا لہٰذا جہاز کے مسافرین کو چاہئے کہ جب جہاز کی بلندی کے اعتبار سے سورج غروب ہو تب ہی افطار کریں جیسا کہ فقیہِ ملت مفتی جلال الدین امجدی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: "سورج کے تمام و کمال ڈوبنے پر افطار کا حکم ہے اس لئے کہ **اللہ** تعالیٰ نے سورج ڈوبنے تک روزے پورے کرنے کا حکم دیا ہے، اس کا ارشاد ہے: ﴿ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ ۚ﴾ (پ۲، البقرة: ۱۸۷) (اور رات آنے تک روزے پورے کرو۔) اور دن کا اطلاقِ شرعی "صبحِ صادق" سے سورج ڈوبنے تک ہوتا ہے۔ اور سورج ڈوبنے کا اعتبار اسی جگہ کا ہو گا جہاں روزہ دار ہے تو جب ہوائی جہاز پر سفر کرنے والے کو سورج نظر آرہا ہے تو شہر کے برابر جہاز پہنچنے پر اس شہر کے وقت کے اعتبار سے اِفطار کرنا ہر گز جائز نہیں کہ اس کے حق میں ابھی سورج ڈوبا ہی نہیں۔ لہٰذا اس پر لازم ہے کہ جب اوپر کے اعتبار سے سورج ڈوبنے کا اسے یقین ہو جائے تب اِفطار کرے۔"[1]

فتاویٰ رضویہ سے ایک سوال و جواب

سوال: سحر و افطار کے نقشے عطا ہوں صاحبزادہ نواب دولھا صاحب مانگتے ہیں، ایک دو منٹ کا تفاوت دیکھ لیا جائے گا؟

الجواب: نقشے بھیجتا ہوں۔ الموڑے اور بریلی میں اس ماہ مبارک میں سحری کا اوسط

1 ... فتاویٰ فقیہ ملت، ۱/ ۳۴۰ ملتقطاً

تفاوُت (فرق) منفی پانچ (-5) ہے یعنی (الموڑے میں) اتنے (5) منٹ وقتِ بریلی سے پہلے (سحری کا وقت) ختم ہے اور افطار کا اوسط "مثبت سوا ایک" ($+1^1/_4$) یعنی وقت بریلی سے سوا منٹ بعد۔

لیکن یہ حساب ہموار زمین کا ہے پہاڑ پر فرق پڑے گا، اور وہ فرق بتفاوتِ بلندی (بلندی کے کم زیادہ ہونے سے) متفاوت (تبدیل) ہو گا۔ اگر دو ۲ ہزار (2000) فٹ بلندی ہے تو "غُروب" تقریباً چار منٹ بعد ہو گا، اور "طُلوع" اُسی قدر پہلے، لہٰذا جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ وُہ جگہ کس قدر بلند ہے جواب نہیں دے سکتا۔ اگر کسی دن کے "طُلوع یا غُروب" کا وقت صحیح گھڑی سے دیکھ کر لکھو تو میں اس سے حساب کرلوں کہ وُہ جگہ کتنی بلند ہے۔ (1)

(محکمۂ موسمیات پاکستان) کا ادارہ "طُلوع وغُروب" کے اوقات نکالنے کے لیے ہر قسم کی بلندی پر تفاوت بسبب اِرتفاع (Height Correction) کا فارمولہ استعمال کرتا ہے جیسا کہ کراچی ایئرپورٹ کے لیے "72" فٹ کی بلندی کا اعتبار کیا ہے۔ بعض ادارے (جیسا کہ google) وغیرہ بلندی بالکل نہیں لیتے اور ہزاروں فٹ بلند علاقوں کے لئے بھی صفر "0" فٹ پر ہی "طُلوع وغُروب" کے اوقات نکالتے ہیں۔

اسی طرح میدانی شہروں کے اوقات بھی مرکز شہر سے نکالتے ہیں جن میں نہ شہر کے پھیلاؤ کا لحاظ رکھا جاتا ہے نہ بلند عمارات کا۔ پھر اوقات کے سیکنڈز کو راؤنڈڈ (Rounded) کرکے اپنی

---

(1)... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۶۲۵

ویب سائیٹس (Websites) پر جاری کرتے ہیں۔ ان پر ہرگز عمل نہ کیا جائے ورنہ نماز روزے کا درست ہونا خطرے میں پڑ سکتا ہے۔)

کلیہ برائے بعدِ سمتی بسبب ارتفاع

اگر بلندی فٹ میں ہو تو کلیہ یہ ہو گا:

بُعدِ سمتی بسبب اِرتفاع = 90°50' + 0°0'58.2'' √بلندی

اگر بلندی میٹر میں ہو تو کلیہ اس طرح ہو گا:

بُعدِ سمتی بسبب اِرتفاع = 90°50' + 0°1'45.42'' √بلندی

مثال:1

ہم نے اوپر کی مثالوں میں کراچی کے لیے یکم اپریل کا وقت معلوم کیا تھا۔ سطحِ سمندر کے اعتبار سے طُلوع "06:22:47.6" اور غُروب "18:48:10.4" پر بنتا تھا۔

اب فرض کریں کہ اسی عرض پر "200" فٹ اونچی بلڈنگ ہے تو اس کے لئے "طُلوع وغُروب" کا وقت یوں معلوم کریں گے:

بُعدِ سمتی بسبب ارتفاع = 90°50' + 0°0'58.2'' √200

= 91°3'43.07''

اب وہی میل لے کر "طُلوع وغُروب" کا وقت نکالیں تو بلندی کے سبب "طُلوع" "تقریباً" "ایک منٹ ایک سیکنڈ" "پہلے ہو گا اور "غُروب" "اتنی ہی تاخیر یعنی "ایک منٹ ایک سیکنڈ" "بعد ہو گا۔

بلندی دُگنی ہونے سے فرق دُگنا نہیں ہوتا

عوام کا خیال ہے کہ بلندی دُگنی ہونے سے فرق دُگنا، چار گُنا ہونے سے فرق بھی چار گُنا۔ اسی طرح بلندی آدھی ہونے سے فرق بھی آدھا، چوتھائی ہونے پر فرق بھی چوتھائی ہوتا ہے۔ تو یہ عوامی خیال غلط ہے اس لیے کہ فارمولے پر غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ بلندی براہِ راست استعمال نہیں ہوتی بلکہ اس کا "جَذْرُالْمُرَبَّع" (Root Square) استعمال ہوتا ہے۔

لہٰذا کراچی میں "200 فٹ" بلندی پر جو فرق تقریباً ایک منٹ آیا تو چار گُنا بلندی (800 فٹ) پر یہ فرق دُگنا یعنی "2 منٹ" ہو گا۔ نو گُنا بلندی (1800 فٹ) پر یہ فرق تین گُنا یعنی "3 منٹ" اور "25 گُنا" بلندی (5000 فٹ) پر یہ فرق "5 گُنا" (یعنی 5 منٹ) ہو گا۔ اسی طرح چوتھائی ($1/_4$) بلندی (یعنی 50 فٹ) پر یہ فرق آدھا "30 سیکنڈ" اور ($1/_{16}$) گُنا بلندی (یعنی 12.5 فٹ) پر یہ فرق چوتھائی یعنی "15 سیکنڈ" ہو گا۔

مشق:3.2

21 مارچ کو درج ذیل مقامات کے لئے سطح سمندر اور بلندی کے اعتبار سے وقت "طلوع وغروب" نکال کر بتایئے کہ بلندی کے سبب کیا فرق آیا؟

(1) مری....7000 فٹ بلندی	(2) ابو ظھبی (برج محمد بن راشد).... سطح سمندر سے بلندی 382 میٹر

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۳۸﴾ وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾

(پ ۲۳، یٰسٓ: ۴۰-۳۸)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور سورج اپنے ٹھہرنے کے وقت تک چلتا رہے گا، یہ زبردست، علم والے کا مقرر کیا ہوا ہے۔ اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ وہ کھجور کی پرانی شاخ جیسا ہو جاتا ہے۔ سورج کو لائق نہیں کہ چاند کو پکڑے اور نہ رات دن پر سبقت لے جانے والی ہے اور ہر ایک ایک دائرے میں تیر رہا ہے۔

تفسیر صراط الجنان: سورج اپنے ٹھہرنے کے وقت تک چلتا رہے گا۔ اس کا ایک معنی یہ ہے کہ جس وقت تک سورج کے چلنے کی انتہا مقرر فرمائی گئی ہے اس وقت تک وہ چلتا ہی رہے گا اور وہ انتہائی وقت قیامت کا دن ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ سورج اپنی منزلوں میں چلتا ہے اور جب سب سے دور والے مغرب میں پہنچتا ہے تو پھر لوٹ پڑتا ہے۔ چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں، ہر رات ایک منزل میں ہوتا ہے اور پوری منزل طے کرلیتا ہے، نہ کم چلتا ہے نہ زیادہ، اپنے طلوع ہونے کی تاریخ سے لے کر اٹھائیسویں تاریخ تک تمام منزلیں طے کرلیتا ہے اور اگر مہینہ تیس کا ہو تو دو راتیں اور انتیس کا ہو تو ایک رات چھپتا ہے اور جب اپنی آخری منزل میں پہنچتا ہے تو کھجور کی پرانی شاخ جیسا ہو جاتا ہے جو سوکھ کر پتلی، کمان کی طرح خم دار اور زرد ہو گئی ہو۔

باب نمبر 4:صبح وعشا

فجر کا وقت

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ **اللہ** پاک کے آخری نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا:

وَقْتُ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ (1)

یعنی نمازِ فجر کا وقت صبحِ صادق سے سورج کے طلوع ہونے تک ہے۔

عشا کا وقت

(1) .... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ (2)

یعنی (حضرت) جبرائیل نے مجھے عشا پڑھائی جب شَفَق غائب ہوگئی تھی۔

(2) .... شرح معانی الآثار میں ہے:

عَنْ عُبَیْد بن جُرَیْج اَنَّہٗ قَالَ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃ رضی اللہ عنہ مَاافِرَاطُ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ قَالَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ۔ (3)

حضرتِ عُبَیْد بن جُرَیْج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت

1 ... مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب اوقات الصلوات الخمس، ص ۲۴۳، حدیث: ۱۳۸۸

2 ... ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب فی المواقیت، ۱/۱۷۴، حدیث: ۳۹۳ دار احیاء التراث العربی

3 ... السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الصلاۃ، باب آخر وقت الجواز لصلاۃ العشاء، ۱/۵۵۳، تحت الباب، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے پوچھا: عشا کا آخری وقت کون سا ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ نے ارشاد فرمایا: عشا کا آخری وقت فجر کے طُلوع ہونے تک ہے۔

فجر کا وقت

آسمان میں پہلے بھیڑیئے کی دم کی مثل لمبائی میں ایک سفیدی ظاہر ہوتی ہے اس سفیدی کے ظاہر ہونے سے فجر کا وقت شروع ہونے کا حکم نہیں لگایا جائے گا بلکہ اس سفیدی کے ظاہر ہوچکنے کے کچھ وقت گزرنے کے بعد ایک اور سفیدی ظاہر ہوتی ہے اور پھر وہ پھیلتی ہے۔ یہ پھیلنے والی سفیدی اس قدر واضح ہوتی ہے کہ اسے آنکھیں باآسانی دیکھ سکتی ہیں، اور یہیں سے فجر کے وقت کی ابتدا ہے۔ چنانچہ

فجر کے وقت کی ابتدا

سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی سردار صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اپنی انگلیاں اوپر سے نیچے کرکے فرمایا: "فجر یا صبح اس طرح نہیں ہے۔" حتی کہ آپ نے ارشاد فرمایا: "بلکہ صبح اس طرح ہوتی ہے۔" حضرت زُہَیر نے ایک شہادت کی انگلی دوسری شہادت کی انگلی پر رکھ کر دائیں سے بائیں کھینچ کر دکھایا (کہ جس سفیدی سے وقتِ فجر شروع ہونے کا اعتبار کیا جاتا ہے وہ اس طرح پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔)[1]

وقتِ فجر کے متعلق شرعی راہنمائی

صَدرُ الشَّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: فجر کا وقت

1 ... بخاری، کتاب الاذان، باب الاذان قبل الفجر، ۱/۲۲۶، حدیث: ۶۲۱ دار الکتب العلمیة بیروت

صبحِ صادق طلوع ہونے سے آفتاب کی کرن چمکنے تک ہے۔[1]

صبحِ صادق کی وضاحت

"صبحِ صادق" کی وضاحت بہار شریعت سے خلاصۃً پیشِ خدمت ہے: ایک روشنی ہے کہ مشرق کی جانب جہاں سے آج آفتاب طُلوع ہونے والا ہے اس کے اوپر آسمان کے کنارے میں جنوباً شمالاً دکھائی دیتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے، یہاں تک کہ تمام آسمان پر پھیل جاتی ہے اور زمین پر اجالا ہو جاتا ہے۔[2]

صبحِ کاذب

"صبحِ صادق" سے پہلے آسمان کے درمیان میں ایک دراز سفیدی ظاہر ہوتی ہے جس کے نیچے سارا "اُفُق" سیاہ ہوتا ہے پھر یہ سفیدی "صبحِ صادق" کی وجہ سے غائب ہو جاتی ہے اسے "صبحِ کاذب" کہتے ہیں۔[3]

صبحِ کاذب و صبحِ صادق

آدھی رات کے بعد سورج "اُفُقِ شرقی" کے قریب ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک روشنی "اُفُق" سے کئی نیزے اوپر ستون کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے لیکن دائیں بائیں نہیں پھیلتی اسے "صبحِ کاذب" کہتے ہیں۔

تـ ــــــوقیت

1 ... بہارِ شریعت، ۱/۴۴۷، حصہ:۳ماخوذاً

2 ... بہارِ شریعت، ۱/۴۴۷، حصہ:۳ماخوذاً

3 ... بہارِ شریعت، ۱/۴۴۸، حصہ:۳ماخوذاً

"صبحِ کاذب " کے کافی دیر بعد جب سورج 18 درجہ زیرِ اُفق پہنچتا ہے تو "صبحِ کاذب " کے عین نیچے سے شمالاً جنوباً ایک روشنی کی لکیر ظاہر ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ اوپر نیچے ، دائیں بائیں پھیلتے ہوئے "صبحِ کاذب " کو گھیر لیتی ہے حتی کہ سارے اُفق کو روشن کر دیتی ہے اسے "صبحِ صادق" (The Beginning of Astronomical Twilight) کہتے ہیں۔

صبحِ صادق اور اعلیٰ حضرت کے مشاہدات

اعلیٰ حضرت ، امامِ اہل سنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اوقات صحیح نکالنے کا فن جسے علمِ توقیت کہتے ہیں، ہندوستان کے طلبہ تو طلبہ اکثر علماء اس سے غافل ہیں، نہ وہ درس میں رکھا گیا ہے نہ ھیأت کی درسی کتابوں سے آسکتا ہے۔ فقیر نے اس فن میں نہ نری کتابی باتوں پر اعتماد کیا، نہ خالی دلائل ہندسہ پر، نہ تنہا تجربہ ومشاہدہ پر، بلکہ سب کو جمع کیا اور بتوفیقِ الٰہی اپنی ذہنی جدّتوں سے بہت کچھ کام لیا۔ یہاں تک بِفَضْلِه تعالیٰ برہان و عیان کو مطابق کر دیا۔ میرا نقشہ بِفَضْلِه تعالیٰ جزاف (اندازہ سے) نہیں ہوتا جو ھیأت و ہندسہ جانتا ہو وُہ اُسے براہین کے مطابق پائے گا، اور جو نگاہ رکھتا ہو "صبحِ صادِق و کاذِب "کو دیکھ کر پہچان سکتا ہو وُہ اسے مشاہدہ سے موافق پائے گا۔

مسلمانو! یہ دِین ہے، جس پر خدا کی دَین (بخشش، عطیہ) ہے وُہ جانتا ہے کہ اس کا سیکھنا مجھ پر دَین (قرض) ہے۔ قواعد وبراہین ھیأت وہندسہ بالائے طاق سہی، وقت پہچاننا تو ہر مسلمان پر فرض عین ہے۔ افسوس کہ ہزاروں آدمی حتی کہ بہت ذی علم بھی "صبحِ

صادِق و کاذِب " کی ٹھیک تمیز دیکھ کر نہیں بتاسکتے اور اس پر کتبِ ہیئت وغیرہ کی پریشان بیانیوں نے انہیں اور دھوکے میں ڈالا ہے۔ سچ فرمایا امام حُجَّةُالْاِسلام غزالی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعالی نے کہ ابتداء میں انسان کو ان دونوں صبح میں امتیاز مشکل ہوتا ہے بکثرت بار بار بغور مشاہدہ کرتا رہے تو بعنایتِ الٰہی دونوں صُبحیں خوب نگاہ میں بچ جاتی ہیں کہ بہ نگاہِ اولیں دیکھ کر کہہ سکتا ہے کہ ابھی "صبحِ صادِق "ہوئی یا نہ ہوئی۔

صبحِ صادق و صبحِ کاذب کے اصول و ضوابط

(اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:) یہاں متعدد وجوہ سے لوگ اشتباہ میں ہیں اُن کا بیان کر دینا ضرور ہے کہ مسلمان سمجھ لیں اور اغلاط سے بچیں۔

اولاً:

"صبحِ کاذِب"کو حدیث میں مُستَطیل یعنی لمبی اور (صبحِ)صادِق کو مُستَطیر پھیلی ہوئی فرمایا ہے۔ ناواقف گمان کرتے ہیں کہ "صبحِ کاذِب "کوئی ڈورے کی مثل باریک سفیدی ہے اور جہاں ذرا چوڑی سفیدی ہُوئی تو "صبحِ صادق " ہو گئی یہ محض غلط وہم ہے۔ رات کی چھائی ہوئی اندھیری میں باریک ڈورا کیا نظر آسکتا؟ "صبحِ کاذِب " بھی ضرور "عَرْض (یعنی چوڑائی) "رکھتی ہے اور نگاہ میں دو تین گز بلکہ اس سے زیادہ تک چوڑی ہوتی ہے بلکہ حدیث کی مراد وہ ہے جو خود حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دستِ اقدس کے اشارے سے تعلیم فرمائی کہ شرقاً غرباً جو سفیدی پھیلی ہوتی ہے وُہ "صبحِ کاذِب " ہے اور دونوں دستِ مبارک کی کلمے کی انگلیاں ملا کر ہاتھ پھیلائے

یعنی جنوباً شمالاً ''اُفُق '' میں پھیلنے والی سپیدی (جیسے ہی) پھیلی ''صبحِ صادِق '' ہے۔

ثانیاً:

بعض کتب میں ''صبحِ کاذِب'' کی وجہ تسمیہ یہ لکھی کہ ''یَعْقُبُه ظُلْمَةٌ فَالْاُفُقُ يُكَذِّبُه ''یعنی اس کے عقب میں ظلمت (تاریکی، سیاہی) ہوتی ہے۔ یہ سپیدی تو کہہ رہی ہے ''صُبْح''ہو گئی، ''اُفُق'' اس کی تکذیب کرتی ہے لہٰذا اسے ''صبحِ کاذِب'' کہتے ہیں۔ اس کے معنٰی علمائے زمانہ قریب نے یہ سمجھ لیے کہ ''صبحِ کاذِب'' کی سپیدی جاکر اُس کے بعد اندھیرا ہو جاتا ہے پھر ''صبحِ صادِق ''نکلتی ہے حالانکہ یہ محض باطل ہے۔ ''صبحِ کاذِب'' کی سپیدی جہاں شروع ہوتی ہے وہ اخیر تک بڑھتی ہی جاتی ہے ہرگز غروبِ آفتاب تک وہاں تاریکی نہیں آتی بلکہ اس کے معنٰی یہ ہیں کہ ''صبحِ کاذِب''کی سپیدی ''اُفُق '' سے بہت اونچی ظاہر ہوتی ہے اور اس کے عقب میں اس کے پیچھے یعنی ''اُفُق''میں اس کے نیچے بالکل اندھیرا ہوتا ہے، جب ''صبحِ صادِق'' پھیلتی ہے یہ تاریکی بھی روشنی سے بدل جاتی ہے۔

ثالثاً:

بعض کتبِ ھَیئَت اور ان کے اتباع سے بعض کتبِ فقہ مثل رَدُّالْمُحتار میں لکھ دیا کہ جب آفتاب ''اُفُق'' سے ۱۵ درجے نیچے رہتا ہے، اس وقت ''صبحِ صادق ''ہوتی ہے اور ''صبحِ کاذب '' اس سے صرف تین درجے پہلے یعنی ۱۸ درجے کے انحطاط پر ہوتی ہے مگر ہزاروں بار کا مشاہدہ شاہد ہے کہ یہ بھی محض غلط ہے بلکہ جب آفتاب کا

انحطاط قریب ۱۸ درجے کے رَہ جاتا ہے اس وقت یقیناً "صبحِ صادق" ہوجاتی ہے، "صبحِ کاذِب" اس سے بہت درجوں پہلے ہو چکتی ہے۔ میں نے آج ہی رات کہ شب ہشتم ماہ مبارک (یعنی مبارک مہینے کی آٹھویں رات) ہے بچشمِ خود (اپنی آنکھوں سے) معائنہ کیا کہ آفتاب (سورج) ہنوز تینتیس (33) درجے سے زیادہ "اُفُق" سے نیچا تھا کہ "صبحِ کاذِب" اپنی جھلک دکھا رہی تھی۔ "صبحِ صادق" ہونے کو ایک گھنٹے کامل (پورے ایک گھنٹے) سے بھی زیادہ وقت باقی تھا۔

رابعاً:

عوام صبح کا طُلوع ہونا سُنتے ہیں تو اپنے زعم (خیال) میں یہ گمان کرتے ہیں کہ "اُفُق" یعنی زمین کے کنارہ سے یہ سپیدی اُٹھتی ہوئی جب بلندی پر آتی ہے تو ہمیں مکانوں میں یا چھت پر دکھائی دیتی ہے جیسے آفتاب وغیرہ ستارے کہ شہر میں اپنے طُلوع سے دیر کے بعد نظر آتے ہیں اس بنا پر وہ صبح ہوتی دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ بہت پہلے ہو چکی ہے جب تو اتنی بلندی آگئی ہے حالانکہ یہ بھی ان کا محض وہم ہے بلکہ یہ سفیدی "اُفُق" سے بہت اونچی ہی ہماری نظروں میں پیدا ہوتی ہے۔ فرض کیجئے کہ آدمی جنگل بلکہ سمندر میں ہو کہ نگاہ کے سامنے درخت، غبار، ابر وغیرہ کوئی شے اصلاً حائل نہ ہو تو وہاں بھی یہ بَیاض (روشنی) اُفُق سے بہت اوپر ہی حادث (پیدا) ہوگی اور اس کے نیچے تمام کنارۂ آسمان تاریک ہوگا، اسی کو تو "يَعْقُبُه ظُلْمَةٌ"[1] کہا گیا، اپنی ہی سمجھ کے قابل یوں سمجھیں کہ نظر بواقع

1... یعنی اس روشنی کے پیچھے اندھیرا ہوتا ہے۔

ضرور ہے کہ آفتاب کی کرنیں پہلے اُس حصّے میں سپیدی لاتی ہوں گی جو کنارۂ زمین کے متصل ہے مگر وہ نہ کبھی محسوس ہوئی، نہ ہو۔ ”اُفُق“ میں بخارات کا اِزدحام اور خُطوطِ نظر کا صدہا مَیل بخار وغیرہ کثافات کو طے کرکے ”اُفُق“ تک جانا، آفتاب کی دھوپ جیسی روشن چیز کو کتنا میلا کرکے دکھاتا ہے کہ سپیدی کی جگہ سُرخی معلوم ہوتی ہے اور تیزی نام کو نہیں ہوتی پھر یہ خفیف ضعیف (صبحِ کاذِب کی) سپیدی کیا اس قابل ہے کہ ”اُفُق“ میں نظر آسکے جو صاف بھی کم ہے اور نظر سے دُور بھی بہت ہے یہ تو ہمیشہ اوپر ہی چمکے گی جہاں نظر سے قُرب بھی ہے اور جگہ بہ نسبت ”اُفُق“ صاف تر ہے۔

خامساً:

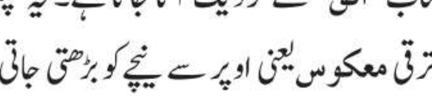
بعض کتب میں واقع ہُوا کہ ”صبح“ رات کا ساتواں حصّہ ہے۔ اسے لوگ ہر موسم میں و ہر مقام کے لیے عام سمجھ لیے حالانکہ جن عالم نے ایسا فرمایا وہ اُس موسم اور اُس ”عَرْضِ بَلَد“ کے لیے خاص تھا ورنہ یقیناً صبح ہمارے بلاد (ہندوستان کے شہروں) میں رات کے چھٹے حصّے سے دسویں حصے تک ہوتی ہے جس کی مفصل جدول فقیر نے اپنے فتاوٰی میں لکھی ہے۔ اس ماہِ مبارک میں بھی صبح رات کے نویں حصے سے دسویں حصے تک ہے، جو لوگ ساتواں حصہ لگائیں گے وُہ آپ ہی رات کو دن بنائیں گے۔

اب ہم بِتَوْفِیقِ اللّٰہِ تَعَالٰی ”صبحِ کاذِب“ کے شروع سے ”صبحِ صادق“ کے انتشار تک جو صُورتیں اس سپیدی کی پیش آتی ہیں اُن کا واضح بیان کرتے ہیں جو آج تک کسی کتاب میں نہ لکھا گیا جو ہمارا برسوں کا مشاہدہ ہے اور جسے بغور سمجھ لینے والا

اِنْ شَاءَ اللہ تَعَالٰی بہت جلد "صبحِ کاذِب و صادق" میں امتیاز کا ملکہ پیدا کر سکتا ہے:

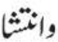
(۱)... "اُفُق" سے کئی نیزے بلندی پر جانبِ مشرق آج جہاں سے آفتاب نکلنے کو ہو، اس کی سیدھ میں یعنی "دائرہ مِنطِقَةُ الْبُرُوج" کی سطح کُرَۂ بخار پر رات کی اندھیری میں ایک خفیف سپیدی کا دھبّہ پیدا ہوتا ہے جسے چاروں طرف سے رات کی اندھیری گھیرے ہوئے ہے اس انداز پر  یہ "صبحِ کاذِب" کی بنیاد پڑتی ہے۔

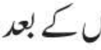
(۲)... جُوں جُوں آفتاب "اُفُق" کے نزدیک آتا جاتا ہے۔ یہ سپیدی ترقی کرتی (یعنی بڑھتی) ہے مگر ترقی معکوس یعنی اوپر سے نیچے کو بڑھتی جاتی ہے، پہلے "اُفُق" سے بہت اُونچی چمکی تھی اور نیچے دُور تک اندھیرا تھا اب وُہ اونچی سپیدی تو اپنی جگہ رہتی ہے اور اس کے نیچے سپیدی اور اس میں ملتی جاتی ہے یہاں تک کہ شُدہ شُدہ "اُفُق" کے قریب تک آنے کو ہوتی ہے مگر ان سب حالتوں میں وُہ ایک طولانی ستون کی حالت میں ہوتی ہے گویا ایک سفید چادر اوپر سے نیچے لٹکائی گئی ہے کہ اسی کی حد تک سپیدی ہے اور آس پاس بالکل اندھیرا ان شکلوں پر



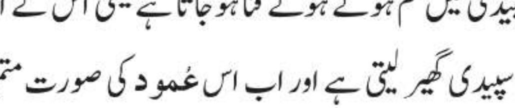
(۳)... ان تمام اشکال کے بعد اس عمود کے حصّہ زیریں کے دونوں پہلوؤں پر نہایت تھوڑی دُور تک ایک خفیف بھوراپن خاکستری رنگ پیدا ہوتا ہے کہ کبھی تمیز میں آتا ہے اور معاً نگاہ کے نیچے سے نکل جاتا ہے اس طرز پر اب یہ وہ

وقت کہ صبح صادق اپنے رُخِ روشن سے نقاب اُٹھایا چاہتی ہے مگر ہنوز صبح نہیں کہ اُس کے لیے تَبَیُّن شرط ہے اور یہ مُتَبَیِّن نہیں: قالَ اللهُ تَعَالٰی ﴿ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ﴾ (پ۲، البقرۃ:۱۸۷) **اللہ** تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: "یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا سیاہی کے ڈورے سے پَو پھٹ کر۔" ان تمام حالتوں تک "**صبحِ کاذب**" ہی ہے اور نمازِ عشاء اور سحری کھانے کا وقت بالاتفاق باقی ہے۔

(۴)... اس کے بعد وہ دونوں پہلو سپید ہو جاتے ہیں اگر چہ ان کی سپیدی مائل بہ تیرگی (سیاہی) ہوتی ہے اور جنوباً شمالاً اس کا "**عَرْض** (یعنی چوڑائی)" بہت خفیف ہوتا ہے۔ اس وضع پر یہ ابتدائے صبح ہے اور اس وقت میں ہمارے مشائخ کرام کو اختلاف ہے: بعض نے اُسے صبح قرار دیا اور یہی اَحوَط ہے، اور بعض نے  بلحاظ شرط استطارہ وانتشار، اسے بھی صبح کاذب کے حکم میں رکھا اور یہی اوسع ہے۔ ان جمیع حالتوں میں عمود کے تمام بالائی حصے کے آس پاس نری سیاہی ہوتی ہے۔

(۵)... اس کے بعد دونوں پہلوؤں کی یہ سپیدی آناًفاناً جنوباً شمالاً پھیلنا شروع ہوتی ہے اور ایک خفیف دیر میں پھیل جاتی ہے۔ اس طور  پر یہ یقینی اجماعی "**صبح صادق**" ہے اور ہنوز وہ **عُمُود** (یعنی ستون) بدستور باقی، اور اس کے تین طرف سیاہی ہوتی ہے مگر یہ سچی سپیدی جیسی جیسی جنوب شمال میں پھیلتی ہے ساتھ ہی نیچے سے اوپر چڑھتی جاتی ہے برعکس سپیدی کاذِب کے کہ اوپر سے نیچے

بڑھتی آتی تھی یہاں تک کہ اب وہ "عُمودِ سپید" (یعنی سفید ستون) رفتہ رفتہ اس منتشر سپیدی میں گم ہوتے ہوتے فنا ہو جاتا ہے یعنی اُس کے اطراف کی ساری سیاہی کو سپیدی گھیر لیتی ہے اور اب اس عُمود کی صورت متمیز نہیں رہتی ان صورتوں پر



(۶)... اب یہ سپیدی جس طرح آسمان پر بڑھی زمین کی جانب بھی متوجہ ہوتی اور صحن وبام کو روشن کر دیتی ہے یہ وقت اسفار ہے کہ "نمازِ صبح" کا مستحب وقت ہے اور اس پہلے اندھیرے میں پڑھنی خلافِ مستحب۔

(۷)... جب آفتاب اور زیادہ قریبِ اُفق آتا ہے یہ سپیدی سرخی لاتی ہے، پھر سنہرا پن، پھر چمکدار سپیدی، اُس کے متصل طُلوعِ آفتاب ہے۔ (1)

کیا بغیر مشاہدہ اوقات حاصل ہو سکتے ہیں؟

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیہ اسی طرح کے سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: شریعتِ مطہرہ محمدیہ عَلٰی صاحِبِہا اَفْضَلُ الصَّلٰوۃ وَالتَّحِیَّۃ نے نماز وروزہ وحج وزکوٰۃ وعدّتِ وفات وطلاق ومدّتِ حمل وایلا وتاجیلِ عنین ومنتہائے حیض ونفاس وغیر ذٰلک اُمور کے لئے یہ اوقات مقرر فرمائے یعنی طُلوعِ صبح وشمس وغروبِ

1... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۵۷۰ ملتقطاً

شمس وشفق و نِصفُ النَّھار ومِثلَین (مثل اول وثانی) وروز (دن) وماہ وسال ان سب کے ادراک کا مدار پر رؤیت پر مشاہدہ پر ہے۔ ان میں کوئی ایسا نہیں جو بغیر مشاہدہ مجرد (فقط) کسی حساب یا قانونِ عقلی سے مدرک (یعنی حاصل) ہوجاتا، ہاں رؤیت ومشاہدہ ان سب کے ادراک کا سبب کافی ہے اور یہی اس شریعتِ عامہ تامہ شاملہ کاملہ کے لائقِ شان تھا کہ تمام جہان کے لیے اتری اور ان میں اکثر وہ ہیں کہ دقائق محاسبات ہیئات وزیج کی تکلیف انہیں نہیں دی جاسکتی، اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لا نَكْتُبُ وَ لَا نَحْسُبُ[1] (ہم اُمّی اُمت ہیں نہ لکھتے ہیں اور نہ حساب کرتے ہیں۔) فرماکر اپنے تمام غلاموں کے لیے ایک آسان اور واضح راستہ کھول دیا اور ان تمام اوقات کے لیے حکیم رحیم عَزَّجَلَالُہ نے دو کھلی نشانیاں مقرر فرمادیں چاند اور سورج جن کے اختلافِ احوال پر نظر کرکے خواص وعوام سب اوقاتِ مطلوبہ شرعیہ کا ادراک کرسکیں۔

(مزید آگے فرماتے ہیں:) پھر ان میں بعض تو وہ ہیں جن کا مدار صرف رؤیت پر ہی رہا وہ ھلال ہے کہ اِنَّ اللہَ اَمَدَّہ لِرُؤْيَتِه[2] (بیشک اللہ تعالیٰ نے چاند کا مدار رؤیت پر رکھا ہے۔)

اس کے ظہور وخفاء کے وہ اسباب کثیرہ نامنضبط ہیں جن کے لیے آج تک کوئی قاعدہ منضبطہ نہ ہوسکا۔ اور (چاند کے علاوہ) باقی وُہ ہیں کہ اگرچہ اُن کا اصلِ مدار رؤیت پر

1... ابوداود، کتاب الصوم، باب الشھر یکون تسعا وعشرین، ۲/۴۳۲، حدیث: ۲۳۱۹

2... دارقطنی، کتاب الصیام، ۱-۳۵، ۲/۲۰۵، حدیث: ۲۱۵۲ ملتان

تھا مگر رُؤیت ہی کے تکرر سے تجربہ نے اُن کے بارے میں ضوابطِ کلیہ دیئے جن کا ادراک بے رؤیت نہ ہوسکتا تھا مگر بعدِ ادراک وُہ قاعدہ مقرر ہوکر وقت کو قوانینِ عِلم ہیأت و زیج کے ضابطہ میں لے آنا میسر ہُوا جس کے سبب ہم پیش از وقت حکم لگا سکتے ہیں کہ فلاں وقت مطلوبِ شرعی (یعنی نماز روزے کا وقت) فلاں گھنٹے منٹ سیکنڈ پر واقع ہوگا۔ واقفِ فن کا وہ حکم لگایا ہُوا کبھی خطا نہ کرے گا کہ آخر مدار کار شَمْس و قَمر (سورج اور چاند) کی چال پر ہے اور اُن کی چال عَزیز عَلیم (اللہ پاک زبردست علم والے) نے ایک حساب مضبوط پر منضبط فرمائی ہے۔ قالَ تَعالٰی: ﴿اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۵) (ارشاد باری تعالیٰ ہے: سورج اور چاند حساب سے ہیں۔) وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ﴾ (پ۷، الانعام: ۹۶) (ارشاد ربانی ہے: یہ حکم ہے زبردست علم والے کا۔)[1]

غُروب شَفَقِ اَحْمَر

غروبِ آفتاب کے بعد آسمان پر "شَفَقِ اَحْمَر" (Red Light) پھیلی ہوتی ہے۔ "شَفَقِ اَحْمَر" کے ڈوبنے (The End Of Nautical Twilight) پر آئمہ ثلاثہ و صاحبین رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْهِم کے نزدیک ابتدائے عشا ہوتی ہے۔ علمائے ہند کے فتوے کے مطابق غُروب شَفَقِ اَحْمَر 12 درجات اِنحِطاطِ شَمْس یا 102 درجہ بُعدِ سَمْتی پر ہوتی ہے۔

1... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۶۱۹-۶۱۷ ملتقطاً

غُروبِ آفتاب کے بعد آسمان پر ''شَفَقِ اَحمَر (Red Light)'' پھیلی ہوتی ہے۔ ''شَفَقِ اَحمَر'' کے ڈوبنے کے بعد باقی رہ جانی والی سفیدی کے ڈوبنے پر عشا حنفی (The End of Astronomical Twilight) کی ابتداء ہوتی ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ نے اس کے لئے بھی ''صبحِ صادق'' کی طرح ''اِنحِطاطِ شَمْس (Depression of Sun)'' کے 18 درجے ارشاد فرمائے۔

بُعدِ سَمْتی (Zenith Distance) برائے صبح و عشا

سَمْتُ الرَّأس سے اُفُق کی دوری 90 درجے میں ''اِنحِطاطِ شَمْس'' کے 18 درجے جمع کرنے پر 108 درجے حاصل ہوئے لہٰذا ساری دنیا کے لئے، سارے سال کے لئے ''صبحِ صادق و عشا حنفی'' کے لئے بُعدِ سَمْتی 108 درجے اسی طرح غُروبِ شَفَقِ اَحمر کے لئے 102 درجے ہے۔ مفتی شمسُ الہدیٰ مصباحی صاحب دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: خواجۂ امامِ علم و فن علامہ خواجہ مظفر حسین صاحب قبلہ سمیت چند ماہرینِ فن نے مشاہدات کی روشنی میں یہ واضح کیا ہے کہ سورج کے ''6'' درجہ زیرِ اُفُق رہنے تک علاقائی دھندلاپن اور 12 درجے تک ''شَفَقِ اَحمر'' اور 18 درجے تک ''شَفَقِ اَبیض'' غائب ہو جاتے ہیں۔[1]

آیئے! اب چند مثالوں کے ذریعے صبح و عشا کا وقت معلوم کرتے ہیں:

توقیت

1... شمس الانوار باجلاء العشاء والاسحار، ص ۴۴ جامع مسجد کنزالایمان انگلینڈ

مثال 1:

کراچی (فیضانِ مدینہ) کے لئے یکم اپریل کا وقتِ صبح وعشا معلوم کرتے ہیں:

یکم اپریل کا میلِ شمس	یکم اپریل کا بلدی زوال	معیاری وقت	طُولِ بلد	عرضِ بلد
4°50'	12:03:45	+5:00	67°4'E	24°54' N

تعدیلِ مُرَوّج برائے کراچی = 5 - 67°4' ÷ 15 = 0:31:44

معیاری زوال = 0:31:44 + 12:03:45 = 12:35:29

صبح =12:35:29 - Cos⁻¹ ((Cos 108° - Sin 24°54' Sin 4°50') ÷ (Cos 24°54' Cos 4°50')) ÷ 15

=05:05:51.78

عشا =12:35:29 + Cos⁻¹ ((Cos 108° - Sin 24°54' Sin 4°50') ÷ (Cos 24°54' Cos 4°50')) ÷ 15

=20:05:06.22

مثال:2

بَرلن (جرمنی) کے لئے "25جولائی" کا وقتِ صبح وعشا معلوم کرتے ہیں:

25جولائی کا میلِ شمس	25جولائی کا بلدی زوال	معیاری وقت	طُولِ بلد	عرضِ بلد
19°29'	12:06:33	+1:00	13°25'E	52°30' N

تَعدیلِ مُرَوّج برائے بَرلن = 1 - 13°25' ÷ 15 = 0:06:20

معیاری زوال = 0:06:20 + 12:06:33 = 12:12:53

صبح = 12:12:53 - Cos⁻¹ ((Cos 108° - Sin 52°30' Sin 19°29') ÷ (Cos 52°30' Cos 19°29')) ÷ 15

= 00:19:59.98

عشا = 12:12:53 + Cos⁻¹ ((Cos 108° - Sin 52°30' Sin 19°29') ÷ (Cos 52°30' Cos 19°29')) ÷ 15

= 24:05:46.02 Or 0:05:46.02 (Next Day)

مثال: 3

منیلا (فلپائن) کے لئے "15 جنوری" کا وقتِ صبح و عشا معلوم کرتے ہیں:

عرضِ بلد	طُولِ بلد	معیاری وقت	15 جنوری کا بلدی زوال	15 جنوری کا میلِ شمس
14°40' N	121°03'E	+8:00	12:09:13	-21°10'

تَعدیلِ مُرَوّج برائے منیلا = 8 - 121°03' ÷ 15 = - 0:04:12

معیاری زوال = -0:04:12 + 12:09:13 = 12:05:01

صبح = 12:05:01 - Cos^{-1} ((Cos 108° - Sin 14°40' Sin -21°10') ÷ (Cos 14°40' Cos -21°10')) ÷ 15

= 05:09:11.31

عشا = 12:05:01 + Cos^{-1} ((Cos 108° - Sin 14°40' Sin -21°10') ÷ (Cos 14°40' Cos -21°10')) ÷ 15

= 19:00:50.69

مثال:4

ہرارے(زمبابوے) کے لئے "19جولائی" کا وقتِ صبح وعشا معلوم کرتے ہیں:

19جولائی کا میلِ شمس	19جولائی کا بلدی زوال	معیاری وقت	طُولِ بلد	عرضِ بلد
20°42'	12:06:21	+2:00	31°02'E	17°43' S

تَعدیلِ مُرَوّج برائے ہرارے = 2 − 31°02' ÷ 15 = -0:04:08

معیاری زوال = -0:04:08 + 12:06:21 = 12:02:13

صبح = 12:02:13 - Cos⁻¹ ((Cos 108° - Sin -17°43' Sin 20°42') ÷ (Cos -17°43' Cos 20°42')) ÷ 15

= 05:09:57.13

عشا = 12:02:13 + Cos⁻¹ ((Cos 108° - Sin -17°43' Sin 20°42') ÷ (Cos -17°43' Cos 20°42')) ÷ 15

= 18:54:28.87

وقتِ فجر اور مغرب کا دورانیہ

صَدرُالشَّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ہر روز کے صبح اور مغرب دونوں کے وقت برابر ہوتے ہیں۔[1]

وضاحت:

یعنی روز جتنا وقتِ فجر کا دورانیہ **(Period)** ہوتا ہے اتنا ہی دورانیہ "وقتِ مغرب" کا ہوگا مثلاً اگر آج وقتِ فجر کا آغاز "**5:00**" بجے اور اختتام یعنی طلوعِ شمس "**6:20**" پر ہوا تو چونکہ وقتِ فجر کا دورانیہ "**01** گھنٹہ **20** منٹ" بنتا ہے لہٰذا آج کے دن وقتِ مغرب کا دورانیہ بھی "**01** گھنٹہ **20** منٹ" ہوگا۔ آج اگر وقتِ مغرب "**6:00**" ہوا تو اس کا اختتامِ وقت "**7:20**" پر ہوگا اور یہی سے وقت عشا کا آغاز ہو جائے گا۔ وقتِ فجر جتنا بڑھے گا اتنا ہی وقتِ مغرب بھی بڑھے گا اور جتنا گھٹے گا تو اتنا ہی وقتِ مغرب بھی گھٹے گا۔

غروبِ شمس کے بعد کی سفیدی

مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: "شَفَق" ہمارے مذہب میں اس "سپیدی" کا نام ہے، جو جانبِ مغرب میں سُرخی ڈوبنے کے بعد جنوباً شمالاً صبح صادق کی طرح پھیلی ہوئی رہتی ہے۔

اور یہ وقت ان شہروں میں کم سے کم ایک گھنٹہ اٹھارہ منٹ اور زیادہ سے زیادہ

[1] ... بہارِ شریعت، ۱/۴۵۱، حصہ: ۳

ایک گھنٹہ ۳۵منٹ ہوتا ہے۔ (فتاوی رضویہ) فقیر نے بھی بکثرت اس کا تجربہ کیا۔"[1]

وضاحت:

بہارِ شریعت کی عبارت میں "ان شہروں" سے مراد "بریلی شریف" کا شہر ہے، تمام ہندوستان کے شہر مراد نہیں۔ اس لیے کہ "عرضِ بلَد" جتنا زیادہ ہو گا وقتِ فجر ہر موسم میں اتنا ہی زیادہ دورانیے پر مشتمل ہو گا اور جو شہر جتنے کم "عرضِ بلَد" پر واقع ہیں ان کا "وقتِ فجر" بھی اتنا ہی کم دورانیے کا ہو گا۔ دنیا میں سب سے چھوٹا "وقتِ فجر و مغرب" خطِّ اِستِواء پر 1 گھنٹہ 9 منٹ ہوتا ہے۔

جیسے جیسے "عَرْض" بڑھتا جاتا ہے وقتِ فجر و مغرب بھی بڑھتا جاتا ہے جیسا کہ صفحہ 113 پر دئے گئے چارٹ سے ظاہر ہے۔ حتی کہ " 48 درجہ 34 دقیقہ " یا اس سے زائد "عرض" پر موسِم گرما میں کچھ دن یا ہفتے یا مہینے کے لئے وقتِ عشا حنفی نہیں آتا۔

جیسا کہ یورپ کے اکثر ممالک، روس اور کینڈا کی شمالی ریاستوں اور انٹارکٹیکا وغیرہ میں ایسا ہوتا ہے۔

اوپر بیان کی گئی مثال نمبر 2 جرمنی کے شہر "برلن" کی ہے جس میں 25 جولائی کو وقتِ عشا صرف 14 منٹ 14 سیکنڈ کے لیے آرہا ہے۔ اس سے قبل "برلن" شہر میں 17 مئی تا 24 جولائی (69 راتوں میں) وقتِ عشا حنفی بالکل نہیں آئے گا۔ دعوتِ اسلامی کی "**Prayer Times App**" میں اسے "**B.Night**" (یعنی روشن رات) سے ظاہر کیا

[1] ... بہار شریعت، ۱/ ۴۵۱، حصہ:۳

جاتا ہے۔

شَفَقِ اَبْیض و اَحْمَر کا دورانیہ

بَحْرُ الْعُلُوم مفتی افضل حسین مونگیری رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ (فیصل آباد، پاکستان) فرماتے ہیں:

عَرْضُ الْبَلَد اور میلِ شمس دونوں شمالی یا دونوں جنوبی ہوں اور دونوں کا مجموعہ 72 درجہ یا زیادہ ہو مگر 90 درجے سے کم ہو تو غروبِ آفتاب سے آدھی رات تک "شَفَقِ اَبْیض "رہے گا اور آدھی رات سے طلوعِ آفتاب تک "صبحِ صادق" لہٰذا "شَفَقِ اَبْیض "سے صبح متصل ہوگی اور عشا (حنفی) کا وقت نہیں آئے گا۔[1]

اسی طرح "عَرضُ الْبَلد" اور "میلِ شمس" دونوں شمالی یا دونوں جنوبی ہوں اور دونوں کا مجموعہ 78 درجہ یا زیادہ ہو تو غُروبِ آفتاب سے آدھی رات تک "شَفَقِ اَحْمر" رہے گی اور آدھی رات سے طُلوعِ آفتاب تک "صبحِ صادق "لہٰذا "شَفقِ اَحْمر" سے صبح متصل ہوگی اور عشا (شافعی) کا وقت نہیں آئے گا۔

تـــوقیت

1 ... توضیح الافلاک، ص ۶۲ فیصل آباد

"وقتِ فجر و مغرب" کا کم اور زیادہ دورانیہ

مختلف درجاتِ عَرْض پر "وقتِ فجر و مغرب" کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کی تفصیل کے لئے چارٹ ملاحظہ فرمائیں۔

عرضِ بلَد	0	10	20	25	30	34	38	40
کم از کم	1:09	1:10	1:13	1:16	1:19	1:23	1:28	1:30
زیادہ سے زیادہ	1:15	1:18	1:24	1:29	1:37	1:45	1:56	2:03

عرضِ بلَد	42	44	46	48	48.5
کم از کم	1:33	1:36	1:39	1:43	1:44
زیادہ سے زیادہ	2:13	2:25	2:44	3:19	3:43

وقتِ عشا کا آغاز

شَفَقِ اَحْمر کے غُروب ہونے کے کتنی دیر بعد وقتِ عشا حنفی ہوتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ "خطِ استواء" پر تقریباً 24 منٹ بعد آئے گا، اور پھر جیسے جیسے "عَرْض" بڑھتا جاتا ہے فرق بھی بڑھتا جاتا ہے حتی کہ بَرْلن (جرمنی) جس کا عَرْض "52.5 درجہ" ہے وہاں شفقین میں 2 گھنٹے سے بھی زائد کا فاصلہ ہو جاتا ہے۔

مشق 4.1

وقتِ صبح وعشا معلوم کریں:

(1) دادو....26 اپریل	(2) سرگودھا....8 فروری
(3) آواران....22 اگست	(4) مردان....4 نومبر
(5) گلگت....22 جون	(6) دمشق (شام)....26 اپریل
(7) پیرس (فرانس)....11 جون	(8) کولمبو (سری لنکا)....30 نومبر
(9) براسیلیا (برازیل)....18 اگست	(10) بیجنگ (چین)....5 جنوری

❁❁❁❁❁❁

﴿ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝۱۰۳ ﴾

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک نماز مسلمانوں پر وقت باندھا ہوا فرض ہے۔ (پ۵، النساء، ۱۰۳)

﴿ حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ﴾

ترجمۂ کنز الایمان: نگہبانی کرو سب نمازوں اور بیچ کی نماز کی۔ (پ۲، البقرۃ، ۲۳۸)

﴿ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝۹ ﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔ (پ۱۸، المومنون: ۹)

باب نمبر5: ضَحوۂ کُبریٰ

نِصفُ النَّہار شَرعی

"طُلوعِ صبحِ صادق" سے "غُروب آفتاب" تک کے نِصف کو "نِصفُ النَّہار شرعی" کہتے ہیں۔[1]

ضَحوۂ کُبریٰ

"نِصفُ النَّہار شرعی" کو ہی "ضَحوۂ کُبریٰ" کہتے ہیں۔[2]

وقتِ اِستواء

اِستواء سے مراد صرف وقتِ زوال نہیں بلکہ "ضَحوۂ کُبریٰ" سے لے کر "زوال" تک پوراوقت مراد ہے۔[3]

مکروہ اوقات میں نماز و تلاوت؟

بہارِ شریعت میں ہے: "طُلوع و غُروب و نِصفُ النَّہار" ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں۔ نہ فرض نہ واجب نہ نفل نہ ادا نہ قضا، یوہیں سجدۂ تلاوت و سجدۂ سہو بھی ناجائز ہے، البتہ اس روز اگر عصر کی نماز نہیں پڑھی تو اگرچہ آفتاب ڈوبتا ہو پڑھ لے، مگر اتنی تاخیر کرنا حرام ہے۔ حدیث میں اس کو منافق کی نماز فرمایا۔ طُلوع سے مراد

1... فتاویٰ فقیہ ملت، ۱/ ۸۵

2... فتاویٰ فقیہ ملت، ۱/ ۸۵ ماخوذاً

3... حاشیہ فتاویٰ امجدیہ، ۱/ ۴۹ مکتبۂ رضویہ آرام باغ کراچی

آفتاب کا کنارہ ظاہر ہونے سے اس وقت تک ہے کہ اس پر نگاہ خِیرہ (چکاچوند) ہونے لگے جس کی مقدار کنارہ چمکنے سے ۲۰ منٹ تک ہے اور اس وقت سے کہ آفتاب پر نگاہ ٹھہرنے لگے ڈوبنے تک غُروب ہے، یہ وقت بھی ۲۰ منٹ ہے۔

نِصفُ النَّہار سے مراد "نِصفُ النَّہار شرعی" سے "نِصفُ النَّہار حقیقی" یعنی آفتاب ڈھلکنے تک ہے جس کو "ضَحوۂ کبریٰ" کہتے ہیں یعنی طلوعِ فجر سے غُروبِ آفتاب تک آج جو وقت ہے، اس کے برابر برابر دو حصے کریں، پہلے حصہ کے ختم پر ابتدائے "نِصفُ النَّہار شرعی" ہے اور اس وقت سے آفتاب ڈھلنے تک "وقتِ استواء" و ممانعت ہر نماز ہے۔[1]

مکروہ اوقات میں نماز منع کیوں؟

دو جہاں کے تاجدار، مالک ومختار، سرکارِ عالی وقار صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: "آفتاب شیطان کے سینگ کے ساتھ طلوع کرتا ہے، جب بلند ہو جاتا ہے تو جدا ہو جاتا ہے پھر جب سر کی سیدھ پر آتا ہے، تو شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے، جب ڈھل جاتا ہے تو ہٹ جاتا ہے پھر جب غروب ہونا چاہتا ہے شیطان اس سے قریب ہو جاتا ہے، جب ڈوب جاتا ہے جدا ہو جاتا ہے، تو ان تین وقتوں میں نماز نہ پڑھو۔[2]

---

1 ... بہارِ شریعت، ۱/ ۴۵۴، حصہ: ۳

2 ... کنز العمال، کتاب الصلاۃ، الأوقات المکروھۃ، الجزء:۷، ۴/ ۱۷۱، حدیث: ۱۹۵۸۵ دار الکتب العلمیۃ بیروت

اوقاتِ مکروہہ کے کچھ مسائل

(1) عوام اگر صبح کی نماز آفتاب نکلنے کے وقت پڑھیں تو منع نہ کیا جائے۔ (حاشیہ از مصنف: مگر بعد نماز کہہ دیا جائے کہ نماز نہ ہوئی، آفتاب بلند ہونے کے بعد پھر پڑھیں۔)[1]

(2) جنازہ اگر اوقاتِ ممنوعہ میں لایا گیا، تو اسی وقت پڑھیں کوئی کراہت نہیں۔ کراہت اس صورت میں ہے کہ پیشتر (پہلے) سے طیار (تیار) موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقتِ کراہت آگیا۔[2]

(3) ان اوقات میں آیتِ سجدہ پڑھی تو بہتر یہ ہے کہ سجدہ میں تاخیر کرے، یہاں تک کہ وقتِ کراہت جاتا رہے اور اگر وقتِ مکروہ ہی میں کر لیا تو بھی جائز ہے اور اگر (آیتِ سجدہ) وقتِ غیر مکروہ میں پڑھی تھی تو وقتِ مکروہ میں سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔[3]

ضَحوۂ کبریٰ یا نصفُ النہار شرعی معلوم کرنے کا فارمولا

"صبحِ صادق" سے لے کر غُروبِ آفتاب تک "نَہارِ شرعی" کہلاتا ہے۔ اس کے "نِصف" کو "نِصفُ النَّہار شرعی یا ضحوۂ کبریٰ" کہتے ہیں۔

ضَحوۂ کُبریٰ = (غُروب + صبح صادق) ÷ 2

---

1 ... بہارِ شریعت، ۱/۴۵۴، حصہ: ۳

2 ... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب: یشترط العلم بدخول الوقت، ۲/۴۳ ماخوذاً دار المعرفۃ بیروت

3 ... بہارِ شریعت، ۱/۴۵۴، حصہ: ۳

مثال: 1

اگر فرض کیا جائے کہ صبحِ صادق **5:00** بجے، طُلوع **6:20** اور غُروب **18:50** پر ہے توزوال یانِصفُ النَّہار حقیقی **12:35** پر اور ضَحْوۂ کُبریٰ **11:55** پر ہوگا۔ ضَحْوَۂ کُبریٰ تا نصفُ النَّہار حقیقی یعنی "**11:55**" تا "**12:35**" (**40** منٹ) وقتِ کراہت بوقتِ زوال ہوگا۔

فائدہ:

وقتِ کراہت بوقتِ زوال کی مقدار "وقتِ فجر یا مغرب" کے نِصف کے برابر ہوتی ہے۔ جیسا کہ اوپر مثال میں وقتِ کراہت بوقتِ زوال کی مقدار **40** منٹ ہے جو کہ وقتِ فجر (**1** گھنٹہ **20** منٹ) کانِصف ہے۔ اسی طرح جب "وقتِ فجر یامغرب" ڈیڑھ گھنٹہ ہوگا تو کراہت کی مقدار **45** منٹ، جب **2** گھنٹہ ہوگا تو کراہت **1** گھنٹہ اور جب **4** گھنٹہ ہوگا تو کراہت کی مقدار **2** گھنٹہ ہوگی۔

فتاویٰ رضویہ سے ضَحوۂ کبریٰ کا دورانیہ

اعلیٰ حضرت امام اہلِ سنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اور "نَہارِ شرعی "طُلوعِ فجرِ صادق سے غُروب مرئی کل قُرصِ شمس (سورج کی ٹکیا کے مکمل ڈوبنے) تک ہے۔ یہ ہمیشہ نَہارِ عُرفی سے کہ طُلوع مرئی کنارۂ بالائی شمس [1] سے غُروب

1... یعنی دکھائی دینے کے اعتبار سے سورج کے اوپر والے کنارے کا طلوع ہونا

مرئی کل جرمِ شمس [1] تک ہے، بمقدار مدتِ فجر زیادہ ہوتا ہے۔ یعنی جس جگہ جس فصل جس مہینے بلکہ جس دن میں "طُلوعِ فجر" سے "طُلوعِ شَمْس" بمعنی مذکور تک جتنی مدت ہوگی اس دن کا "نَہارِ شرعی" اس کے "نَہارِ عُرفی" سے اسی قدر بڑا ہوگا اور ظاہر ہے کہ جب دو بڑی چھوٹی چیزوں میں صرف ابتداء مختلف اور انتہاء متفق ہو تو "اَکبر (یعنی بڑے)" کا نصف، اَصْغر (یعنی چھوٹے) کے نصف سے بقدرِ نصف زیادت کے پہلے ہوگا لہٰذا ہمیشہ "نِصفُ النَّہار شرعی" "نِصفُ النَّہار عُرفی حقیقی" یعنی "نِصفُ النَّہار دائرۂ ہندیہ" سے بقدرِ نِصف مقدارِ فجر کے پیشتر (پہلے) ہوتا ہے۔[2]

رؤیتِ ہلال کے متعلق اہلِ ہیئت کا حساب

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اہل ہیئت وُہ لوگ جو آسمانوں کے حال اور ستاروں کی چال سے بحث کرتے ہیں، وُہ اپنے حساب سے بتاتے ہیں کہ فلاں دن رؤیت ہلال ہوگی فلاں مہینہ انیتس ۲۹ کا ہوگا فلاں تیس ۳۰ کا۔ پھر اُن کی بات کہ ایک حساب ہے ٹھیک بھی پڑتی ہے، پر صحیح مذہب میں اُس کا کچھ اعتبار نہیں اگرچہ وُہ ثقہ عادِل ہوں، اگرچہ اُن کی جماعت کثیر یک زبان ایک ہی بات پر اتفاق کرے۔ مثلاً وہ ۲۹ شعبان کو کہیں آج ضرور رؤیت ہوگی کل یکم رمضان ہے۔ شام کو ابر ہو گیا، رؤیت کی خبر معتبر نہ آئی، ہم ہرگز رمضان قرار نہ دیں گے، بلکہ وہی یوم الشک ٹھہرے گا، یا وہ کہیں آج رؤیت نہیں ہو سکتی، کل یقیناً ۳۰ شعبان ہے، پھر آج ہی رؤیت پر معتبر گواہی گزری، فوراً قبول کر لیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۴۶۱)

1... یعنی دکھائی دینے کے اعتبار سے سورج کی پوری ٹکیا کے ڈوب جانا

2... فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۱۲۲ ملتقطاً

وقتِ زوال کے دورانیے کا چارٹ

مختلف درجاتِ عرض پر بوقتِ زوال کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ وقتِ کراہت کی مقدار کی تفصیل درج ذیل چارٹ سے معلوم کی جاسکتی ہے۔

نوٹ:

واضح رہے کہ ضَحوۂ کبریٰ سے نصف النَّہار حقیقی تک کا سارا وقت، وقتِ کراہت ہے۔

عرضِ بلَد	0	10	20	25	30	34	38	40
کم از کم	0:34.5	0:35	0:36.5	0:38	0:39.5	0:41.5	0:44	0:44
زیادہ سے زیادہ	0:37.5	0:39	0:42	0:44.5	0:48.5	0:52.5	0:58	0:58

عرضِ بلَد	42	44	46	48	48.5
کم از کم	0:46.5	0:48	0:49.5	0:51.5	0:52
زیادہ سے زیادہ	1:6.5	1:12.5	1:22	1:39.5	1:51.5

مشق:5.1

ضَحوۂ کُبریٰ معلوم کریں جبکہ وقت صبح و غُروب درج ذیل ہوں:

19:15 ....2:35 (1)	17:09:26 ....5:37:37 (2)
....4:20:45.99(3) 18:41:40.81	16:40 .... 6:15 (4)
18:50 ....5:15 (5)	20:40 ... 0:15 (6)

علم توقیت کی حاجت کتنی اور کیوں؟

ملک العلما فرماتے ہیں: یہ وہ علم ہے کہ نماز کی صحت، روزہ کی درستی اِسی پر موقوف ہے۔ یہ وہ علم ہے کہ مسائلِ نکاح وطلاق میں اس کی ضرورت ہے، احکامِ فرائض میں اس کی حاجت ہے، حج کے راستہ میں اس کی طرف محتاجی۔ کیابغیر اس علم کے اس دورِ تمدّن وترقی میں کہ نظمِ اوقات ساعت (ہر معاملے کا انتظام گھڑی) سے ہوتا ہے۔ کسی شخص کو اوقاتِ نماز کی تمیز ابتداء وانتہاء، اوقاتِ صوم وصلوٰۃ کی معرفت بغیر اس علم کے ممکن ہے؟ کیابغیر اس علم کے صحیح سمتِ قبلہ کا علم ہوسکتاہے؟ ہر گز نہیں اگرچہ مسجدوں کی عمارتیں ایک حد تک اِس ضرورت سے لوگوں کو سبکدوش کر سکتی ہیں، مگر مسجد بنانے کے لئے تو اس فن کا جاننا ضروری ہے ورنہ صحیح سمتِ قبلہ کو نہ ہو نگی جیسا کہ بانکی پورپٹنہ کی بعض مسجدیں بالکل خلاف سمتِ قبلہ بنی ہوئی ہیں مسجدوں کو جانچنے کے لئے بھی اس علم کی ضرورت ہوئی۔ کیا کوئی شخص بغیر اس علم کے صحیح منتہائے سحری، ضحوۂ کبری، غروبِ آفتاب جن تین وقتوں کی روزہ میں حاجت ہوتی ہے بتا سکتاہے؟ کیاکوئی شخص بغیر ہیأت جانے ہوئے صبحِ صادق، طلوعِ شمس، نِصفُ النَّہار ایک مثل دو مثل، غروبِ شمس، غروبِ شفق جن کی ضرورت نمازوں میں ہوتی ہے بتاسکتاہے؟ (توضیح التوقیت، ص ۲ ملتقطا)

باب6: وقتِ عصر

عصر کا وقت حدیث سے

حضرت انس رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عصر اس وقت پڑھتے تھے کہ سورج بلند اور صاف ہوتا تھا کہ جانے والا اطرافِ مدینہ کی طرف جاتا وہاں اس وقت پہنچ جاتا کہ سورج بلند ہوتا حالانکہ بعض اطراف، مدینہ سے چار میل یا اس کی مثل تھے۔(1)

شرح:

اس حدیث کے تحت حکیم الامت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے نہ تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ عصر "دو مثل" سے پہلے پڑھتے تھے اور نہ یہ کہ عصر "اول وقت" پڑھ لیتے تھے، حنفی وقت میں (غروب آفتاب سے 50منٹ پہلے) عصر پڑھ کر اتنی دور بے تکلف چلا جاسکتا ہے۔

طحاوی شریف میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہُ عنہ) اس وقت عصر پڑھتے تھے جب دھوپ اونچے پہاڑ پر نظر آتی تھی۔

اور سیدنا فاروق اعظم (رضی اللہُ عنہ) نے اپنے عُمّال کو لکھا کہ صحابۂ کرام (عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان) نمازِ عصر دیر میں پڑھتے تھے۔(2)

---

1 ... بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب وقت العصر، ۱/۲۰۲، حدیث: ۵۵۰

2 ... مرآۃ المناجیح، ۱/۳۸۱

سایۂ اصلی

عین زوال یا نِصفُ النَّھار کے وقت کسی چیز کا بننے والا سایہ "اصلی" کہلاتا ہے۔[1] کیونکہ اس دن اس مقام کے لئے اس سے چھوٹا سایہ بننا ممکن نہیں۔

ایک عوامی غلطی

عوام یہ سمجھتی ہے کہ سایۂ اصلی تھوڑا (1/4 یا 1/3) ہوتا ہے نیز سارا سال یکساں رہتا ہے حالانکہ ایسا ہرگز نہیں۔ عموماً سال کے سب سے بڑے دن (موسم گرما) میں "سایۂ اصلی" نہایت کم ہوتا ہے اور عموماً سال کے سب سے چھوٹے دن (موسم سرما) میں "سایۂ اصلی" کافی زیادہ ہوجاتا ہے۔ جیساکہ موسم سرما میں عرضِ بلد "21°34'" پر ایک گنا (یعنی کھڑی شے کے برابر) "40°01'" پر دو گنا (یعنی کھڑی شے سے دُگنا) "48°08'" پر تین گنا (یعنی کھڑی شے سے تین گنا) اور "52°32'" پر 4 گنا (یعنی کھڑی شے سے چار گناہ تک) "سایۂ اصلی" پہنچے گا۔

مثلِ اول (Once Shadow)

کسی شے کا سایہ، "سایۂ اصلی" کے علاوہ جب ایک مثل (اس شے کے برابر) ہو جائے تو صاحبین وائمہ ثلاثہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے نزدیک وقتِ عصر شروع ہوجاتا ہے۔ فرض کریں کہ ایک فٹ کے اسکیل کا سایۂ اصلی "آدھا فٹ" ہے تو "1.5 فٹ" سایہ بننے پر "مثل اول" ہوگا۔ اسی طرح "سایۂ اصلی" اگر "1.25" گنا ہو تو "سوا 2" گنا پر مثل

---

1 ... فتاویٰ امجدیہ، ۱/ ۷۴ بالفاظ مختلفۃ

اول، سایہ اصلی "2.5" گنا ہو تو "3.5" گنا پر مثلِ اول ہو گا اور اسی پر قیاس کر لیجئے۔

مثلِ ثانی (Twice Shadow)

کسی شے کا سایہ "سایۂ اصلی" کے علاوہ دو مثل (یعنی اس شے سے دُگنا) ہو جائے تو امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے نزدیک "وقتِ عصر" شروع ہوتا ہے۔ فرض کریں ایک فٹ کے اسکیل کا "سایۂ اصلی" سوا فٹ (1.25) ہے تو "3.25" فٹ سایہ بننے پر مثلِ ثانی ہو گا۔ اسی طرح اگر "سایۂ اصلی" "0.5" گنا ہو تو "2.5" گنا پر "مثل ثانی"۔ سایۂ اصلی "1.5" گنا ہو تو "3.5" گنا پر "مثل ثانی" ہو گا اور اسی پر قیاس کر لیجئے۔ البتہ مثلِ اول کے لیے بعدِ سمتی 45 تا 90 درجہ جبکہ مثل ثانی کے لیے '26°63 تا 90 درجے ہو گی۔

بُعدِ سمتی برائے مثلِ اول و ثانی

طلوع وغروب اور صبح وعشاء کی طرح "مثلِ اول وثانی" کے لئے کوئی ایک بُعدِ سَمْتی مقرر نہیں۔ یہ روزانہ اور ہر عَرْضِ بَلد پر بدلتا رہتا ہے۔ البتہ مثلِ اول کے لیے بعد سمتی ہمیشہ 45 تا 90 درجے جبکہ مثل ثانی کے لیے 63 درجے 26 دقیقے تا 90 درجے ہو گی۔

آیئے! اسے کلیہ (Formula) کے ذریعے معلوم کرتے ہیں۔ پہلے "بُعدِ سَمْتی زوال" (عین زوال یا نِصفُ النَّھار کے وقت "مرکزِ شمس" کی "سَمْتُ الرَّأس" سے دوری) اور پھر "بُعدِ سَمْتی عصر" معلوم کریں گے۔

بُعدِ سمتی بوقتِ زوال نکالنے کا قاعدہ

میل - عرض = بُعدِ سَمتی بوقتِ زوال

نوٹ:

"عَرض" یا "میل" اگر جنوبی ہو تو علامت منفی (-) لگائیں گے۔ نیز جواب اگر منفی (-) میں آئے تو ہمیشہ Absolute (مثبت +) بنالیں گے۔

بُعدِ سمتی مثلِ اول و ثانی نکالنے کا قاعدہ

(1 + بعدسمتی بوقت زوال tan) $\tan^{-1}$ = بُعدِسَمتی مثلِ اوّل

(2 + بعدسمتی بوقت زوال tan) $\tan^{-1}$ = بُعدِسَمتی مثلِ ثانی

مثال:1

کراچی (فیضانِ مدینہ) کے لئے یکم اپریل کا مثلِ اول و ثانی معلوم کرتے ہیں:

عرضِ بلد	طُولِ بلد	معیاری وقت	یکم اپریل کا بلدی زوال	یکم اپریل کا میلِ شمس
24°54' N	67°4' E	+5:00	12:03:45	4°50'

0:31:44 = 15 ÷ '67°4 - 5 = تَعدیلِ مُرَوّج برائے کراچی

12:35:29 = 12:03:45 + 0:31:44 = معیاری زوال

بُعدِسَمتی بوقتِ زوال	= 24°54' - 4°50' = 20°04'

بُعدِسَمتی مثلِ اوّل	$= \tan^{-1}(\tan 20°04' + 1)$
	= 53° 46' 45.26"

بُعدِسَمتی مثلِ ثانی	$= \tan^{-1}(\tan 20°04' + 2)$
	= 67° 04' 56.14"

نوٹ:

اب غُروبِ آفتاب والے فارمولے میں بُعدِ سَمْتی "90°50'" کے بجائے "مثلِ اول" کا وقت معلوم کرنا ہو تو "مثلِ اول" کا درجہ اور "مثلِ ثانی" کا وقت معلوم کرنا ہو تو "مثلِ ثانی" کا درجہ لکھیں گے۔

مثلِ اول کا فارمولا

مثل اول = 12:35:29 + Cos⁻¹ ((Cos 53°46'45.26" - Sin 24°54' Sin 4°50') ÷ (Cos 24°54' Cos 4°50')) ÷ 15

= 16:03:48.75

مثلِ ثانی کا فارمولا

مثلِ ثانی = 12:35:29 + Cos⁻¹ ((Cos 67°04'56.14''
- Sin 24°54' Sin 4°50') ÷ (Cos 24°54'
Cos 4°50')) ÷ 15
= 17:03:16.05

مثال:2

ویلنگٹن (نیوزی لینڈ) کے لئے 22 دسمبر کا مثلِ اول و ثانی معلوم کرتے ہیں۔

عرضِ بلد	طُولِ بلد	معیاری وقت	22 دسمبر کا بلدی زوال	22 دسمبر کا میلِ شمس
41°19'S	174°46'E	+12:00	11:58:48	-23°26'

تعدیلِ مُرَوَّج برائے ویلنگٹن = 12 - 174°46' ÷ 15 = 0:20:56

معیاری زوال = 00:20:56 + 11:58:48 = 12:19:44

بُعدِ سَمتی بوقتِ زوال = -41°19' - -23°26'
= -17°53'

نوٹ:

بُعْدِسَمتی کو **Absolute** کر کے مثبت بنایا یعنی "17°53'"

بُعدِ سَمتی مثلِ اوّل	$= \tan^{-1}(\tan 17°53' + 1)$
	$= 52° 54' 32.49''$
بُعدِ سَمتی مثلِ ثانی	$= \tan^{-1}(\tan 17°53' + 2)$
	$= 66° 42' 22.45''$

مثلِ اول کا فارمولا

مثلِ اول $= 12{:}19{:}44 + \cos^{-1}((\cos 52°54'32.49'' - \sin -41°19' \sin -23°26') \div (\cos -41°19' \cos -23°26')) \div 15$

$= 16{:}21{:}16.87$

مثلِ ثانی کا فارمولا

مثلِ ثانی $= 12{:}19{:}44 + \cos^{-1}((\cos 66°42'22.45'' - \sin -41°19' \sin -23°26') \div (\cos -41°19' \cos -23°26')) \div 15$

$= 17{:}35{:}15.61$

مختلف درجاتِ عرض پر مختصر و طویل ترین عصرِ حنفی کا جدول

درجات عرض	0	10	20	30	40	50	60	65
کم از کم	1:40	1:36	1:37	1:35	1:38	1:42	1:42	1:20
زیادہ سے زیادہ	1:48	1:51	2:01	2:08	2:16	2:35	3:23	4:39

مختلف درجاتِ عرض پر مثلِ اول و ثانی کے مابین مختصر و طویل ترین فصل کا جدول

درجات عرض	0	10	20	30	40	50	60	65
کم از کم	0:57	0:51	0:46	0:42	0:38	0:31	0:19	0:08
زیادہ سے زیادہ	1:14	1:15	1:20	1:18	1:15	1:15	1:20	1:25

مشق 6.1

مثلِ اول و ثانی معلوم کریں:

(1) مکہ شریف....یکم جون	(2) بھکر....16 دسمبر
(3) مٹھی....یکم اکتوبر	(4) ایبٹ آباد....5 دسمبر
(5) سوا(فجی)....21 مارچ	(6) پیرس(فرانس)....19 اگست
(7) قاہرہ(مصر)....4 فروری	(8) کوپن ہیگن(ڈنمارک)....20 جون
(9) ڈھاکہ(بنگلہ دیش)....19 مئی	(10) اوسلو(ناروے)....2 جنوری
(11) براسیلیا(برازیل)....16 دسمبر	(12) جوھانسبرگ(جنوبی افریقہ)....2 جولائی

چاند کا بڑا نظر آنا

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں: بہت لوگ چاند کو بڑا دیکھ کر کہنے لگتے ہیں کہ کل کا ہے یا آج ۲۹ نہ تھی ۳۰ تھی کہ ۲۹ کا چاند اتنا بڑا نہیں ہوتا، یہ اُن کی خام خیالی ہے، شرعی معاملے تو اوپر ہو چکے کہ وہاں قیاسی باتوں کا دخل نہیں اور بطور علم ہیأت ہی چلئے تو اِن شاء اللہ تعالیٰ فقیر ثابت کر سکتا ہے کہ ۲۹ کا چاند بعض ۳۰ کے چاندوں سے بڑا ہونا ممکن۔ اور سب سے بڑھ کر دافع اوہام یہ ہے کہ طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قربِ قیامت کا ایک اثر یہ ہے کہ ہلال بڑے نظر آئیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۴۶۸ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

باب7:سمتِ قبلہ
(Direction of Qibla)

﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِۚ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِؕ وَحَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗؕ﴾ (پ ۲، البقرۃ: ۱۴۴)

ترجمۂ کنز الایمان: ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔ ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجدِ حرام کی طرف اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ اسی کی طرف کرو۔

سمتِ قبلہ کا مسئلہ

مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں:

1. استقبالِ قبلہ عام ہے کہ بعینہٖ **کعبہ معظّمہ** کی طرف مونھ ہو، جیسے **مکہ مکرمہ** والوں کے لیے یا اس جہت کو مونھ ہو جیسے اوروں (مکّہ مکرَّمہ سے باہر والوں) کے لیے۔
2. تحقیق یہ ہے کہ جو "**عینِ کعبہ**" کی "سمتِ خاص" تحقیق کر سکتا ہے اگرچہ **کعبہ** آڑ میں ہو، جیسے **مکہ معظّمہ** کے مکانوں میں جب کہ مثلاً چھت پر چڑھ کر **کعبہ** کو دیکھ سکتے ہیں، تو "**عینِ کعبہ**" کی طرف مونھ کرنا فرض ہے، جہت کافی نہیں اور جسے یہ تحقیق ناممکن ہو، اگرچہ خاص **مَکّہ مُعَظّمہ** میں ہو، اس کے لیے "**جہتِ**

کعبہ" کو مونھ کرنا کافی ہے۔ (1)

③ اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو، نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتا دے، نہ وہاں مسجدیں محرابیں ہیں، نہ چاند، سورج، ستارے نکلے ہوں یا ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ ان سے معلوم کر سکے تو ایسے کے لیے حکم ہے کہ تحری کرے (سوچے جدھر قبلہ ہونا دل پر جمے ادھر ہی مونھ کرے)، اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔

④ تحری کر کے نماز پڑھی، بعد کو معلوم ہوا کہ قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھی (تو پڑھی گئی نماز درست) ہو گئی، اعادہ (لوٹانے) کی حاجت نہیں۔ (2)

⑤ ایک شخص تَحَرّی کر کے (سوچ کر) ایک طرف نماز پڑھ رہا ہے، تو دوسرے کو اس کا اتباع جائز نہیں، بلکہ اسے بھی تحری کا حکم ہے، اگر اس کا اتباع کیا، تحری نہ کی، اس کی نماز نہ ہوئی۔ (3)

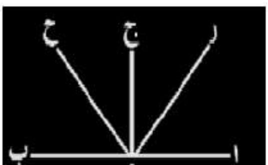
⑥ جہتِ کعبہ کو مونھ ہونے کے یہ معنٰی ہیں کہ مونھ کی سطح کا کوئی جز (حصہ) کعبہ کی سمت میں واقع ہو، تو اگر قبلہ سے کچھ انحراف ہے مگر مونھ کا کوئی جز کعبہ کے مواجہہ (مقابل، سامنے) میں ہے نماز ہو جائے گی، اس کی مقدار ۴۵ (45) درجہ

1... بہارِ شریعت، ۱/۴۸۷، حصہ: ۳

2... بہارِ شریعت، ۱/۴۸۹، حصہ: ۳

3... بہارِ شریعت، ۱/۴۹۰، حصہ: ۳

رکھی گئی ہے، تو اگر ۴۵ درجہ سے زائد انحراف ہے، استقبال نہ پایا گیا نماز نہ ہوئی، مثلاً "ا"، "ب" ایک خط ہے اس پر "ہ"، "ج" عُمود ہے اور فرض کرو کہ **کعبہ مُعَظّمہ** عین نقطہ "ج" کے محاذی ہے، دونوں قائمے "ا، ہ، ج" اور "ب، ہ، ج" کی تنصیف کرتے ہوئے خطوط "ہ، ر" اور "ہ، ح" کھینچے تو یہ زاویے "۴۵، ۴۵" درجے کے ہوئے کہ قائمہ ۹۰ درجے ہے، اب جو شخص مقام "ہ" پر کھڑا ہے، اگر نقطۂ "ج" کی طرف مونھ کرے، تو عین **کعبہ** کی طرف مونھ ہے اور اگر دہنے (دائیں یا) بائیں "ر" یا "ح" کی طرف جھکے تو جب تک "ج، ر" یا "ج، ح" کے اندر ہے، جہتِ **کعبہ** میں ہے اور جب "ر" سے بڑھ کر "ا"، یا "ح" سے بڑھ کر "ب" کی طرف کچھ بھی قریب ہو گا تو اب جہت سے نکل گیا نماز نہ ہوگی۔(1)



سمتِ قبلہ اور مسلمانوں کی عدمِ توجہی

استقبالِ قبلہ شرائطِ نماز سے ہے، مگر مسلمانوں کی اکثریت سمتِ قبلہ ازخود معلوم کرنے سے قاصر ہے۔ خلیفۂ اعلیٰ حضرت مفتی ظفر الدین بہاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے

---

1 ... بہارِ شریعت، ۱/۴۸۷، حصہ:۳

ہیں: "ھیئت کے ضروری مباحث میں ایک سمتِ قبلہ بھی ہے اور اس کا جاننا مسلمانوں کو جس قدر ضروری ہے افسوس کہ لوگ اسی قدر غافل ہیں عوام یا عام مسلمانوں کو کون پوچھتا ہے خواص میں زیادہ جاننے والا وہ شخص ہو گا جو یہ جانے کہ مجھے اس کا علم نہیں اور اس کے حاصل کرنے کی کوشش کرے یا جاننے والوں کی طرف ہدایت کرے"۔[1]

سمتِ قبلہ معلوم کرنے کا طریقہ

سمتِ قبلہ معلوم کرنا انتہائی آسان ہے ۔ذراسی توجہ اور کیلکولیٹر (Calculator) کی مدد سے ایک منٹ سے بھی کم وقت میں دنیا کے کسی بھی مقام کے لئے سمتِ قبلہ معلوم کرسکتے ہیں۔

نوٹ:

کَعبۂ مُعظَّمہ کا عرض "N '21°25" اور طول "E '39°50" ہے۔

آیئے! اب "سمتِ قبلہ" نکالنے کا طریقہ سیکھ لیتے ہیں۔ سب سے پہلے "فصلِ طُول" معلوم کریں گے۔

فصلِ طُول نکالنے کا کلیہ

طولِ کعبہ - طولِ بلد = فصلِ طُول

نوٹ:

اگر جواب "+" میں آئے تو فصلِ طُول "شرقی" اور "-" میں آئے تو

1 ... توضیح التوقیت، ص۱۸۹

"غربی" ہو گا۔

اگر جواب منفی "-" میں آئے تو ہمیشہ Absolute مثبت "+" بنالیں گے۔

فصلِ طول "180" سے زائد ممکن نہیں لہٰذا اگر فصلِ طول "180" سے زائد ہو جائے تو منفی (-) کی صورت میں فصلِ طول میں "360" جمع کرلیں۔ اور مثبت (+) کی صورت میں فصلِ طول سے "360" گھٹالیں۔

نُقْطۂِ اِعْتِدال:

فصلِ طُول "شرقی" ہو تو نُقْطۂِ اِعْتِدال "مغرب" ہو گا (یعنی مغرب کی طرف رُخ کریں گے۔) اور اگر فصلِ طول "غربی" ہو تو نُقْطۂِ اِعْتِدال "مشرق" ہو گا (یعنی مشرق کی طرف رُخ کریں گے۔)

اب قدرِ اِنْحِراف از نُقْطۂِ اِعْتِدال (یعنی مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرنے کے بعد کس قدر سیدھی یا الٹی جانب گھومنا ہے یہ) معلوم کریں گے۔

قدرِ اِنْحِراف از نُقْطۂِ اِعْتِدال کا کلیہ

tan⁻¹ ((cos عرضِ بلد tan عرضِ کعبہ - sin عرضِ بلد cos (فصلِ طول ÷ sin (فصلِ طول sin

نوٹ:

اگر قدرِ اِنْحراف (+) میں آئے تو اِنْحراف نُقْطۂِ اِعْتدال سے "جانبِ شمال" ہو گا، اور اگر (-) میں آئے تو "جانبِ جنوب" اِنْحراف ہو گا۔

مثال:1

سمتِ قبلہ برائے کراچی معلوم کرتے ہیں:

طُولِ کعبہ	عرضِ کعبہ	طُولِ بلد	عرضِ بلد
39°50' E	21°25' N	67°4' E	24°54' N

سب سے پہلے "فصلِ طول" نکالیں گے، جس کا طریقہ یہ ہے:

فصلِ طُول = طولِ بلد - طولِ کعبہ

$= 67°4' - 39°50'$

$= 27°14'$

کلیہ حل کرنے کے بعد ہمارے پاس فصلِ طُول "+27°14'" آیا لہٰذا فصلِ طُول "شرقی" اور نُقْطۂ اِعْتدال "مغرب" ہوگا۔

اب قدرِ اِنْحِراف از نُقْطۂ اِعْتِدال (یعنی مغرب کی طرف رخ کرنے کے بعد کس قدر سیدھی یا الٹی جانب پھرنا ہے) وہ فارمولے سے نکالتے ہیں:

قدرِ اِنْحِراف از نُقْطۂ اِعْتِدال = tan⁻¹ ((cos عرضِ بلد tan عرضِ کعبہ - sin عرضِ بلد cos فصلِ طول) ÷ sin فصلِ طول)

$= \tan^{-1} ((\cos 24°54' \tan 21°25' - \sin 24°54' \cos 27°14') \div \sin 27°14')$

$= -2°19'36''$

چونکہ قدرِ انحراف("-2°19'36) منفی (-) ہے لہٰذا نقطۂ اِعْتدال یعنی مغرب سے انحراف "جنوبی" ہو گا اور اسے یوں پڑھیں گے:

"سمتِ قبلہ برائے کراچی نقطۂ مغرب سے مائل بہ جنوب("2°19'36) ہے۔

یوں بھی کہہ سکتے ہیں: سمتِ قبلہ برائے کراچی " South From "West ("2°19'36) ہے۔"

مثال:2

سمتِ قبلہ برائے واشنگٹن DC (امریکہ) معلوم کرتے ہیں:

عرضِ بلد	طُولِ بلد	عرضِ کعبہ	طُولِ کعبہ
39°41' N	77°02' W	21°25' N	39°50' E

سب سے پہلے "فصلِ طول" نکالیں گے، جس کا طریقہ یہ ہے:

فصلِ طُول = طولِ کعبہ - طولِ بلد

= -77°02' - 39°50'

= -116°52'

کلیہ حل کرنے کے بعد ہمارے پاس فصلِ طُول "-116°52'" آیا لہٰذا فصلِ طُول "غربی" اور نُقْطۂ اِعْتدال "مشرق" ہو گا۔

فصلِ طُول چونکہ منفی میں ہے لہذا اس کو Absolute کر کے مثبت بنائیں گے:(116°52')

اب قدرِ اِنْحِراف از نُقْطۂ اِعْتِدال (یعنی مشرق کی طرف رُخ کرنے کے بعد کس قدر سیدھی یا الٹی جانب پھرنا ہے)وہ فارمولے سے نکالتے ہیں:

قدرِ اِنْحِراف از نُقْطۂ اِعْتِدال = tan⁻¹ ((cos عرضِ کعبہ tan عرضِ بلد - sin عرضِ بلد cos فصلِ طول) ÷ sin فصلِ طول)

$= \tan^{-1} ((\cos 39°41' \tan 21°25' - \sin 39°41' \cos 116°52') \div \sin 116°52')$

$= 33°29'57.03''$

چونکہ قدرِ انحراف (33°29'57.03'') مثبت (+) ہے لہٰذا نقطۂ اِعْتدال یعنی مشرق سے انحراف "شمالی" ہو گا اور اسے یوں لکھیں گے:

"سمتِ قبلہ برائے واشنگٹن DC نقطۂ مشرق سے مائل بہ شمال (33°29'57.03'') ہے۔

یوں بھی کہہ سکتے ہیں: "سمتِ قبلہ برائے واشنگٹن DC "North "From East (33°29'57.03'') ہے۔"

مشق 7.1

ان شہروں کے لیے سمتِ قبلہ معلوم کیجئے:

(1) ....لاہور	**(2)** ....کوئٹہ
(3) ....بغداد شریف	**(4)** ....مدینہ شریف
(5) ....بریلی شریف	**(6)** ....لندن(برطانیہ)
(7) ....اوٹاوا(کینیڈا)	**(8)** ....جکارتا(انڈونیشیا)
(9) .... قاہرہ(مصر/Egypt)	**(10)** .... سیول(کوریا)
(11) .... نگرپارکر	**(12)** ....گیبرون(بوٹسوانا)
(13) ....بیونس آئرز(ارجنٹائنا)	**(14)** .... میکسیکو
(15) ....ویلنگٹن(نیوزی لینڈ)	**(16)** ....کویت

سورج کی مدد سے سمتِ قبلہ معلوم کرنے کا طریقہ

سال میں **2** مرتبہ (**27/28** مئی اور **15/16** جولائی کو)سورج عین کعبۂ مُعَظَّمَہ کے اوپر آتا ہے۔ اس وقت کسی شے **(Object)** کے بننے والے سائے **(Sun Shadow)** کی مدد سے (مساجد اور گھروں وغیرہ کے لئے) بآسانی دُرست قبلہ کی سمت معلوم کی جاسکتی ہے۔

توجۂ خاص: اگر اصل قبلہ سے (سیدھی یا الٹی جانب)**45** درجہ کے اندر اندر نماز پڑھی تو درست ادا ہو گئی۔[1]

درست سمتِ قبلہ نکالنے کا طریقہ: **28/27** مئی کو سعودی عرب کے وقت کے مطابق دن **12:18** اور گرین وچ **(Greenwich)** لندن کے مطابق صبح کے **9:18** پر **نیز** **16/15** جولائی کو سعودی عرب کے وقت کے مطابق دن **12:27** اور گرین وچ لندن کے مطابق صبح کے **9:27** پر کسی بھی لکڑی یا سریے **(Iron Rod)** وغیرہ کو اس احتیاط سے **عموداً (Vertical)** کھڑا کریں کہ وہ کسی جانب جھکا نہ ہو۔ کسی ڈوری کے سرے پر کوئی وزنی چیز باندھ کر بھی لٹکائی جاسکتی ہے۔

پھر درج شدہ وقت پر بننے والے سائے پر کوئی نشان لگادیں۔ اب سائے کے نشان پر کھڑے ہو کر اس لکڑی، سریے یا ڈوری کی جانب رُخ کرنے سے **عینِ کعبہ** کو رُخ

1... بہارِ شریعت، ۱/۴۸۷ماخوذاً

ہو جائے گا۔

درست **سمتِ قبلہ** معلوم کرنے کے لیے کچھ ممالک کے "**16/15** جولائی" کے اوقات نیچے دیے گئے ہیں۔ اگر **2**،**4** منٹ پہلے یا بعد بھی یہ عمل کیا تو حرج نہیں۔ "**28/27** مئی" کے لیے تمام اوقات میں صرف **9** منٹ کم کر لیجئے۔

ممالک	وقت
گھانا، گمبیا، ماریطانیہ، مالی، ٹوگو وغیرہ	9:27 AM
برطانیہ (UK)، آئس لینڈ، آئرلینڈ، بینن، نائجر، نائجیریا، کانگو وغیرہ	10:27 AM
البانیہ، آسٹیریا، اٹلی، ناروے، اسپین، سویڈن، لیسیتھو، موزمبیق، ساؤتھ افریقہ وغیرہ	11:27 AM
عراق، کویت، قطر، تنزانیہ، یمن، سوڈان، یونان، ترکی، مصر، لبنان، شام، فلسطین وغیرہ	12:27 PM
عرب امارات، عمان، موریشس وغیرہ	1:27 PM
ایران، افغانستان	1:57 PM

وقت		ممالک
2:27 PM		پاکستان، تاجکستان وغیرہ
2:57 PM		انڈیا، سری لنکا
3:12 PM		نیپال
3:27 PM		بنگلا دیش
4:27 PM		انڈونیشیا (جاوا)، تھائی لینڈ
5:27 PM		چین، ہانگ کانگ، ملائیشیا، فلپائن، سینگاپور، تائیوان، انڈونیشیا (کالیمنٹن) وغیرہ
6:27 PM		جاپان، کوریا

ہلال دیکھ کر منہ پھیر لیں

حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے اپنا منہ (مبارک) اس کی طرف سے پھیر لیتے۔(ابوداود، کتاب الادب، باب مایقول الرجل اذارای الھلال، ۴/۴۲۰، حدیث:۵۰۹۳)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ شر کی چیز ہے یا یہ کہ کفار نے اُس کی عبادت کی اور شرع میں اُسے دیکھ کر **اللہ** جل جلالہ سے دُعا کرنی آئی، تو پسندیدہ ہُوا کہ منہ پھیر کر کی جائے تا کہ کفار سے مشابہت نہ لازم آئے۔(فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۴۵۹)

کسی بھی دن سورج کی مدد سے سمتِ قبلہ معلوم کرنے کا طریقہ

اوپر بیان کردہ طریقے سے سال میں صرف دو مرتبہ اور وہ بھی مخصوص وقت میں ہی سمتِ قبلہ معلوم کیا جاسکتا ہے، لیکن ایک دوسرے فارمولے سے روزانہ بھی سورج کی مدد سے سمتِ قبلہ معلوم کیا جاسکتا ہے۔

طریقہ:

اس کے لیے پہلے سورج کی سمت معلوم کرنا ہوگی جیسے سمتِ قبلہ معلوم کی تھی۔ سمتِ شمس معلوم کرنے کا فارمولا وہی ہے جس کے ذریعے سمتِ قبلہ نکالی تھی۔ سمتِ قبلہ میں چار چیزیں درکار تھیں۔(1)...عرضِ بلد (2)...طُولِ بلد (3)...عرضِ کعبہ(4)...طولِ کعبہ۔ طولِ کعبہ کی مدد سے "فصلِ طُول" نکالی تھی۔

اس فارمولے کے ذریعے "سمتِ شمس" نکالنے کے لیے بھی چار چیزیں درکار ہوں گی۔

(1)...عرضِ بلد(2)...طُولِ بلد(3)...میلِ شمس(4)...فصلِ شمس۔

فصلِ شمس = (ابتدائے ظہر - مطلوبہ وقت) x 15

وقتِ شام کی مثال

آیئے! ہم لیاقت پور کے لیے 5 جون، شام 4 بجے کا "سمتِ شمس" نکالتے ہیں۔ فارمولا حل کرنے سے پہلے ظہر کا وقت معلوم کریں گے۔

میلِ شمس	طُولِ بلد	عرضِ بلد
22°37' N	70°57' E	28°56' N

تَعدیلِ مُرَوَّج برائے لیاقت پور : 5 - 70°57' ÷ 15 = 00:16:12

کتاب کے آخر میں دیے گئے "جدول بلدی زوال" میں 5 جون کا بلدی زوال "11:58:36" ہے۔

معیاری زوال = 11:58:36 + 00:16:12 = 12:14:48

اب "فصلِ شمس" معلوم کریں گے۔ جو مطلوبہ وقت سے معیاری زوال گھٹانے سے حاصل ہو گی:

فصلِ شمس = (16:00:00 - 12:14:48) x 15

= 56°18'

نوٹ:

اگر "فصلِ طُول" کی طرح "فصلِ شَمس" بھی "+" آئے تو نُقطۂ اِعْتِدال "مغرب" ہو گا۔ اور "-" آئے تو "مشرق" ہو گا۔

اور اگر فصلِ شمس "-" میں آئے تو اسے "+" بنالیں گے۔

اب مکمل "سمتِ قبلہ" والا فارمولا اس طرح استعمال کریں گے کہ "عرضِ کعبہ" کی جگہ "میلِ شمس" اور "فصلِ طول" کی جگہ "فصلِ شمس" لکھیں گے۔

سمتِ شَمْس کا فارمولا

سمتِ شمس = tan^-1 ((cos عرض بلد tan میل شمس - sin عرض بلد cos فصل شمس) ÷ sin فصل شمس)

= tan-¹ ((cos 28°56' tan 22°37' - sin 28°56' cos 56°18') ÷ sin 56°18')

= 06°35'38.68''

اگر جواب "+" میں آئے تو اِنحراف "شمالی" ہو گا اور اگر "-" میں آئے تو **اِنحراف** "جنوبی" ہو گا۔

یعنی اس وقت سورج مغرب سے مائل بہ شمال (06°35'38.68'') ہے۔ اور لیاقت پور کا قبلہ مغرب سے جنوب کی طرف (07°48'46.03'') ہے تو (سمتِ قبلہ اور سمتِ شمس میں) کل فرق 14 درجے (07°48'46.29'' +06°36'10.94'') سے کچھ زائد آیا۔ لہٰذا شام 4 بجے کسی چیز کا سایہ لے کر 14 درجے جنوب کی طرف (پروٹیکٹر وغیرہ کی مدد سے) **انحراف** کرنے سے ہمارا رُخ قبلہ کی طرف ہو گا۔

اس کے متعلق تصویر صفحہ 43 پر ملاحظہ فرمائیں۔

وقتِ صبح کی مثال

اب ہم لیاقت پور کے لیے 5 جون ہی کے صبح 10 بجے کا سمتِ شمس معلوم کرتے ہیں جبکہ ظہر کا وقت 12:14:48 ہے۔

فارمولا حل کرنے سے پہلے "فصلِ شمس" معلوم کریں گے۔

فصلِ شمس $= (10:00:00 - 12:14:48) \times 15$

$= -33°42'$

نوٹ:

فصلِ شمس "-" ہے لہٰذا نقطۂ اِعْتدال "مشرق" ہوا۔ چونکہ فصلِ شمس منفی ہے لہٰذا اسے مثبت "+" بنالیں گے۔

سمتِ شمس = tan⁻¹ ((cos عرضِ بلد tan میلِ شمس - sin عرضِ بلد cos فصلِ شمس) ÷ sin فصلِ شمس)

$= \tan^{-1}((\cos 28°56' \tan 22°37' - \sin 28°56' \cos 33°42') \div \sin 33°42')$

$= -3°54'23.90''$

نوٹ:

چونکہ جواب منفی "-" میں ہے لہٰذا انحراف "جنوبی" ہو گا۔

یعنی اس وقت سورج "مشرق" سے مائل بہ جنوب **(3°54'23.90")** ہے۔ اور سائے کا رُخ بالکل الٹ یعنی "نقطۂ مغرب" سے **(3°54'23.90")** مائل بہ شمال ہو گا جبکہ لیاقت پور کا قبلہ مغرب سے جنوب کی طرف **(7°48'46.29")** ہے تو (سمتِ قبلہ اور سمتِ سایہ میں) کل فرق **12** درجے **(07°48'46.29" + 3°54'23.90")** سے کچھ کم آیا۔ لہٰذا صبح **10** بجے کسی چیز کا سایہ لے کر سمتِ سایہ سے تقریباً **12** درجے جنوب کی طرف (پروٹیکٹر وغیرہ کی مدد سے) اِنحِراف کرنے سے ہمارا رخ "قبلہ" کی طرف ہو گا۔

سایہ (Tangent) کی مدد سے زاویہ بنانے کا طریقہ

ذکر کردہ مثال میں سَمْتِ شَمْس کے خط کو **12** درجہ الٹے ہاتھ پر موڑنا ہے۔ پہلے اس خط کو کامل یا جزوی (نشان لگا کر) ماپا۔ فرض کریں کہ **10** انچ ہے اب **12** درجے کا **Tan** لے کر خط کی لمبائی سے ضرب دیا تو **2.13** حاصل ہوا۔ اب **10** انچ والے خط کے سرے پر افقاً **(Horizontal)** **90** ڈگری کا خیال رکھتے ہوئے الٹے ہاتھ پر **2.13** انچ خط کھینچ کر دوسرے سرے سے ملانے پر رُخِ کعبہ حاصل ہو گا۔

اس کے متعلق تصویر صفحہ **43** پر ملاحظہ فرمائیں۔

مزید یہ کہ اگر ہم قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں تو روزانہ سورج ایک مرتبہ پیٹھ کی جانب ایک مرتبہ اُلٹے یا سیدھے ہاتھ پر (صف بناتے ہوئے) اور ایک مرتبہ قبلہ کی جانب آئے گا۔ بعض اوقات یہ تینوں مواقع اور کبھی دو اور کبھی صرف ایک (جو ہمیشہ آتا ہے۔) آئیں گے۔ ان سب صورتوں میں کعبۃُ اللہ کی سمت معلوم کرنا انتہائی آسان ہے اور وہ بھی بغیر کمپاس کے، یہ اوقات جاننے کے لیے **"شعبہ اوقاتُ الصَّلاۃ"** سے رابطہ فرمائیں۔

رؤیتِ ہلال کے قواعد

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قَواعِدِ رُؤیَتِ ہلال تَخْمِیْنی ہیں، سب میں پہلا فَنِ ہیئت کا اِمام جو گنا جاتا ہے بَطْلِیْمُوس ہے اس نے مِجَسْطِی لکھی، اس میں تمام اَفلاک کے اَحوال، ستاروں کا طُلوع و غُروب، ان کا آپس میں نظری فاصلہ، یہاں تک کہ ثَوابِت (یعنی ستاروں) کا بھی طُلوع و غُروب لکھا ہے کہ فلاں ستارہ آفتاب سے اتنے بُعد (یعنی دُوری) پر ہو گا تو نظر آئے گا اور اتنے بُعد (یعنی دُوری) پر ہو گا تو نہیں اور ہلال (یعنی چاند) کو چھوڑ گیا وہ اس کے قابو (یعنی بَس) کا نہ تھا۔ مُتَاَخِّرِیْن نے اس کا قاعدہ (یعنی اصول) ایجاد کیا ہے آٹھ وَرق کامِل (یعنی ماہر فن) پر اس کے اَعمال آتے ہیں اور اس کے بعد کبھی یقینی جواب آتا ہے اور کبھی اس قدر اَعمالِ کَثِیْرہ کے بعد بھی مشکوک (یعنی مُشتبہ)۔ سیدھا حساب جو ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکھایا ہے وہ کبھی نہ ٹوٹ سکتا ہے نہ ٹوٹے گا: اِنَّا اُمَّۃٌ اُمِّیَّۃٌ لَا نَکْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّھْرُ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَعُدُّوْا ثَلٰثِیْنَ "ہم اُمّت اُمّیہ ہیں نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں مہینہ ۲۹ کا ہے یا ۳۰ کا تو اگر تمہیں شُبہ پڑ جائے تو ۳۰ کی گنتی پوری کر لو۔

(ابو داود، کتاب الصوم، باب الشھر یکون تسعا و عشرین، ۴۳۲/۲، حدیث: ۲۳۱۹/۲۳۲۰ - نسائی، کتاب الصیام، ذکر الاختلاف...الخ، ص۳۵۸، حدیث: ۲۱۲۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت - فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۵۷۵)

کمپاس کی مدد سے سمتِ قبلہ معلوم کرنے کا طریقہ

قبلہ نما(کمپاس/Compass) کی سوئی ہمیشہ شمال کی طرف رہتی ہے۔ کمپاس کئی طرح کے ہوتے ہیں۔(1)...360نمبر زوالا (2)... 400یا 40نمبر زوالا

(1)...360درجات والا

اس میں درجات کو "نقطۂ شمال" سے گھڑی وار شمار کیا جاتا ہے۔یوں "نقطۂ مشرق"90درجہ" پر،نقطۂ جنوب"180 درجہ" پر،اور نقطۂ مغرب"270 درجے" پر آئے گا"۔عالمی سطح پر اس کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے۔لہٰذا "اوقاتُ الصلوٰۃ" کے سافٹ ویئر میں بھی یہی درجاتِ قبلہ دیئے گئے ہیں۔



مثال:1

کراچی کے لیے سمتِ قبلہ(''2°19'36) مغرب سے مائل بہ جنوب ہے لہٰذا کمپاس میں "270" سے ان درجات کو تفریق کرنے سے(''267°40'24/ 267.67) حاصل ہوا۔

مثال:2

واشنگٹن DC کے لیے سمتِ قبلہ (''33°29'57.03) مشرق سے مائل بہ شمال ہے لہٰذا 90 سے ان درجات کو تفریق کرنے سے (''56.5/56°30'2.97) حاصل ہوا۔

(2)...400 یا 40 نمبرز پر مشتمل کمپاس

اس میں "شمال" سے مخالف گھڑی وار درجات سمتِ قبلہ کو شمار کرکے 400 نمبرز کی صورت میں "0.9" پر اور 40 نمبرز کی صورت میں "9" پر تقسیم کرنے سے کمپاس کا نمبر حاصل ہو گا کیونکہ قبلہ نما میں 360 درجوں کو "400" یا "40" نمبرز میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

مثلاً کراچی کے لیے سمتِ قبلہ مغرب سے مائل بہ جنوب (''2°19'36) ہے اور شمال سے مخالف گھڑی وار (''92°19'36) درجات کو "400 والے" کمپاس کے لیے "0.9" پر تقسیم کرنے سے "102.6" نمبر حاصل ہوئے۔ اور "40 والے" کے لیے "9" پر تقسیم کرنے سے "10.26" نمبر حاصل ہوئے، ان نمبرز پر قبلہ نما (کمپاس) کی مخصوص سوئی کو رکھنے سے قبلہ نما کا مینارہ یا مونوگرام "قبلہ" بتائے گا۔

نوٹ:

"مقناطیسی شمال" اور "حقیقی شمال" میں کچھ فرق ہے۔ آج کل یہ فرق پاکستان میں معمولی ہے جسے نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

مشق:7.2

400 نمبر والے قبلہ نما (کمپاس) کے لیے درج ذیل شہروں کے نمبرز معلوم کیجئے۔

(1) .... لاہور	(2) .... کوئٹہ
(3) .... قاہرہ (مصر/Egypt)	(4) .... اوٹاوا (کینیڈا)
(5) .... سیول (کوریا)	(6) .... مسقط (عمان)

چاند سورج کی حرکت

چاند سورج دونوں کی اپنی چال مغرب سے مشرق کو ہے، اور حرکتِ یومیہ جس کے بسبب طلوع و غروب روزانہ ہوتا ہے مشرق سے مغرب کو تو چاند صبح کے وقت جب ہی نظر آئیگا کہ سورج کے پیچھے ہو یعنی جانب مغرب ہٹا ہوا ہو کہ اگر جانبِ مشرق بڑھا ہو تو آفتاب اس سے پہلے طلوع کرے گا، صبح کے وقت چاند آفتاب سے بھی زیادہ زیرِ زمین اترا ہو گا نظر کیونکر آئے، اور جب پیچھے ہے تو افقِ مشرقی پر سورج سے پہلے چمک آئیگا، آفتاب ہنوز زیرِ زمین ہو گا، تو نظر آسکتا ہے بشرطیکہ ۸ درجے سے کم نہ ہو، ورنہ اتنے قرب میں سورج کی شعاعیں اُسے چُھپالیں گی، نظر کام نہ کرسکے گی۔ اسی طرح شام کو مغرب میں جب ہی نظر آتا ہے کہ سورج کے آگے ہو یعنی جانبِ مشرق بڑھا ہو کہ اگر جانبِ مغرب ہٹا ہو گا تو سورج سے پہلے ڈوب جائے گا، اور جب آگے ہے تو افق غربی پر بعد غروب آفتاب باقی رہے تو نظر آنا ممکن بشرطیکہ آٹھ درجہ سے کم فصل نہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۴۶۵)

باب 8: متفرقات

مستحب اوقات کا بیان از بہارِ شریعت

① فجر میں تاخیر مستحب ہے، یعنی اسفار میں (کہ جب خوب اُجالا ہو، زمین روشن ہو جائے اس وقت فجر کی نماز) شروع کرے مگر ایسا وقت ہونا مستحب ہے کہ چالیس سے ساٹھ آیت تک ترتیل کے ساتھ پڑھ سکے پھر سلام پھیرنے کے بعد اتنا وقت باقی رہے کہ اگر نماز میں فساد ظاہر ہو تو طہارت کر کے ترتیل کیساتھ چالیس سے ساٹھ آیت تک دوبارہ پڑھ سکے اور اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ طلوعِ آفتاب کا شک ہو جائے۔

② عورتوں کے لیے ہمیشہ فجر کی نماز غلس (یعنی اوّل وقت) میں مُستَحب ہے اور باقی نمازوں میں بہتر یہ ہے کہ مردوں کی جماعت کا انتظار کریں، جب جماعت ہو چکے تو پڑھیں۔

③ جاڑوں (سردیوں) کی ظہر میں جلدی مُستَحب ہے، گرمی کے دنوں میں تاخیر مُستَحب ہے، خواہ تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ، ہاں گرمیوں میں ظہر کی جماعت اوّل وقت میں ہوتی ہو تو مُستَحب وقت کے لیے جماعت کا ترک جائز نہیں، موسمِ ربیع جاڑوں (یعنی سردیوں) کے حکم میں ہے اور خریف گرمیوں کے حکم میں۔

④ عصر کی نماز میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے مگر نہ اتنی تاخیر کہ خود قُرصِ آفتاب (سورج کی ٹکیا) میں زردی آجائے کہ اس پر بے تکلّف بے غبار و بخار نگاہ قائم ہونے لگے، دھوپ کی زردی کا اعتبار نہیں۔

(5) تجربہ سے ثابت ہوا کہ قُرصِ آفتاب (یعنی سورج کی ٹکیا) میں یہ زردی اس وقت آجاتی ہے جب غُروب میں بیس منٹ باقی رہتے ہیں، تو اسی قدر وقتِ کراہت ہے، یوہیں بعدِ طلوع بیس (20) منٹ کے بعد جوازِ نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔

(6) تاخیر سے مراد یہ ہے کہ وقتِ مُستَحب کے دو حصے کیے جائیں، پچھلے حصہ میں ادا کریں۔

(7) روزِ اَبر (یعنی جس دن بادل چھائے ہوں) کے سوا مغرب میں ہمیشہ تَعْجِیل (جلدی پڑھنا) مُستَحَب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر "مکروہِ تَنْزِیھی" اور اگر بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کی کہ ستارے گُتھ گئے، تو"مکروہِ تحریمی"۔

(8) اَبر کے دن (یعنی جس دن بادل چھائے ہوں) عصر و عشا میں تَعْجِیل (جلدی پڑھنا) مُستَحَب ہے اور باقی نمازوں میں تاخیر (مُستَحَب)۔

(9) عشا میں تہائی رات تک تاخیر مُستَحَب ہے اور آدھی رات تک تاخیر مُباح یعنی جب کہ آدھی رات ہونے سے پہلے فرض پڑھ چکے اور اتنی تاخیر کہ رات ڈھل گئی مکروہ ہے کہ باعث تقلیلِ جماعت (عشا کی نماز باجماعت میں لوگوں کی کمی کا سبب) ہے۔

(10) نمازِ عشا سے پہلے سونا اور بعد نمازِ عشا دنیا کی باتیں کرنا، قصے کہانی کہنا سننا مکروہ ہے۔ ضروری باتیں اور تلاوتِ قرآن مجید اور ذکر اور دینی مسائل اور صالحین کے قصے اور مہمان سے بات چیت کرنے میں حرج نہیں، یوہیں "طُلوعِ فجر" سے "طُلوعِ آفتاب" تک ذکرِالٰہی کے سوا ہر بات مکروہ ہے۔

(11) جو شخص جاگنے پر اعتماد رکھتا ہو اس کو آخر رات میں وتر پڑھنا مستحب ہے، ورنہ سونے سے قبل پڑھ لے۔ پھر اگر پچھلے (رات کے کسی وقت) کو آنکھ کھلی تو تہجد پڑھے وتر کا اِعادہ جائز نہیں۔[1]

(12) اس (چاشت) کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زَوال یعنی نِصْفُ النَّہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔[2]

تعجیل وتاخیر سے مراد

کسی وقت کے دو حصے کئے جائیں تو نِصْف اَوّل **(First Half)** میں نماز ادا کرنا **تَعْجیل** (جلدی) کہلاتا ہے اور تاخیر سے مراد نِصْف آخر **(Second Half)** میں نماز ادا کرنا ہے۔

مثلاً کسی دن صبحِ صادق کا وقت **4:40**، طُلوعِ آفتاب **6:00**، ضَحْوَۂ کُبریٰ **11:50**، ابتداءِ ظہر **12:30**، عصر **5:00**، غُروبِ آفتاب **7:00**، اور عشاء **8:20** ہو تو مُسْتَحَب اوقات یوں نکالیں گے۔

سحری = فجر - (فجر + 12 - غروب) ÷ 6

= 4:40 - (4:40 + 12 - 7:00) ÷ 6

= 3:3:20

1... بہارِ شریعت، ۱/۴۵۳-۴۵۱ حصہ ۳ ملتقطاً

2... بہارِ شریعت، ۱/۶۷۶ حصہ ۴

نوٹ:

غُروبِ آفتاب تاصبحِ صادق شرعاًرات ہے اور رات کے آخری چھٹے حصے میں جب بھی سحری کھائیں مُستَحَب پر عمل کا ثواب ملے گا۔

فجر کا مستحب وقت = (فجر + طلوع) ÷ 2
= (4:40 + 6:00) ÷ 2
= 5:20

ابتدائے اشراق و چاشت = طلوع + مکروہ وقت کا دورانیہ
= 6:00 + 0:20
= 6:20

چاشت کا مستحب وقت = (فجر + ضحوۂ کبریٰ) ÷ 2
= (4:40 + 11:50) ÷ 2
= 8:15

ظہر کا مستحب وقت = (ظہر + عصر + 12) ÷ 2
= (12:30 + 5:00 + 12) ÷ 2
= 14:45

عصر کا مستحب وقت = (عصر + (غروب - مکروہ وقت کا دورانیہ)) ÷ 2

= (5:00 + (7:00 - 0:20)) ÷ 2

= 5:50

مکروہ وقت قبل از غروب = غروب - مکروہ وقت کا دورانیہ

= 7:00 - 0:20

= 6:40

مغرب کا مستحب وقت = (غروب + عشا) ÷ 2

= (7:00 + 8:20) ÷ 2

= 7:40

عشا کا مستحب وقت = غروب + (صبح صادق + 12 - غروب) ÷ 3

= 7:00 + (4:40 + 12 - 7:00) ÷ 3

= 10:13:20

نوٹ:

مغرب کی نماز جلدی پڑھنا مستحب ہے۔ دو رکعت کی مقدار تاخیر مکروہِ تنزیہی اور بلاعذر اتنی تاخیر کرنا کہ ستارے گُتھ جائیں مکروہِ تحریمی ہے۔ بارہا کے مشاہدات سے یہ بات واضح ہوئی ہے کہ وقتِ مغرب کے نصفِ اول **(First Half)** کے اختتام پر

ستارے گھ جاتے ہیں لہذا اس سے پہلے پہلے نماز پڑھ لینی چاہیے۔

عشا کی نماز تہائی رات پر پڑھنا مُستَحَب ہے لیکن ایسا کم عرضِ بلاد پر ہی ممکن ہے۔

اوقاتِ نماز میں ہر سال فرق کی وجوہات

فتاویٰ رضویہ کا ایک سوال وجواب پیشِ خدمت ہے چنانچہ

سوال: ماہ رمضان شریف کبھی موسمِ گرما میں ہوتا ہے کبھی موسمِ سرما، کبھی موسمِ بہار میں کبھی برسات میں۔ فرض کیجئے کہ ایک مرتبہ ماہِ رمضان گرمیوں میں ہو تو دوسرے سال بھی گرمیوں میں ہونا چاہئے کیونکہ وہی موسم دوبارہ سال بھر بعد آتا ہے، شمسی مہینے کے حساب سے کبھی رمضان موسمِ گرما میں ہوتا ہے اور کبھی موسمِ سرما میں، اس کی وجہ کیا ہے؟ چونکہ حضور علمِ ھیأت میں یدِ طُولیٰ رکھتے ہیں پس سوائے حضور کے کسی اور سے اس کا حل ہونا غیر ممکن۔

الجواب: موسموں کی تبدیلی خالِق عَزَّوَجَلَّ نے گردشِ آفتاب (سورج کے چکر) پر رکھی ہے مثلاً تحویلِ بُرجِ حَمل سے ختمِ جَوزا تک "فصلِ ربیع" ہے، پھر تحویل سَرطان سے خَتمِ سُنبله تک "گرمی"، پھر تحویلِ میزان سے ختمِ قَوس تک "خریف"، پھر تحویلِ جَدی سے ختمِ حُوت تک "جاڑا"۔[1] یہ آفتاب کا

---

1 … برج بارہ ہیں جن کے نام یہ ہیں:

(1) حَمل (Aries) (2) ثور (Taurus) (3) جَوزا (Gemini) (4) سَرطان (Cancer) (5) اسد

ایک دَور ہے کہ تقریباً ۳۶۵ **(365)** دن اور پونے چھ گھنٹے میں کہ پاؤ دن کے قریب ہُوا پُورا ہوتا ہے۔ اور عربی شرعی مہینے قمری ہیں کہ ھِلال (چاند) سے شروع اور "۳۰" یا "۲۹" دن میں ختم ہوتے ہیں۔ یہ بارہ ۱۲ مہینے یعنی قمری سال ۳۵۴ **(354)** یا ۳۵۵ **(355)** دن کا ہوتا ہے تو شمسی سال سے دس گیارہ دن چھوٹا ہے، سمجھنے کے لیے کَسْرات چھوڑ کر شمسی سال ۳۶۵، قمری ۳۵۵ میں رکھے کہ دس دن کا فرق ہوا،

رمضان شریف کبھی سردی کبھی گرمی میں کیوں؟

(اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں:) اب فرض کیجئے کہ کسی سال یکم رمضان شریف یکم جنوری کو ہُوئی تو آئندہ سال ۲۲ دسمبر کو یکم رمضان ہو گی کہ قمری ۱۲ مہینے ۳۵۵ دن میں ختم ہو جائیں گے اور شمسی سال پورا ہونے کو ابھی دس دن اور درکار ہیں، پھر تیسرے سال یکم رمضان ۱۲ دسمبر کو ہو گی، چوتھے سال یکم دسمبر کو ہو گی، تین برس میں ایک مہینہ بدل گیا، پہلے یکم جنوری کو تھی اب یکم دسمبر کو ہُوئی، یونہی ہر تین برس میں ایک مہینہ بدلے گا اور رمضانُ الْمُبارک ہر شمسی مہینہ میں دورہ فرمائے گا۔

(Leo) **(6)** سُنبُلہ **(Virgo)** **(7)** میزان **(Libra)** **(8)** عقرب **(Scorpio)** **(9)** قَوس **(Sagittarius)** **(10)** جَدی **(Capricorn)** **(11)** دلُو **(Aquarius)** **(12)** حُوت **(Pisces)**

ہندی مہینوں کا حساب

(اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں:) بعینہٖ یہی حالت ہندی مہینوں کی ہو گی، اگر وہ لوند(Leap Year) نہ لیتے، انھوں نے سال رکھا شمسی اور مہینے لیے قمری، تو ہر برس دس دن گھٹ گھٹ کر تین سال بعد ایک مہینہ گھٹ گیا، لہٰذا ہر تین سال پر وہ ایک مہینہ مکرر کر لیتے ہیں تاکہ شمسی سال سے مطابقت رہے، ورنہ کبھی جیٹھ جاڑوں میں آتا اور پوس گرمیوں میں۔

فروری 28 یا 29 کا کیوں؟

(اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں:) بلکہ نصاریٰ جنھوں نے سال وماہ سب شمسی لیے اگر یہ چوتھے سال ایک دن بڑھا کر فروری ۲۹ کا نہ کرتے تو اُن کو بھی یہی صورت پیش آتی کہ کبھی جُون کا مہینہ جاڑوں میں ہوتا اور دسمبر گرمیوں میں، یوں کہ سال ۳۶۵ دن کا لیا اور آفتاب کا دَورہ ابھی چند گھنٹے بعد پُورا ہو گا کہ جس کی مقدار تقریباً چھ ۶ گھنٹے، تو پہلے سال شمسی سال دورہ یافتہ سے ۶ گھنٹے پہلے ختم ہوا، دوسرے سال ۱۲ گھنٹے پہلے، تیسرے سال ۱۸ گھنٹے پہلے، چوتھے سال تقریباً ۲۴ گھنٹے، اور ۲۴ گھنٹے کا ایک دن رات ہوتا ہے لہٰذا ہر چوتھے سال ایک دن بڑھا دیا کہ دورۂ آفتاب سے مطابقت رہے، لیکن دورۂ آفتاب پُورے چھ گھنٹے زائد نہ تھا بلکہ تقریباً پونے چھ گھنٹے، تو چوتھے سال پورے ۲۴ گھنٹے کا فرق نہ پڑا تھا بلکہ تقریباً ۲۳ گھنٹے کا اور بڑھا لیا ایک کہ ۲۴ گھنٹے ہے، تو یوں ہر سال میں شمسی سال دورۂ آفتاب سے کچھ

کم ایک گھنٹہ بڑھے گا، سَو برس بعد تقریباً ایک دن، لہذا صدی بعد ایک دن گھٹا کر پھر فروری ۲۸ دن کا کرلیا، اسی طرح اور "دقیق کسرات" کا حساب ہے۔[1]

معلوم ہوا کہ ہر سال اوقاتِ نماز میں کچھ نہ کچھ فرق آتا ہے جو ہر **4** سال بعد کم وبیش درست ہو جاتا ہے تاہم احتیاط ضروری ہے مذکورہ طریقے سے نکالے گئے اوقاتِ نماز تقریبی ہیں تحقیقی نہیں اس میں کم عرض بلد پر آدھا ایک منٹ تک اور بڑے عرض بلاد پر دو تین منٹ تک کی غلطیاں ممکن ہیں۔ تحقیقی اوقات کے استخراج کا طریقہ اِنْ شَآءَ اللہ اسی کتاب کے دوسرے حصے میں بیان کیا جائے گا۔

حکایت: امام الحرمین ابو المعالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانے میں بادشاہِ وقت کے یہاں ۲۹ کے ہلال پر گواہیاں گزریں۔ بحکم سلطان اعلان ہوا کہ کل عید ہے، یہ خبر امامُ الحرمین کو پہنچی۔ گواہیاں قابلِ قبول نہ تھیں، امام کے حکم سے معاً دوسرا اعلان ہوا کہ بحکم امام ابو المعالی کل روزہ ہے۔ صبح کو تمام شہر روزہ دار ا تھا۔ حاسدوں نے یہ خبر خوب رنگ کر بادشاہ تک پہنچائی کہ اگر امام چاہیں تو سلطنت چھین لیں۔ ملاحظہ ہو کہ اُنہیں کا حکم مانا گیا اور حکمِ سلطان کی کچھ پروانہ ہُوئی۔ بادشاہ نے برافروختہ ہو کر چوب دار بھیجے کہ جیسے بیٹھے ہیں تشریف لائیں۔ امام ایک جبّہ پہنے تھے، ویسے ہی دربار میں رونق افروز ہوئے ،اشتعال شاہی دوبالا ہوا کہ لباس درباری نہ تھا۔ سوال کیا۔ فرمایا: اطاعتِ اولوالامر واجب ہے۔ حکم تھا جیسے بیٹھے ہیں آئیں، میں یُوں ہی بیٹھا تھا چلا آیا۔ کہا: اعلانِ خلاف پر کیا باعث تھا؟ فرمایا: انتظامِ دنیا تمہارے سپرد ہے اور انتظامِ دین ہمارے متعلق۔ بادشاہ پر ہیبتِ حق طاری ہُوئی۔ باعزاز تمام رخصت کیا اور بدگویوں کو سزا دی۔
(فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۴۵۵)

[1] ... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۳۴۹

دعوتِ اسلامی کی موبائل اپلی کیشن

(Mobile Application)

انسٹال کا طریقہ

موبائل کے پلے اسٹور (Play Store) پر جاکر (Prayer) لکھ کر سرچ کریں .... سامنے اوقاتِ نماز کی بہت سی اپلی کیشنز (Applications) آجائیں گی........شُعبہ اوقاتُ الصَّلاۃ کی اپلی کیشن کے نیچے چھوٹے الفاظ میں "Dawat-e-Islami" لکھا ہوا ہو گا یہ اپلی کیشن انسٹال (Install) کر لیجئے۔

اپلی کیشن اور چھپے ہوئے نقشے میں فرق

① دعوتِ اسلامی کی موبائل اپلی کیشن (Mobile Application) میں اوقات صرف خاص مقام کے لیے ہوتے ہیں۔

② موبائل اپلی کیشن کے اوقات صرف موجودہ تاریخ وسال کے لیے ہوتے ہیں۔

③ موبائل اپلی کیشن میں بلندی سطحِ سمندر سے شمار ہوتی ہے۔

جبکہ مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والے یا مدنی چینل پر دیے گئے اوقات کئی لحاظ سے احتیاطی ہوتے ہیں، مثلاً

① ایک سال کے بجائے 26 سال کے لیے کارآمد بنائے جاتے ہیں یعنی آئندہ 26 سالوں میں سب سے جلد ہونے والی "صبحِ صادق" اور "طُلوع" کا وقت اور سب سے آخر میں ہونے والے ظہر، عصر، مغرب وعشا کے وقت کو درج کیا جاتا ہے۔

② بڑے شہروں میں پھیلاؤ کے اعتبار سے بھی احتیاط لی جاتی ہے۔ جس سے ایک آدھ منٹ تک فرق آجاتا ہے۔

③ اوقات کار تیار کرنے میں پہاڑی اور غیر ہموار علاقوں کی بلندی کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

④ کئی کئی منزلہ عمارات کے لئے "اوقاتِ طُلوع و غُروب" میں کم و بیش چھوٹے شہروں کے لیے **50** فٹ، درمیانے شہروں کے لیے "**100-125**" فٹ اور بڑے بڑے شہروں کے لیے حسبِ ضرورت بلند عمارات کا لحاظ رکھتے ہوئے "**40** سیکنڈ" سے لے کر "ایک منٹ یا اس سے زائد" بھی احتیاط شامل کی جاتی ہے۔

نتیجہ:

پہاڑی علاقوں کے لیے ایپلی کیشن اور چھپے ہوئے اوقات میں کوئی خاص فرق نہیں ہوتا البتہ میدانی علاقوں کے لیے ایپلی کیشن کے اوقات اور چھپے ہوئے اوقات میں معمولی فرق ہوگا۔

توجہ:

یاد رہے کہ ایپلی کیشن، چھپے اوقات یا مدنی چینل پر دیے گئے اوقات میں سے جس کے مطابق بھی نماز پڑھیں گے یا سحر و افطار کریں گے تو درست ہو جائیں گے۔

ایپلی کیشن میں کسی نئے مقام کا اضافہ

چاہے ڈیسک ٹاپ ایپلی کیشن (Desktop Application) ہو یا موبائل ایپلی کیشن (Mobile Application)، ان میں دنیا کے کسی بھی مقام کا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

بس آپ کو مطلوبہ مقام کا عرض و طول (Latitude & Longitude) معلوم ہونا چاہیے۔ لہٰذا پہلے آپ "Google Earth" یا "Google Map" یا "GPS" یا کسی عرض و طول کے جدول سے مطلوبہ مقام کا درست "عرض و طول" معلوم کیجئے۔

موبائل ایپلی کیشن میں "Add location" میں جاکر اپنے مقام کا "عرض وطُول" ڈالیے۔ ڈیسک ٹاپ ایپلی کیشن میں متعلقہ ملک وصوبے کا کوئی بھی شہر کھول کر اپنے مطلوبہ مقام کا "نام" اور "عرض و طول" تبدیل کر کے Save کر لیجئے۔

اگر مطلوبہ مقام پہاڑی علاقہ یا بلڈنگ ہونے کی صورت میں اونچائی پر ہو تو بلندی (Height) فٹ یا میٹر میں لکھ لیجئے تاکہ بالکل درست اوقات حاصل ہوں۔

البتہ موبائل ایپ میں نیٹ کی موجودگی میں "Get Location" کے آپشن پر کلک کر کے باآسانی نیا مقام ایڈ کیا جاسکتا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے ایپ ازخود اس مقام کو بلندی کے ساتھ لے لیتی ہے جہاں موبائل موجود ہوتا ہے۔

گھڑی کا وقت درست کیسے کریں؟

درست اوقات پر عمل، درست گھڑی پر موقوف ہے، لہٰذا آپ کی گھڑی کا وقت بالکل درست ہونا ضروری ہے۔ اپنی گھڑی کا وقت درست کرنے کے لیے اسے دنیا کی درست ترین گھڑی جو کہ لندن کے علاقے گرین وچ میں واقع ہے اس کو معیار بنا کر درست کر لیجئے۔

گرین وچ کا ٹائم اس کی ویب سائٹ "www.greenwichmeantime.com" سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔

شعبہ مدنی چینل بھی اسی گھڑی کو معیار بنا کر اپنی گھڑی کی درستگی کا اہتمام کرتا رہتا ہے۔ لہٰذا آپ مدنی چینل کی گھڑی کو سامنے رکھ کر اپنی گھڑی درست کرسکتے ہیں۔

❁❁❁❁❁

يَسْــَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِیَ مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: تم سے نئے چاند کو پوچھتے ہیں تم فرمادو وہ وقت کی علامتیں ہیں لوگوں اور حج کے لئے (پ ۲، البقرۃ: ۱۸۹)

ایک جگہ سے دوسری جگہ کا ہوائی فاصلہ

دنیا کے کسی بھی مقام سے دوسرے مقام کا ہوائی فاصلہ معلوم کرنا ہو تو اس کے لیے پہلے دونوں شہروں کا "عرض و طُول "معلوم کریں گے۔ اور پھر فارمولے کی مدد سے فاصلہ نکالیں گے۔

ہوائی فاصلہ نکالنے کا فارمولا

مثال:1

آیئے! ماہرِعلمِ توقیت مفتی سید افضل حسین مونگیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے شہر مونگیر شریف سے مدینہ شریف کا فاصلہ معلوم کرتے ہیں:

عرضِ اول مونگیر	طُولِ اول مونگیر	عرضِ ثانی مدینہ شریف	طُولِ ثانی مدینہ شریف
25°23' N	86°30' E	24°28' N	39°37' E

اب پہلے "فصلِ طُول" معلوم کریں گے اس کے بعد مکمل فارمولا حل کریں گے۔

فصلِ طول نکالنے کا قاعدہ

طولِ ثانی - طولِ اول = فصلِ طول

= 86°30' - 39°37'

= 46°53'

فاصلہ نکالنے کا فارمولا

فاصلہ = Cos⁻¹ ((sin عرضِ اول sin عرضِ ثانی) + (cos عرضِ اول cos عرضِ ثانی cos فصلِ طول)) x 111.2

$= \cos^{-1}((\sin 25°23' \sin 24°28') + (\cos 25°23' \cos 24°28' \cos 46°53')) \times 111.2$

= 4704 Km

مثال:2

دھیر کوٹ (کشمیر) سے کراچی کا فاصلہ معلوم کرتے ہیں:

عرضِ اول دھیر کوٹ	طُولِ اول دھیر کوٹ	عرضِ ثانی کراچی	طُولِ ثانی کراچی
34°2' N	73°35' E	24°54' N	67°4' E

اب پہلے "فصلِ طول" معلوم کریں گے، اس کے بعد مکمل فارمولا حل کریں گے۔

فصلِ طول نکالنے کا قاعدہ

فصلِ طول = طولِ ثانی - طولِ اول

= 73°35' - 67°4'

= 6°31'

فاصلہ نکالنے کا فارمولا

فاصلہ = Cos^{-1} ((sin عرضِ اول sin عرضِ ثانی) + (cos عرضِ اول cos عرضِ ثانی cos فصلِ طول)) x 111.2

$= \text{Cos}^{-1}((\sin 34°2' \sin 24°54') + (\cos 34°2' \cos 24°54' \cos 6°31')) \times 111.2$

$= 1194.9 \approx 1195$ Km

نوٹ:

اس فارمولے کے نتیجے میں پوری دنیا میں زیادہ سے زیادہ **34** کلو میٹر کا فرق آسکتا ہے یعنی فی **1000** کلو میٹر پر صرف **1.7** کلو میٹر تقریباً۔

بالکل درست فاصلہ معلوم کرنا چاہیں تو "**Google Earth**" استعمال کریں۔

چاند کو دیکھ کر پناہ مانگنا

یہ جو جاہلوں میں مشہور ہے کہ فلاں چاند تلوار پر دیکھے فلاں آئینے پر۔ یہ سب جہالت و حماقت ہے، بلکہ حدیث میں جو دُعائیں فرمائیں وہ پڑھنی کافی ہیں۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاند کو دیکھ کر فرمایا: "یاعائشۃ استعیذی باللہ من شر ھذا، فانّ ھذا ھوالغاسق اذا وقب" اے عائشہ! **اللہ** تعالیٰ کی پناہ مانگ اس شر سے کہ یہی ہے وہ اندھیری ڈالنے والا جب ڈوبے یا گہنائے۔

(ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ المعوذتین، حدیث: ۳۳۷۷، ۵/۲۴۰ دارالفکر بیروت)

یعنی قرآن عظیم میں جس غاسق کا ذکر فرمایا: ﴿وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ﴾ اور اس کے شر سے پناہ مانگنے کا حکم آیا اس سے یہی چاند مراد ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۴۶۱-۴۵۹)

بلڈنگ یا ٹاور کی بلندی معلوم کرنا

کسی بھی بلڈنگ یا ٹاور وغیرہ پر چڑھے بغیر اس کی اونچائی معلوم کی جاسکتی ہے۔ وہ اس طرح سے کہ پہلے کسی ایک ہی وقت میں اس بلڈنگ کا سایہ ماپ لیں۔ پھر کسی معلوم چیز کا سایہ بھی اسی وقت ماپ لیں۔ پھر فارمولے کی مدد سے بلڈنگ یا ٹاور کی بلندی معلوم ہو جائے گی۔

فرض کریں کسی بلڈنگ کی اونچائی معلوم کرنی ہے تو جب اس کے سائے کی پیائش کی تو وہ **100** فٹ بنا اور کسی معلوم چیز (جس کی اونچائی **12** انچ ہے) کے سائے کی پیائش کی تو وہ 3 انچ بنی، اب فارمولا اس طرح سے حل ہو گا۔

اونچائی معلوم کرنے کا فارمولا

ٹاور یا بلڈنگ کی اونچائی = معلوم شے کی اونچائی ÷ معلوم شے کا سایہ x مطلوبہ شے کا سایہ

$$=12 \div 3 \times 100$$

$$=400$$

نتیجہ:

فارمولا حل کرنے کے بعد پتا چلا کہ اس بلڈنگ کی اونچائی **400** فٹ ہے۔

وقت کی مدد سے "بُعدِ سمتی" معلوم کرنا

اب تک تو ہم نے "بُعدِ سَمتی" کی مدد سے اوقات نکالنا سیکھے ہیں لیکن اگر ہم "کسی خاص وقت" پر "بُعدِ سَمتی" معلوم کرنا چاہیں تو فارمولے کی مدد سے مطلوبہ وقت کا "بُعدِ سَمتی" معلوم کرنا ممکن ہے۔

اس کے لیے پہلے "زاویہ زمانیہ" معلوم کرنا ہو گا۔ جس کا قاعدہ یہ ہے:

زاویہ زمانیہ نکالنے کا قاعدہ

زاویہ زمانیہ = (وقتِ ظہر - مطلوبہ وقت) x 15

اس کے بعد فارمولا استعمال کریں گے تو مطلوبہ وقت پر "بُعدِ سمتی" معلوم ہو جائے گا۔

بعدِ سمتی نکالنے کا قاعدہ

بُعدِ سمتی = Cos^{-1} ((cos عرضِ بلد cos زاویہ زمانیہ cos میلِ شمس) + (sin عرضِ بلد sin میلِ شمس))

مثال:1

22 فروری کو صبح 9 بجے، کمالیہ شہر (ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ) کے لیے "بُعدِ سَمتی" معلوم کرتے ہیں:

عرضِ بلد	طُولِ بلد	معیاری وقت	22 فروری کا بلدی زوال	22 فروری کا میلِ شمس
30°44'N	72°39'E	+5:00	12:13:32	-10°17'

وقتِ ظہر نکالنے کا قاعدہ

وقتِ ظہر = 12:13:32 + 5 - 72°39' ÷ 15

= 12:22:56

زاویہ زمانیہ نکالنے کا قاعدہ

زاویہ زمانیہ = (مطلوبہ وقت - وقتِ ظہر) x 15

= (9:00 - 12:22:56) x 15

= - 50°44'

بعدِ سمتی نکالنے کا قاعدہ

بُعدِ سمتی = Cos^{-1} ((cos زاویہ زمانیہ cos عرضِ بلد cos

(میلِ شمس)) + (sin عرضِ بلد sin میلِ شمس)

= Cos^{-1} ((cos -50°44' cos 30°44' cos

-10°17') + (sin 30°44' sin -10°17'))

= 63°38'10.03''

نتیجہ:

یعنی22 فروری صبح9 بجے کمالیہ شہر کے لیے "بُعدِسَمتی" ("63°38'10.03") ہو گا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے اوقات کے متعلق سوال کیا۔ تو جب آفتاب ڈھل گیا تو بلال رضی اللہ عنہ نے ظہر کی اذان دی۔ اور پھر سرکار کے حکم پر جب تکبیر کہی تو آپ علیہ السلام نے نماز پڑھی۔ حضرت بلال نے عصر کی اذان اس وقت کہی جبکہ ہم نے سمجھا کہ آدمی کا سایہ اس سے بڑھ گیا ہے۔ پھر آپ نے حکم دیا تو انہوں نے تکبیر کہی اور آپ نے نماز پڑھی۔ نماز مغرب کی اذان اس وقت دی جبکہ آفتاب غروب ہو گیا۔ اس کے بعد سرکار نے حکم دیا تو تکبیر کہی اور آپ نے نمازِ مغرب پڑھی۔ پھر عشا کی اذان کا حکم اس وقت دیا جبکہ دن کی سفیدی یعنی شفق جاتی رہی۔ پھر حضرت بلال نے تکبیر کہی تو آپ نے نماز عشا پڑھی۔ پھر فجر کی اذان دی اس کے بعد سرکار نے حکم دیا تو تکبیر کہی اور آپ علیہ السلام نے نماز پڑھی۔ اگلے دن حضرت بلال نے ظہر کی اذان اس وقت دی جبکہ آفتاب ڈھل گیا۔ تو سرکار نے یہاں تک تاخیر کی کہ ہر شے کا سایہ اس کے برابر ہو گیا۔ اس کے بعد آپ کے حکم پر تکبیر کہی تو آپ علیہ السلام نے نماز پڑھ لی۔ پھر عصر کی اذان دی تو آپ نے یہاں تک تاخیر کی کہ ہر شے کا سایہ اس کے دو مثل یعنی دو گنا ہو گیا۔ سرکار نے حکم کیا تو حضرت بلال نے تکبیر کہی اور آپ نے نماز پڑھ لی۔ پھر مغرب کی اذان اس وقت دی جبکہ سورج غروب ہو گیا تو آپ نے یہاں تک تاخیر فرمائی کہ دن کی سفیدی غائب ہونے کے قریب ہو گئی اور وہ شفق ہے۔ پھر حضور علیہ السلام نے ان کو حکم دیا تو انہوں نے تکبیر کہی تو آپ نے نماز پڑھی۔ پھر عشا کی اذان اس وقت دی جب شفق یعنی دن کی سفیدی غائب ہو گئی پھر ہم سو گئے پھر جاگے۔ کئی بار ایسا ہوا۔ پھر رسول اللہ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تمہارے سوا کوئی آدمی اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا۔ پس تم نماز میں ہی ہو جب تک نماز کے انتظار میں رہو۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں تاخیر کا حکم کر کے اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو اس نماز کو نصف شب یا قریب نصف شب تک تاخیر کا حکم دیتا۔ پھر انہوں نے فجر کی اذان دی تو آپ علیہ السلام نے یہاں تک تاخیر کی کہ آفتاب قریب طلوع تھا۔ چنانچہ آپ نے حکم فرمایا تو حضرت بلال نے تکبیر کہی تو آپ نے نمازِ فجر پڑھی۔ پھر فرمایا کہ وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے۔ (معجم اوسط، من اسمه محمد، ۵/ ۱۲۲، حدیث:٦٧٨٧ دار الکتب العلمیة بیروت)

سائے کی مدد سے بُعدِ سمتی معلوم کرنا

ذکر کردہ طریقے سے "وقت" کی مدد سے "بُعدِ سَمْتی" معلوم کیا جاسکتا ہے، ایسے ہی اگر ہمیں کسی "عُمودی چیز" کے سائے کی پیمائش مل جائے تو اس کے ذریعے بھی "بُعدِسَمْتی" معلوم کرسکتے ہیں۔

فرض کیجئے کہ کوئی چیز "12 انچ" کی ہے اور اس کا سایہ "6 انچ" بن رہا ہے تو اس وقت "بُعدِسَمْتی" کیا ہوگا؟ تو آیئے قاعدے سے نکالتے ہیں:

بُعدِسمتی $= Tan^{-1}$ (سایہ ÷ عمود)

$= Tan^{-1}(6 \div 12)$

$= 26°33'54.18''$

نتیجہ:

یعنی اس وقت "بُعدِسمتی" (26°33'54.18'') ہے۔

طلوع وغروب سے بلندی معلوم کرنا

طُلوع و غُروب کے باب میں فتاویٰ رضویہ کی ایک تحریر گزری کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سے ایک علاقے کے لیے سحر وافطار کے نقشے طلب کئے گئے تو آپ نے فرمایا: ”اگر کسی دن کے طُلوع یاغُروب کا وقت صحیح گھڑی سے دیکھ کر لکھو تو میں اس سے حساب کرلوں کہ وُہ جگہ کتنی بلند ہے۔“(1)

تو آیئے جانتے ہیں کہ طُلوع یاغُروب کے وقت کی مدد سے کسی جگہ کی بلندی کس طرح معلوم کی جاسکتی ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ جو وقت ہم نے نکالا پہلے اس کا ”بُعدِ سَمتی“ نکال لیا جائے۔ وقت کی مدد سے ”بُعدِ سمتی“ نکالنے کا طریقہ ہم پہلے سیکھ چکے مثلاً سب سے پہلے ”وقتِ ظہر“معلوم کیجئے۔ پھر ”زاویہ زمانیہ“ نکالیے۔ اس کے بعد ”زاویہ زمانیہ“ کی مدد سے ”بُعدِسَمتی“ نکالیے۔ حاصل شدہ ”بُعدِسَمتی“ سے ”'90°50“ کو تفریق کیجئے۔ تفریق کرنے کے بعد جو فرق حاصل ہو اس ”حاصل شدہ فرق“ کو درج ذیل فارمولے میں استعمال کرنے سے مطلوبہ مقام کی بلندی حاصل ہو جائے گی۔

بلندی نکالنے کا فارمولا

مطلوبہ بلندی = (حاصل شدہ فرق ÷ $0°0'58.2'$)^2

1... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۶۲۶

مثال:

کراچی کے "بحریہ آئیکن ٹاور **(Bahria icon Tower)**" کی چھت پر **10** جولائی کو وقتِ غروب " **19:27:05**" پر ہے۔ آیئے! ہم غُروب کی مدد سے "بحریہ آئیکن ٹاور" کی بلندی معلوم کرتے ہیں۔

عرضِ بلد	طُولِ بلد	معیاری وقت	10 جولائی کا بلدی زوال	10 جولائی کا میلِ شمس
24°49'N	67°02'E	+5:00	12:05:27	22°08'

سب سے پہلے وقتِ ظہر معلوم کریں گے:

وقتِ ظہر نکالنے کا قاعدہ

وقتِ ظہر = 12:05:27 + 5 - 67°02' ÷ 15

= 12:37:19

زاویہ زمانیہ نکالنے کا قاعدہ

زاویہ زمانیہ = (مطلوبہ وقت - وقتِ ظہر) x 15

= (19:27:05 - 12:37:19) x 15

= 102°26'30"

بعدِ سمتی نکالنے کا قاعدہ

بُعدِ سمتی = Cos^{-1} ((cos زاویہ‌زمانیہ cos عرضِ بلد cos میلِ شمس) + (sin عرضِ بلد sin میلِ شمس))

$= \text{Cos}^{-1}((\cos 102°26'30'' \cos 24°49' \cos 22°8') + (\sin 24°49' \sin 22°8'))$

$= 91°19'5.85''$

حاصل شدہ فرق

حاصل شدہ فرق $= (91°19'5.85'' - 90°50')$

$= 0°29'5.85''$

بلندی نکالنے کا فارمولا

مطلوبہ بلندی $= (0°29'5.85'' \div 0°0'58.2'')^2$

$= 899.85 \approx 900$ ft

نتیجہ:

ہمارے اس فارمولے سے معلوم ہوا کہ ”بحریہ آئیکن ٹاور“ کی بلندی ”900“ فٹ ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

سورج دیکھ کر گھڑی ملانا

اعلیٰ حضرت ،امام اہلِ سنت امام احمد رضاخان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو "عِلمِ لَدُنِّی" حاصل تھا۔105 سے زائد علوم پر کمال مہارت حاصل تھی۔انہیں علوم میں "علمِ هَیئت وتوقیت" بھی ہے۔"حیاتِ اعلیٰ حضرت "میں ہے:

"هَیئت ونجوم میں کمال کے ساتھ علمِ توقیت میں کمال تو حدِ ایجاد کے درجہ پر تھا۔یعنی اگر اس فن کا "مُوجِد (یعنی ایجاد کرنے والا)" کہا جائے، تو بے جانہ ہو گا۔"[1]

مزید لکھاہے:"اعلیٰ حضرت کو ستارہ شناسی میں اس قدر کمال تھا کہ آفتاب (سورج) کو دیکھ کر گھڑی ملالیا کرتے تھے۔" فقیر عبیدُ الرضا غُفِرَلَہ نے بوقت شب ستاروں کو ملاحظہ فرما کر وقت بتانے اور گھڑی ملانے کے واقعات بھی سنے اور دیکھے ہیں۔اور بالکل صحیح وقت ہوتا،ایک منٹ کا بھی فرق نہ پڑتا۔[2]

بیان کردہ تحریر میں گزرا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سورج دیکھ کر گھڑی کا وقت درست کر لیتے تھے۔تو ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا کوئی ایسا فارمولا ہے کہ سورج کو دیکھ کر گھڑی ملالی جائے؟

جی ہاں! ایسا فارمولا موجود ہے۔تو آیئے! اس سبق میں ہم یہ فارمولا سیکھتے ہیں۔

فارمولا حل کرنے سے پہلے ہمیں یہ معلوم کرنا ہوگا کہ اس وقت "بُعدِ سَمتی"

1... حیات اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۳۳

2... حیات اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۳۵

کیاہے یعنی سورج اس وقت ہمارے سر سے کتنا جھکا ہوا ہے۔ درست "**بُعْدِ سَمْتی**" معلوم کرنے کے بعد وہی فارمولا جو ہم "**اوقاتِ شرقیہ و غربیہ**" نکالنے کے لیے استعمال کرتے آئے ہیں اس کے ذریعے سے موجودہ وقت نکل آئے گا۔

فرض کریں کہ ہم نے ٹھٹھہ شہر میں **28** اپریل کو "**نِصْفُ النَّہار**" سے پہلے سورج کے مشاہدہ سے گھڑی کا وقت درست کرنا ہے تو پہلے سائے کی مدد سے "**بُعْدِ سَمْتی**" معلوم کریں گے (جس کا طریقہ صفحہ **172** پر بیان ہوچکا۔) فرض کیجئے کہ "**بُعْدِ سَمْتی**" **45** درجے نکلا۔ اب ٹھٹھہ شہر کے "**عَرْض و طُول**" اور **28** اپریل کا "**میلِ شَمْس**" اور "**بلدی زَوال**" لے کر وقت نکالیں گے۔

عرضِ بلد	طُولِ بلد	28 اپریل کا بلدی زوال	28 اپریل کا میلِ شمس
24°45'N	67°55'E	11:57:27	14°23'

اب ہم "وقتِ ظہر" معلوم کریں گے۔ جس کے لیے پہلے تعدیلِ مُرَوَّج نکالنی ہوگی۔

"تعدیلِ مُرَوَّج" کا قاعدہ

تعدیلِ مُروج = (اس ملک/ریاست کا) معیاری گھنٹہ - طُولَ بلد ÷ 15

= 5 - 67°55' ÷ 15

= 0:28:20

”نصفُ النَّہار“ کا قاعدہ

تعدیلِ مروج + بلدی زوال = معیاری نصف النہار

= 11:57:27 + 0:28:20

= 12:25:47

”نِصفُ النَّہار“ نکالنے کے بعد اب فارمولا حل کرتے ہیں۔چونکہ ”نصفُ النَّہار“ سے پہلے کا وقت ہے لہٰذا ”اوقاتِ شرقیہ“ والا فارمولا استعمال کریں گے۔

سورج دیکھ کر گھڑی ملانے والا فارمولا

مطلوبہ وقت =12:25:47 - Cos⁻¹ ((Cos 45° - Sin 24°45' Sin 14°23') ÷ (Cos 24°45' Cos 14°23')) ÷ 15

=09:18:54.9

نتیجہ:

یعنی اس وقت تقریباً 9 بج کر 19 منٹ ہوئے تھے۔

باب9: دلچسپ سوال جواب

دن رات کیسے آتے ہیں؟

سوال: دن رات کیسے بنتے ہیں؟

جواب: سورج کی ظاہری گردش سے ہی دن رات بنتے ہیں۔ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ سورج ایک وقت میں ہمیشہ آدھی زمین کو روشن کرتا ہے۔ یہ روزانہ زمین کے گرد مشرق سے مغرب کی جانب ایک چکر لگاتا ہے۔ اب جو مقامات مشرق کی طرف ہوتے ہیں ان پر سورج جب پہنچے گا تو وہاں دن ہو گا اور مغربی جانب رات۔ اور پھر سورج سفر کرتا ہوا جب مغربی دنیا کی طرف بڑھتا جائے گا تو وہاں دن کا آغاز ہوتا جائے گا اور مشرقی دنیا میں رات۔ بہر حال سورج جب زمین کے مشرقی حصے کے اوپر ہو گا تو وہاں دن ہو گا اور مغربی حصے میں رات۔ اور جب مغربی حصے کے اوپر ہو گا تو وہاں دن اور مشرقی حصے میں رات ہو گی۔

دن رات بڑے چھوٹے کیوں ہوتے ہیں؟

سوال: دن رات بڑے چھوٹے کیوں ہوتے ہیں؟

جواب: سورج چھ ماہ شمالی دنیا اور چھ ماہ جنوبی دنیا میں گزارتا ہے۔ جب سورج خَطِّ اِستواء **(Equator)** سے شمال میں آتا ہے تو شمالی دنیا کے دن بڑے ہوتے ہیں۔ اب جس مقام کا "**عَرْضِ شمالی**" جتنا بڑا ہو گا اس کا دن بھی اتنا ہی بڑا ہو گا۔ اور ان چھ ماہ میں دوسری طرف جنوبی دنیا میں جس کا "**عَرْضِ جنوبی**" جتنا بڑا ہو گا اس کی

رات اتنی بڑی ہو گی اور دن اتنا چھوٹا ہو گا۔

اب چھ ماہ کے بعد جب سورج جنوبی دنیا میں آئے گا تو ذکر کردہ معاملہ کا عکس ہو گا یعنی عرضِ جنوبی جس کا جتنا زیادہ ہو گا اتنا ہی دن بڑا اور رات چھوٹی ہو گی۔ اور ان چھ ماہ میں شمالی دنیا میں جس مقام کا عرض جتنا زیادہ ہو گا اتنا دن چھوٹا اور رات بڑی ہو گی۔

سردیاں اور گرمیاں کیسے آتی ہیں؟

سوال: سردیاں اور گرمیاں کیسے آتی ہیں؟

جواب: 21 مارچ سے 23 ستمبر تک سورج شمالی دنیا میں ہوتا ہے اور 23 ستمبر سے 21 مارچ کے دوران سورج جنوبی دنیا میں۔ سورج جب خَطِّ اِستِواء سے شمال میں ہوتا ہے تو شمالی دنیا (بشمول پاکستان) کے لیے موسمِ گرما ہو گا اور جنوبی دنیا والوں کے لیے موسمِ سرما۔

اسی طرح سورج جب خَطِّ اِستِواء سے جنوب میں ہوتا ہے تو شمالی دنیا (بشمول پاکستان) والوں کے لیے سردی کا موسم ہو گا اور جنوبی دنیا والوں کے لیے گرمی کا۔

چھ ماہ کا دن اور چھ ماہ کی رات؟

سوال: چھ ماہ کا دن اور چھ ماہ کی رات کہاں اور کیوں ہوتی ہے؟

جواب: دنیا کے جن مقامات کے "عَرضِ بَلَد" اور "میلِ شَمس" کو آپس میں جمع کرنے پر جواب "90" یا اس سے زیادہ آجائے تو وہاں پر مسلسل دن یا مسلسل رات کا

سلسلہ ہو گا۔ اب اگر ”عَرْضِ بَلَد“ اور ”میلِ شَمس“ میں سے کوئی ایک شمالی اور دوسرا جنوبی ہو تو پھر مسلسل رات کا سلسلہ ہو گا۔ اور اگر دونوں شمالی یا دونوں جنوبی ہوں تو پھر مسلسل دن کا سلسلہ ہو گا۔

”'66°34“ یا اس سے زائد عَرضِ بِلاد پر کہیں ہفتے دو ہفتے تو کہیں مہینے دو مہینے کے لیے ایسا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ عین قُطْبِ شمالی **(North Pole)** اور عین قطبِ جنوبی **(South Pole)** پر چھ ماہ کا دن اور چھ ماہ کی رات ہوتی ہے۔ جب سورج **21** مارچ کو خَطِّ اِستِواء پر آتا ہے تو ”قُطُبِ شمالی“ پر مسلسل دن اور ”قُطُبِ جنوبی“ پر مسلسل رات کا آغاز ہو جاتا ہے اور چھ مہینے بعد ”**23**“ ستمبر کو سورج جب دوبارہ خَطِّ اِستِواء پر آتا ہے تو ”قُطُبِ شمالی“ پر مسلسل رات اور ”قُطُبِ جنوبی“ پر مسلسل دن کا آغاز ہو جاتا ہے۔

یوں جب ”قُطُبِ شمالی“ میں دن ہوتا ہے تو ”قُطُبِ جنوبی“ پر رات اور جب ”قُطُبِ جنوبی“ پر دن ہوتا ہے تو ”قُطُبِ شمالی“ پر رات۔

دو شہروں کے اوقات میں فرق؟

سوال: ایک شہر کے اوقات کا دوسرے شہر کے اوقات سے فرق کیسے ہوتا ہے؟

جواب: اگر دو شہروں کا ”عَرضِ بَلَد“ یکساں ہو (جیسے لاہور اور بھکر) تو دونوں شہروں کے اوقات میں فرق یکساں ہو گا۔ ”شرقی شہر لاہور“ میں اوقات ”غربی شہر بھکر“ سے جلد تر ہوں گے۔

اور اگر دو شہروں کا "طُول" یکساں ہو (جیسے کراچی و کوئٹہ) تو فرق صرف "موسمِ سرما و موسمِ گرما" میں ہوگا۔ "شمالی شہر کوئٹہ" میں "جنوبی شہر کراچی" کے مقابلے میں موسمِ گرما میں "اوقاتِ صبح" جلد تر اور "اوقاتِ شام" بعد تر ہوں گے جبکہ موسمِ سرما میں "اوقاتِ صبح" بعد تر اور "اوقاتِ شام" جلد تر ہوں گے۔

اگر دو شہروں کے "عَرْض و طُول" دونوں ہی مختلف ہوں (جیسے کراچی اور سکھر) تو دونوں طرح کا فرق ہوگا۔

عالمی گھڑی کہاں ہے؟

سوال: عالمی گھڑی کیا چیز ہے اور یہ کہاں واقع ہے؟

جواب: گرین وچ لندن میں دنیا کی درست ترین گھڑی نصب کی گئی ہے اسے عالمی گھڑی کہا جاتا ہے جو سال میں نہایت معمولی یعنی فقط سیکنڈ کے **100** ویں حصے کا فرق دیتی ہے۔ ساری دنیا کی حکومتیں اسی گھڑی کو معیار بناکر اپنے ملک کا معیاری وقت **(Standard Time)** مقرر کرتی ہیں۔

ملکوں کا معیاری وقت مختلف کیوں؟

سوال: ملکوں کا معیاری وقت ایک دوسرے سے مختلف کیوں ہوتا ہے؟

جواب: چونکہ دنیا کے سارے ممالک اپنا معیاری وقت گرین وچ (لندن) میں موجود عالمی گھڑی کو معیار بناکر مقرر کرتے ہیں۔ اب جو ممالک گرین وچ سے مشرق کی جانب ہیں وہ گرین وچ کی گھڑی سے اپنی گھڑیاں آگے **(Fast)** کرتے ہیں اور جو مغرب

کی جانب ہیں وہ اپنی گھڑیاں پیچھے (Slow) کرتے ہیں جیسے پاکستان کی گھڑی گرین وچ سے پانچ گھنٹے آگے ہے کیونکہ پاکستان گرین وچ کے مشرق میں واقع ہے۔ گھڑیاں آگے پیچھے کرنے میں ہر حکومت اس بات کو پیشِ نظر رکھتی ہے کہ اس کے ملک میں تقریباً دن 12 بجے ہی زوال ہو۔

اکثر ممالک میں پورے ملک کے لیے ایک ہی گھڑی رائج ہوتی ہے لیکن بعض بڑے ممالک اپنے ملک کی مختلف ریاستوں کے لیے مختلف گھڑیاں رائج کرتے ہیں جیسے روس میں 11 مختلف قسم کی گھڑیاں رائج ہیں۔

رمضانُ الْمُبارک کبھی سردیوں کبھی گرمیوں میں؟

سوال: رَمَضانُ الْمُبارک کبھی سردیوں اور کبھی گرمیوں میں کیوں آتا ہے؟

جواب: رَمَضانُ الْمُبارک ہو یا کوئی بھی اسلامی تہوار یہ موسم بدل بدل کر آتا ہے یعنی کبھی سردیوں میں اور کبھی گرمیوں میں۔ کیونکہ موسم کا تعلق شمس (سورج) سے ہے اور شمسی سال ہجری سال سے "10.87" دن بڑا ہوتا ہے، یوں اسلامی تہوار ہر سال "10" یا "11" دن جلد آجاتا ہے یعنی اگر اس سال رمضان شریف "30" دسمبر کو آیا تو اگلے سال "20" یا "19" دسمبر کو آئے گا۔ وَعَلٰی ھٰذا الْقِیاس۔ تقریباً 33 سالوں پر اس کا دور مکمل ہو گا یعنی 33 سالوں کے بعد رمضان شریف دوبارہ 30 دسمبر کے لگ بھگ آئے گا۔ (اس سوال کا تفصیلی جواب فتاویٰ رضویہ شریف کے حوالہ سے صفحہ 157 پر گزر چکا ہے۔)

D.S.T

سوال: D.S.T سے کیا مراد ہے؟

جواب: D.S.T (Daylight-saving time) کا مخفف ہے یعنی دن کی روشنی سے وقت کو محفوظ کرنا۔ چونکہ سورج موسمِ گرما میں کچھ وقت پہلے طلوع ہو جاتا ہے لہٰذا بعض ممالک موسمِ گرما میں معیاری وقت ایک گھنٹہ آگے بڑھا دیتے ہیں تاکہ ملک میں کام کاروبار صبح ایک گھنٹہ پہلے کھل جائے اور شام ایک گھنٹہ پہلے بند ہو جائے، یوں سورج کی روشنی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جائے۔ اسے ہی "D.S.T" کہتے ہیں۔

صبحِ صادق اور صبحِ کاذب میں فرق؟

سوال: صبحِ صادق اور صبحِ کاذب میں کیا فرق ہے اور یہ کب ہوتی ہیں؟

جواب: صبحِ صادق سے پہلے مشرق کی جانب ایک روشنی ستون نما (شرقاً غرباً) نظر آتی ہے یہ صبحِ کاذب ہے۔ اس کے بعد جب سورج اُفُق سے "18 درجے" نیچے پہنچتا ہے تو ایک اور روشنی (شمالاً جنوباً) نظر آتی ہے جو دائیں بائیں اور اوپر پھیلتے ہوئے "صبحِ کاذب" کو گھیر لیتی ہے یہ "صبحِ صادق" ہے۔

نقشہ نظامُ الاوقات کیسے تیار ہوتے ہیں؟

سوال: مساجد میں آویزاں اوقاتِ نماز کے نقشے کن اصولوں کے تحت بنائے جاتے ہیں؟

جواب: نقشہ نظامُ الْاَوقات بنانے کے لئے اس شہر کا "عَرْض و طُول" لے کر اوقات کا

اِستِخراج شرعی اصول وضوابط کا لحاظ رکھتے ہوئے کیا جاتا ہے نیز ضرورتاً شہر کا پھیلاؤ، اونچی عمارات اور سطحِ سمندر سے بلندی کو بھی مدِّ نظر رکھا جاتا ہے۔

ایک شہر کے نقشے سے دوسرا تیار کرنا؟

سوال: کیا ایک شہر کے اوقاتِ نماز کے نقشے کو سامنے رکھ کر دوسرے شہر کے اوقات نکالے جاسکتے ہیں؟

جواب: اگر دونوں شہروں کا "عَرضِ بَلَد" یکساں ہو تو منٹوں سیکنڈوں کا فرق دے کر ایک شہر سے دوسرے شہر کے اوقات نکالے جاسکتے ہیں ورنہ نہیں۔

کیا نقشہ نظامُ الاوقات دائمی ہوسکتا ہے؟

سوال: کیا نمازوں کے اوقات کے لئے دائمی کیلنڈر بن سکتا ہے؟

جواب: نمازوں کے اوقات میں ہر سال معمولی فرق آتا ہے لیکن یہ معمولی فرق ہر چار سال میں لیپ ایئر کی بدولت کچھ نہ کچھ درست ہوجاتا ہے۔ البتہ سالہاسال گزرنے کے سبب اس میں مسلسل فرق پیدا ہوتا چلا جاتا ہے، اس لیے دائمی کیلنڈر بنانا درست نہیں۔ شعبہ اوقاتُ الصلاۃ (دعوتِ اسلامی) عموماً 26 سالوں کے لیے نقشہ نظامُ الاوقات شرعی احتیاط مد نظر رکھتے ہوئے تیار کرتا ہے۔

کمپاس کیسے کام کرتا ہے؟

سوال: کمپاس کیسے کام کرتا ہے؟

جواب: کمپاس میں مقناطیس ہوتا ہے اور کمپاس کی رنگین سوئی ہمیشہ "مقناطیسی شمال" کی

طرف ہی اپنا رُخ کرتی ہے۔یوں اس کی مدد سے دیگر سمتوں کے ساتھ ساتھ "**سمتِ قبلہ**" بھی معلوم کیا جاسکتا ہے۔

بغیر کمپاس سمت کیسے معلوم کریں؟

سوال: بغیر کمپاس مشرق و مغرب کیسے معلوم کئے جاتے ہیں؟

جواب: اگر "**نِصفُ النَّہار**" کے درست وقت پر کسی عَمودی **(Vertical)** چیز کے سائے پر نشان لگالیا جائے تو وہ خط ہمیشہ شمالاً جنوباً ہو گا۔اس پر عَمود لے کر مشرق و مغرب کا خط معلوم کیا جاسکتا ہے۔

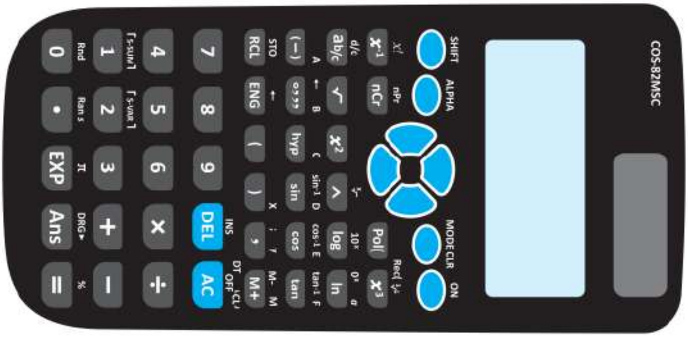
سمتِ قبلہ کیسے معلوم کریں؟

سوال: دنیا کے کسی بھی شہر کے لیے سَمتِ قبلہ کیسے معلوم کریں؟

جواب: دنیا بھر کے کسی بھی مقام کے لئے سَمتِ قبلہ معلوم کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اُس جگہ کا "**عَرْض و طُول**" معلوم کر لیا جائے اور پھر سَمتِ قبلہ کا مکمل فارمولا استعمال کیا جائے تو اس مقام کا سَمتِ قبلہ حاصل ہو جائے گا۔ چاہے وہ مقام میدانی ہو، سمندری ہو یا پہاڑی۔(مکمل تفصیل باب "سَمتِ قبلہ" سے دیکھی جاسکتی ہے۔)

باب:10

سائینٹفک کیلکولیٹر (Scientific Calculator) کے استعمال کا طریقہ



سائینٹفک کیلکولیٹر (Scientific Calculator) کے ذریعے اوقات نکالنا انتہائی آسان ہے لیکن اس کے لیے کیلکولیٹر کے استعمال کا درست طریقہ آنا چاہیے۔ اس باب میں ہم نقشہ جات کی مدد سے اس کے استعمال کا طریقہ سکھائیں گے۔

یہ بات تو آپ جان چکے کہ بڑے فارمولے میں "عرض و میل" وغیرہ ایک سے زائد بار آتا ہے۔ اب ہر بار پورا "عرض یا میل" وغیرہ لکھنے میں دشواری بھی ہے اور غلطی کا اندیشہ بھی۔ لہٰذا اس کا حل یہ ہے کہ عرض یا میل وغیرہ کی پہلے شارٹ کی (Short Key) بنالی جائے اور پھر فارمولے میں اسے اپلائی کیا جائے۔

شارٹ کی (Short Key) بنانے کا طریقہ کیا ہوگا؟ آیئے! کراچی کے لیے یکم اپریل کے اوقات نکال کر اس کا طریقہ سیکھتے ہیں:

کیلکولیٹر میں سب سے پہلے "A" میں عرضِ بلد ... "B" میں میلِ شمس ... "C" میں بعدِ سمتی ... اور "D" میں معیاری زوال محفوظ کر لیجئے۔

(1)... عرضِ بلد کو "A" میں اس طرح محفوظ کریں گے:

2	4	°′″	5	4	°′″	SHIFT	RCL	A

⇒ 24°54°→A 24°54°0

(2)... میلِ شمس کو "B" میں اس طرح محفوظ کریں گے:

4	°′″	5	0	°′″	SHIFT	RCL	B

⇒ 4°50°→ B 4°50°0

(3)... بعدِ سمتی کو "C" میں اس طرح محفوظ کریں گے:

1	0	8	°′″	SHIFT	RCL	C

⇒ 108°→ C 108°0°0

(4)... معیاری زوال کو "D" میں اس طرح محفوظ کریں گے:

1	2	°′″	3	°′″	4	5	°′″
+	5	-	(	6	7	°′″	4
°′″	÷	1	5	)	SHIFT	RCL	D

12°3°45°+5− 12.59138 → °′″ → 12°3°45°+5− 12°35°29°

نتیجہ:

معیاری زوال "12:35:29" حاصل ہوا۔

(5)... اب صبح کا وقت اس طرح نکالیں گے:

وقتِ صبح $= D - \text{Cos}^{-1}((\cos C - \text{Sin } A \text{ Sin } B) \div (\text{Cos } A \text{ Cos } B)) \div 15$

$= 5{:}5{:}51.78$

ALPHA	D	-	SHIFT	Cos	(	(	Cos
RCL	C	-	Sin	RCL	A	Sin	RCL
B	)	÷	(	Cos	RCL	A	Cos
RCL	B	)	)	÷	1	5	=

D-Cos⁻¹((Cos 5.097717457 → °′″ → D-Cos⁻¹((Cos 5°5°51.78

(6)...اب "کرسر" کے ذریعے صبح کے کلیے میں جاکر **D** کے ساتھ **-** کو **+** کرکے **=** دباکر وقتِ عشا **20:5:6.22** حاصل کیا۔

وقتِ عشا $= D + Cos^{-1} ((cos\ C - Sin\ A\ Sin\ B) \div (Cos\ A\ Cos\ B)) \div 15$

$= 20:5:6.22$

ALPHA	D	+	SHIFT	Cos	(	(	Cos
RCL	C	-	Sin	RCL	A	Sin	RCL
B	)	÷	(	Cos	RCL	A	Cos
RCL	B	)	)	÷	1	5	=

D+Cos⁻¹((Cos
20.08506032

°'''

D-Cos⁻¹((Cos
20°5°6.22

(7)...اب "طلوع وغروب" کا وقت نکالنے کے لیے صرف "بعدِ سمتی" اس طرح تبدیل کریں گے:

9	0	°'''	5	0	°'''	SHIFT	RCL	C

⇨ 90°50°→C
90°50°0

(8)...کلیے میں جاکر = دباکر "وقتِ غروب" **18:48:10.4** حاصل کیا:

وقتِ غروب $= D + Cos^{-1} ((cos\ C - Sin\ A\ Sin\ B) \div (Cos\ A\ Cos\ B)) \div 15$

$= 18:48:10.4$

ALPHA	D	+	SHIFT	Cos	(	(	Cos
RCL	C	-	Sin	RCL	A	Sin	RCL
B	)	÷	(	Cos	RCL	A	Cos
RCL	B	)	)	÷	1	5	=

D+Cos⁻¹((Cos → 18.80288875 → °'" → D-Cos⁻¹((Cos → 18°48°10.4

(9)... اب کرسر کے ذریعے غروب کے کلیے میں جاکر **D** کے ساتھ "**+**" کو "**-**" کرکے **=** دباکر وقتِ طلوع **6:22:47.6** حاصل کیا:

وقتِ طلوع $= D - Cos^{-1}$ ((Cos C - Sin A Sin B) ÷ (Cos A Cos B)) ÷ 15

= 6:22:47.6

ALPHA	D	-	SHIFT	Cos	(	(	Cos
RCL	C	-	Sin	RCL	A	Sin	RCL
B	)	÷	(	Cos	RCL	A	Cos
RCL	B	)	)	÷	1	5	=

D+Cos⁻¹((Cos → 6.379889023 → °'" → D-Cos⁻¹((Cos → 6°22°47.6

(10)... "بعدِ سمتی" بوقتِ زوال اس طرح نکالیں گے:

ALPHA | A | - | RCL | B | = ⇨ A - B → 20°4°

'20°4 "بعدِ سمتی" بوقتِ زوال حاصل ہوا۔

(11)... "بعدِ سمتی" مثلِ اول نکال کر اس کو "C" میں اس طرح محفوظ کریں گے:

SHIFT	Tan	(	Tan	2	0	°'"	4
°'"	+	1	)	SHIFT	RCL	C	

⇨ Tan⁻¹(Tan 20 → 53.77923973

(12)... اب کلیے میں جاکر "D" کے ساتھ منفی "-" کو مثبت "+" کرکے "=" کا بٹن

دبا کر وقت "مثلِ اول" 16:3:48.75 حاصل کیا۔

وقت مثلِ اول $= D + Cos^{-1} ((cos\ C - Sin\ A\ Sin\ B) \div (Cos\ A\ Cos\ B)) \div 15$

$= 16:3:48.75$

ALPHA	D	+	SHIFT	Cos	(	(	Cos
RCL	C	-	Sin	RCL	A	Sin	RCL
B	)	÷	(	Cos	RCL	A	Cos
RCL	B	)	)	÷	1	5	=

D+Cos⁻¹((Cos 16.06354276 → °’’’ → D-Cos⁻¹((Cos 16°3°48.75

(13)... Tan والے کلیے میں جاکر "1" کو مثلِ ثانی کے لیے 2 سے بدل کر "=" کا بٹن دبائیں پھر اس طرح محفوظ کریں:

SHIFT	Tan	(	Tan	2	0	°’’’	4
°’’’	+	2	)	SHIFT	RCL	C	

⇨ Tan⁻¹(Tan 20 67.08226222

(14)...اب وقت کے کلیے میں جاکر " = " بٹن دباکر وقت " مثلِ ثانی" 17:3:16.05 حاصل کیا۔

وقت مثلِ ثانی $= D + Cos^{-1} ((cos\ C - Sin\ A\ Sin\ B) \div (Cos\ A\ Cos\ B)) \div 15$

$= 17:3:16.05$

ALPHA	D	+	SHIFT	Cos	(	(	Cos
RCL	C	-	Sin	RCL	A	Sin	RCL
B	)	÷	(	Cos	RCL	A	Cos
RCL	B	)	)	÷	1	5	=

D+Cos⁻¹((Cos
17.05445714

°'"

D-Cos⁻¹((Cos
17°3°16.05

(15)...ضحوۂ کبریٰ نکالنے کا طریقہ اس طرح ہو گا:

(	1	8	°'"	4	8	°'"	1
0	·	4	°'"	+	5	°'"	5
°'"	5	1	·	7	8	°'"	)
÷	2	=					

⇨

18°48°10.4°
11°57°1.09

تَمَّتْ بِالْخَیْر

اَلْحَمْدُلِلّٰہ!"نصابِ توقیت" کا "حصہ اول" اختتام پزیر ہوا۔ جس میں آسان انداز میں تقریبی اوقات نکالنے کا طریقہ اور ضمناً دیگر دلچسپ فنی ابحاث بیان ہوئی۔

اِنْ شَآءَاللہ "دوسرے حصے" میں تحقیقی اوقات نکالنے کا طریقہ آسان انداز میں پیش کرنے کی سعی کی جائے گی۔

جدول ”میلِ شمس“ و ”اوقاتِ بلدی زوال“

گرین وچ لندن کے طُول پر بوقت دن ”12:00“ سال 2020

جنوری								
تاریخ	میل شمس	بلدی زوال	تاریخ	میل شمس	بلدی زوال	تاریخ	میل شمس	بلدی زوال
1	-23°1'	12:03:19	11	-21°50'	12:07:43	21	-19°57'	12:11:09
2	-22°56'	12:03:48	12	-21°41'	12:08:06	22	-19°44'	12:11:26
3	-22°51'	12:04:16	13	-21°31'	12:08:29	23	-19°30'	12:11:42
4	-22°45'	12:04:43	14	-21°21'	12:08:52	24	-19°16'	12:11:57
5	-22°38'	12:05:10	15	-21°10'	12:09:13	25	-19°01'	12:12:12
6	-22°31'	12:05:37	16	-20°59'	12:09:34	26	-18°47'	12:12:25
7	-22°24'	12:06:03	17	-20°47'	12:09:55	27	-18°31'	12:12:38
8	-22°16'	12:06:29	18	-20°35'	12:10:14	28	-18°16'	12:12:50
9	-22°08'	12:06:54	19	-20°23'	12:10:33	29	-18°00'	12:13:02
10	-22°00'	12:07:19	20	-20°10'	12:10:52	30	-17°44'	12:13:12
			31	-17°27'	12:13:22			

جدول

امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "علامہ ابنِ حجر مکی نے "زواجر" میں اس علم (علمِ توقیت) کو فرضِ کفایہ لکھا ہے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۹ مکتبۃ المدینہ کراچی)

علمِ توقیت کی اصطلاحات اور استخراج اوقاتِ نماز و سمتِ قبلہ
کے جدید فارمولوں پر مشتمل آسان ابتدائی کتاب

(حصہ اول)

نصابِ توقیت

مؤلف

استاذ التوقیت وسیم احمد عطاری

پیشکش

شعبہ اوقات الصلاۃ (دعوتِ اسلامی)

المدینۃ العلمیۃ

Islamic Research Center

ناشر

مکتبۃ المدینہ کراچی